U76820 1-12-09

Title — Deewan Nasakh.

Creator — Sheikh Imam Bakhsh Nasikh

Publisher — Nawal Kishore (Lucknow).

Date — 1868

Pages — 220

Subjects — Dawawean; Nasakh; Sheikh Imam Bakhsh.

بعون صانع مکین مکان و فضل خلاق زمین و زمان

نظر ثانی مجموعہ مضامین اشعار رنگین یعنی دو دیوان کلام وحید فصحا شیخ ناسخ علیہ الرحمہ





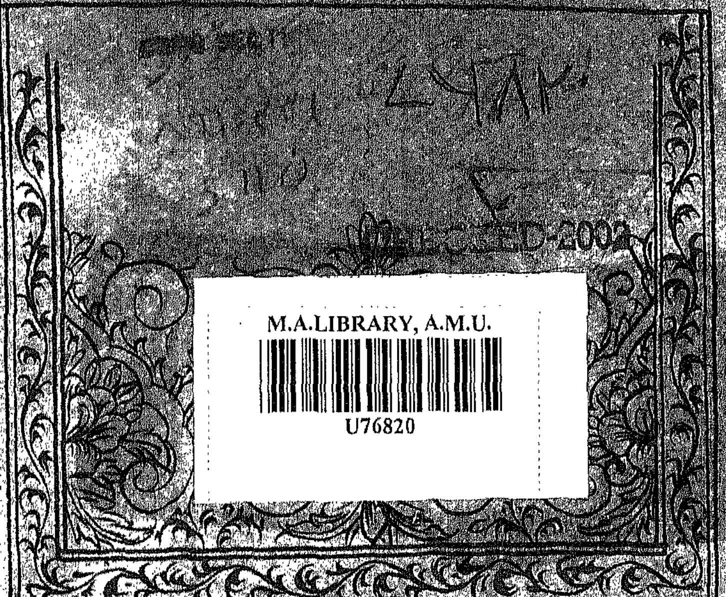
دیوان ناسخ



کہ مطابق ایک دیوان متن میں اور دوسرا حاشیہ پر مطبوع ہوتا ہے جلد ہے ایک کی بجا

مطبع نامی منشی نولکشور میں واقع لکھنؤ طبع ہوئی

دیوان دوم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوب موزوں بھی وصف قد بالا ہو گیا
عالم بالا تلک اپنا بول بالا ہو گیا

اے فلک گریہ ہوئی رقت میں مجکو ہی کمی
ساتھیا اشکوں ہی کا استحالا ہو گیا

ہی کمی بن روئی روکی ہیں ہمای پار گور
نشہ کی دو ڈوروں کی جا آنکھوں میں چھالا ہو گیا

غیر مالا موتیوں کا قتل کرتا ہی مجھی
اے پری بالا سروہی کا یہ مالا ہو گیا

داغ حسرت کسی تیری عہد میں پایا ہیں
باغ میں آگے جو گل تھا اب وہ لالا ہو گیا

خوش نما ہونی لگی گر دل غم زدہ میں پا گیا
تھتھا ہونٹوں تلک پہنچا کہ نالا ہو گیا

محتسب پہنچا سکا یہی نہ مستوں کو ضرر
شیشہ شیشی ہی الٹ کر ساقی پیالا ہو گیا

[illegible]

یار کشتی میں جو آیا وہ سراپا ہی حسن
یہ تماشا ہی ہر دم حسن لب محبوب کا

وہ تیغ ابرو کی مجھی لگا کا دار ا ہو گیا
یار کا دل ہو بیتابی کا سنارا ہو گیا

تیری جادو کی ہی تیر کرای چشمان یار
ناسخ بیاد و بیان عاشق تمہارا ہو گیا

مر گیا عاشق ہو گیا اس غیرت شمشاد کا
دیکھتا ہوں اپنی خون آلودہ چہرہ کی بہار
الفت ابرو میں کھینچا ہی یہ ہاتھی پر الف
دیکھ موج ہوا کو کہتی میں غرب میں ہم
کیوں عیب دار گان طبع پر نقصان طبع
جا ہی قاصد دو پہی ہی اگر ایک صبا
عشق دل میں ہی دل سینہ میں وا ہو گی سوا
کوئی غنچہ ہی کوئی گل ہی کوئی پژمردہ ہی
کھینچا ہی جو تری رخسار تابانکی شبیہ
قید ہوتی ہی ہوا فارغ میں قید زیست سے
محو عشق ایسا ہوں کرتی ہیں اگر اعدا ہی ظلم
کوچۂ جاناں سی نکل جاتی کہیں جنت میں ہم
غم سی کہتی ہیں خورشید جو بریاد آپکو

غل مچا یا قمریوں نی ہی مبارک باد کا
خنجر قاتل بھی آئینہ ہی فولاد کا
ٹھہری ہی ہو سرو کی سایہ میں صیاد کا
بوریا اوڑھتا ہی اپنی خانہ برباد کا
یعنی ہی والد کو لازم کہو دی جیب لاد کا
کو بنایا ہی میری خانہ برباد کا
ان چراغوں ہی نشان ہی خانہ آباد کا
دیکھتی ہیں ہم تماشا گلشن ایجاد کا
شمع روشن بن گیا ہی موقلم بہزاد کا
کام نکلا ہی جنوں جدا وہی جلاد کا
نشہ ہوتا ہی مجھی محبوب کی بیداد کا
طیر یاں ولیں احسان ہی جدا کا
جیسی آشوب جہان ہی حسن ہم زاد کا

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

چمن میں کوئی گل جو شاخ پر دیکھا
تو مجھکو یاد وہ محبوب کی سوار آیا

کبھی جو کرہ کو سودا کی زلف یار میں ہم
تو دو میں مارسیہ کی یار نکار آیا

کبھی جو سیر چمن کو وہ پری سوار گیا
گل پیادہ یہ سمجھے گل سوار آیا

لب اوسکی پستہ دہن سیب آنکھیں ہیں بادام
کھلی جو دانت ہنسی میں نظر انار آیا

جو گوش گل نے سنی باغ میں تو کیا چارہ
قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا

تری سواری میں کب پچھتا رہی ہیں ایسی بد
جلو میں صحن گلستاں حبشی بہار آیا

شکست پانی ہی توبہ کی طرح اسکو بھی
ہمارے پاس جو ایسی کشو خمار آیا

یہ نازکی کی ہی ہمنی کہ باغ میں وہ گل
قریب آتش گل جب گیا بخار آیا

کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجھکو
ادھر جو آتش می کا کوئی شرار آیا

مثال سنگ گراں جا بجا نہیں جو بیٹھ رہوں
کہ اس جہان میں صورت غبار آیا

لگا جو تیر ترا سینہ سے کب میں
میں خوش ہوا کہ مری دام میں شکار آیا

دکھائی باغ میں آنکھیں جو ہی ہوئی سے اپنے
وہ تشنہ دیدہ نرگس سے آج اتار لیا

ولہ

ذرہ کو تیری نور نے اختر بنا دیا
ہر تابدان کو نیر اکبر بنا دیا

ساقی نے برگ گل سے لگائے جو دو نو ہونٹ
می کو شراب در دمکر بنا دیا

نکلی شکست فرقت ساقی میں جان بھی
شیشہ کو میری بخت نے پتھر بنا دیا

اوس سرو قد کی عشق کی تاثیر دیکھنا
ہر ایک دل کو شکل صنوبر بنا دیا

[illegible]

مین جو زندان مین پہنچا تن سی ہوا آزاد ہم
کر رہا ہون شام سی ہی انتظار اوس ماہ کا
ہی عجب وہ دم ہی جو چلا اس راہ مین
گر گئی پرواز رنگت تیری ہاتھون کی حضور
پڑ گیا ہی عکس جو سیکر تن پر داغ کا
دیکھکر خورشید سا چہرہ جو ہم غش مین گرے
باغ مین یاد آ گئی مجکو جو اوس گل کی بہار
تیغ قاتل نی جو چھوئی میری چھاتی کی کو اثر
نجلت زندان چاہ سی گھر مین اب آپ
جب سی اوس بت کا سنہرا رنگ ہی پیش نظر
مجکو جرم عشق پر جب کیا حاکم نی قتل
سیکڑی مین جا کی پی ساقی نہ پی ہی شیرا
کسقدر فرقت مین ہی پر لیسہ خانہ حبیب
جل نہین جاتا جو صفحہ روئی آتش ناک سی
جانکر کانٹا مسافر جیکی رکھتی ہین قدم
گھر اتاریک ایسا ہی کہ لیکر خط یار
دشت غربت مین بدن سی کو یہ جانا ہمین روح

طوق تھا جو میری گردن مین وہ خنجر ہو گیا
دیدۂ بیدار پھر کل آج اختر ہو گیا
اک قدم مین پیش قدمون کی برابر ہو گیا
بیٹھ پائین جو لعل تھا اب سنگ مرمر ہو گیا
ساری جسم یار مین پہلون کا زیور ہو گیا
سایہ لینا کر جو جانا مین لبستر ہو گیا
پھر مرغ روح پر گلکبرگ شہپر ہو گیا
حسرت دل کی نکلی کو عجب دو ہو گیا
سلک گوہر اپنی مژگان کی طرح تر ہو گیا
حلقہ اپنی چشم تر کا خاتم زر ہو گیا
جسم بی سر [illegible] سیری جسم ساغر ہو گیا
آج اس ظلمت کدہ مین سکندر ہو گیا
شمع کی لو اڑ ہی گئی کو شعلہ شہپر ہو گیا
طائر مضمون ہی اب گویا سمندر ہو گیا
اسقدر مین وادی غربت مین لاغر ہو گیا
چاند نا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا
جسم بی جان کسطرح خالی مرکب ہو گیا

دیوان دوم

جو وصف لکھی گا مین صد رنگ گلستان کی
تو خامہ مصحف سے تار رشتۂ یار ہوا
بیان مشک زلف یار جو مین ہی ہر تار
[illegible] رنگ زلف گریبان تار تار ہوا
[illegible]

[illegible]

تمام عمر پیا ہین نی غم مین خون جگر | جہان مین نام مگر رند بادہ خوار رہا

غلام حیدر رہا ہون مین ای ناسخ
مرا عدو جو ہوا زیر ذوالفقار ہوا

کاروان باد بہاری کاروان ہو جائیگا | ایک دن یہ باغ پامال خزان ہو جائی گا
چاند سا چہرہ جو پردہ سی عیان ہو جائی گا | چشم عاشق کا ہر ایک پردہ کتان ہو جائیگا
رفتہ رفتہ اپنی در تک جو عرق آنی لگا | سجدہ گاہ خلق سنگ آستان ہو جائی گا
جان پائی گا مری گل تری گلگشت سی | ہر شجر مین مرغ جان کا آشیان ہو جائی گا
انقلاب دہر جب اوس سی ملا دیگا مجھے | پیر جب ہو جاؤنگا مین وہ جوان ہو جائی گا
حرص سی اندیہ کہتا ہی جو گرجائین کی دانت | کیا کشادہ بہر رزق اپنا دہان ہو جائی گا
الی کی ہوتی ہین باری جو دو تاہان آفتاب | تیری آتی ہی ابہی بام آسمان ہو جائی گا
تیری ابرو کی کمان کو تیر سا سیدہا کیا | پیش مژگان تیر خم مثل کمان ہو جائی گا
گر یون ہی سیاہ ہون تو رفتہ رفتہ دیکھنا | اوس پری کو اپنی سایہ کا گمان ہو جائیگا
بالک دنی مین گر ہی تو مغروری ہی کیا | ایک دن سرگشتہ تجہسی آسمان ہو جائی گا
کیا ضرر مجکو جو وہ محبوب تیر انداز ہی | ہر خدنگ اپنی بدن مین استخوان ہو جائیگا
یارب جب مجہ جان لب کو بہیجی گا پیغام وصل | دیکہنا پیغام بر تجہ پر بیان ہو جائی گا
اسقدر ہی شوخ رنگ روی آتشناک کی | شعلۂ آتش تری آگی دہوان ہو جائی گا
آ بجوین پڑ گیا ہی آج اوس گل کا جو عکس | باغ مین ہر غنچۂ گل عطردان ہو جائی گا

دیوان دوم

[illegible]

یار کی شمشیر ابرو اسقدر ہی آبدار
تیغ پر خجلت سی ہر جوہر پسینا ہوگیا

کون ہی اس ماہ کا جو گرم نظارہ نہین
چشمۂ خورشید ہی اب چشم بینا ہوگیا

خاک ہی جاب آب ہی فصل بہار مین شراب
شیشۂ ساعت بہی می کا آبگینا ہوگیا

رنگ کی گلشن مین ہی [illegible] بوٹا سا قد
تہا کف گل مین جو زر گویا دفینا ہوگیا

جسطرح معدوم ہوتی ہین ستارے صبحدم
عہد پیری مین مرا [illegible] ہوگیا

یہ تو جانان ہی میری کالبد مین جای روح
آہنی کی پشت گویا اپنا سینا ہوگیا

رنگ پان ہی سبز سونا [illegible] گال
مبتذل تشبیہ سونی پہ نگینا ہوگیا

فرقت ساقی مین ایسی تنگ ہے ہم پارسا
محو خاطر سی خیال جام و مینا ہوگیا

ہی تصور مین جو محبوب الٰہی رات دن
کعبۂ دل صاف ای ناسخ مدینا ہوگیا

جب مری دل کو اضطراب ہوا
سارے عالم مین انقلاب ہوا

خاک سر پہ ہے مصر و مہ پامال
ای فلک دور انقلاب ہوا

نامہ بر خط کی پرزے چن لایا
یہی حاصل اوسے جواب ہوا

روز تاریک ہجر ہوا روشن
پہر ہر اک ذرہ آفتاب ہوا

ہجر جانان مین یہ غضب ای مرگ
داغ نان مرغ دل کباب ہوا

کی حکومت جو مصر مین دو دن
یہ بہی یوسف کو ایک خواب ہوا

داغ سوزان وہ ہی مری سر پہ
سنگ مانند برف آب ہوا

دیوان دوم

سلطنت کا مری جو [illegible] مین بہتر شاہ ہوا
در و مر [illegible] جو غربت مین ہوا وای نصیب
[illegible] صندل کی وہین چین کی
اپنی جای ہی وہین ہوگئی باہر [illegible]
گہر سی پردہ [illegible] اکہو ن
جرم سی یہ ہوا [illegible] جو قاتل
دیر مین صورت مینا [illegible]

وله

ابر عالم ہی مری غفلت و ہشیاری کا
خواب دیکہا نہ کبہی بخت کی بیداری کا
[illegible] بازاری کا
جان [illegible] گنہگاری کا
رحمت حق ہی [illegible] بیچاری کا
[illegible] دیوان مین [illegible]
[illegible] بیماری کا

معنی شعلہ آواز مین نیک ہو جسکو
دیکھی عالم مری نالون کی شرر باری کا

ہی یہ وہ راہ کہ تا عرش پہنچتا ہی شتر
دل مین دروازہ ہی اس گنبد زنگاری کا

نقشہ مین جو قدم یار نہین کرتا ہون
بیخودی مین بھی مجھی دھیان ہی خودداری کا

ہی وہ نخل حرم حسن ہین پھول اوسکی
جب مجسم سبب مین کرتا نہین ہیلکاری کا

شہسواری کا جو اوس جان نے کی تکلیف نہ شوق
چاندنی نام ہی شبدیز کی اندھیاری کا

تو وہ خورشید ہی چہری سی اٹھائی جو نقاب
ہر یک ذرہ مین عالم دہن بیگاری کا

کہا گیا ہی اوسی دور در زمین غم ہی افسوس
حوصلہ جسنی کیا ہی مری غمخواری کا

رحم دل ایسی ہین ہم صید کہ عالم مین
غم ہوا طائر مضمون کی گرفتاری کا

ردی گلرنگ اگر حوض مین ہو عکس فگن
طور فواری مین ہی رنگ کی پچکاری کا

وسبدم خندہ گل سی یہ صدا آتی ہی
باغ عالم مین ہی موقع ہی زرداری کا

خود بخود دستی کی دی ہی گواہی تن سیاہ
کیا لکھون حال مین ناسخ کی سیہ کاری کا

اپنی نالون کا ابھی ظاہر اثر ہو جائے گا
شور سنکر اوسی ہی کا بنیاد در ہو جائی گا

تیری جلوی سی حسینون کا ضرر ہو جائی گا
رو برو جب شمس آئیگا قمر ہو جائی گا

مر چکا ہون پر ہوا آتا جو اوس صیاد کا
طائر روح روان بے بال و پر ہو جائی گا

او ستمگر کی کوچہ مین لوٹین گی ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہمکو اثر ہو جائے گا

ہو گیا ہون روتی روتی کور لیکن پیش یار
تار اشکون کا ابھی تار نظر ہو جائی گا

دیوان دوم

[illegible]

ناکہ رگڑا ہی سر پری کیونکہ اوسکی ساتھی	بدلی نتھنی کی سلیمان کی ہی خاتم ناکمین
وہ عطارد ہست ہین آئی اگر کوئی ہشت	چپتہ مینا سی ہی رکھہ لین ہین ہم ناکمین

ولہ

رکھہ پاہی گوری گوری جو تمہاری ہاتھ پاون	زیست بھر مانند بسمل کیون نہ ماری ہاتھ پاون
چاند سورج ہین ہتھیلی اور تلوی کی عوض	ناخنون کی بدلی رکھتی ہین ستاری ہاتھ پاون
چشم سر حیران ہو جاتی ہی جب تیری حضور	دیدۂ ناخن سی کرتی ہین نظاری ہاتھ پاون
ہون وہ مجنون تھکی ہی میری لطف آتے ہی جب	کیا ہی کرتی ہین بلا کی انتہا ہی ہاتھ پاون
کر دیا ہی عشق بازی نی غضب بیست و پا	ہو گئی یکسر جدا جیسی ہماری ہاتھ پاون
ہاتھ اوٹھایا وصل مین چھپر چلائی لات ہے	رفتہ رفتہ اب نکالی تم نی باری ہاتھ پاون
گل تو کیا رنگ حنا کی بوجہ سی ہوتی ہین لال	شاخ گل سی ہین کہین نازک تمہاری ہاتھ پاون
چوم لیتی ہین تصور مین ہم ای بت مدام	کیا بنا ہی ہین خدا نی تیری پیاری ہاتھ پاون
محتسب نے سیکڑوں مین کیا کوئی توڑا ہی خم	ٹوٹتی ہین آج کیون ساقی ہماری ہاتھ پاون
ناخنہ نکلی ہی لی ہیری جڑی ای اللہ [illegible]	صاف سولی کی بنائی تیری سارے ہاتھ پاون
ای پری کیا مشتعل ہوا آتش رنگ حنا	بال ققنس کی طرح جہاڑین شراری ہاتھ پاون
تیری آنکھوں کی تماشا کو کہ آنکھیں ہو گئین	پر کہان سی لائین کی ایسی چنگاری ہاتھ پاون
تیری آنی کی خبر دیتا ہی جب پیک صبا	کیا ہی ای گل پھول جاتی ہین ہماری ہاتھ پاون
چشم جادو پر گئی پاون لگی آنکھین نثار	دست و پا ہی یار پر جو روز [illegible] واری ہاتھ پاون

دیوان دوم

[illegible]
زاہد اعتقی مین ہوگا اونکو دیدار خدا
جو کہ دنیا مین بتون کے طالب دیدار ہین
اب نہ وہ چاک گریبان ہی نہ وہ دامان دشت
ناتوانی سے ہماری دست و پا بیکار ہین
[illegible]

[illegible]

ولہ

کیا وہ لالہ ہی جو داغ رشک گلشن مین نہین
ہان مگر داغ سیہ رخسار روشن مین نہین

بی گداز دل نہین ممکن کہ ہو سیر سلوک
دیکہ اسی کی ہر روانی آب آہن مین نہین

کیا فقط تیری تجلی ہی ہی موسی شعلہ بار
کون سا پتہر طور کا ہی جو فلاخن مین نہین

دیکھنا عذب سنگ جانان مری زیرکی بعد
گر شکست تو لیسا کوہی ٹکڑا بھی بدن مین نہین

دونون اوس غارتگر دیر و حرم کی یار ہین
پہ سبب ہی ربط جو شیخ و برہمن مین نہین

بہر لیے انگاری ہین نئی عشق کی عجائب سی
داغہای اشک گلگون ہیر ہی دامن مین نہین

کسکو یان پہونچا سکی ہی سوا گوشۂ گزند
کون ہی دانہ اصل جو تیر جوشن مین نہین

سنبر کی ہی یان شراب سبح کی کشت عمل
دانۂ تسبیح زاہد ہی خرمن مین نہین

کھل گیا ہم پر عناصر جب ہوی لی اعتدال
رابطہ وہ جب سی ممکن دوست و دشمن مین نہین

ہون اسیر ضعف کر آزاد ای جوش جنون
طوق کوئی خبر گریبان ہی گردن مین نہین

سر تصدق سر الگ کر اجو پاون پر
پیر یہ غم ہی ہاتھ اوس قاتل کی گردن مین نہین

تشبیہ ہی منکر ہین تو ذرات عالم ہین گواہ
کس طرح خورشید یا سیمرغ ذرہ ذرہ مین نہین

خوردن ہیان ہبائی ہی بتمثال چشم گریبان پا و چمن
خار صحرا بن گئی چہرہ جیبہ کی مژگان پا و چمن

جہاک گیا ہون ضعف سی ا چلا ...
چہٹی ہی ہر قدم پر خار مژگان پا و چمن

ہون وہ وحشی دشت آباد ...
آبلون کی لی ہین چشم غزالان پا و چمن

ضعف مین ...
تنگ سیا ... طوق گریبان پا و چمن

دیوان دوم

[illegible]

شعلۂ نار ہی وہ شعلۂ ادراک نہیں	طور کی قدر تیری آگی ولا خاک نہیں
گردش جام ہی یہ گردش افلاک نہیں	فیض ساقی ہی برابر کسی ناکس پہ مدام
دل ہی صد چاک گریبان اگر چاک نہیں	کم نہیں غنچہ سی اوس گل کی جدائی مین ہم
پی سبحا بطرف باغمین یہ تاک نہیں	بند ہی راہ خزان جس کو رہ بادۂ گلشو
نشۂ بادہ ہی کچھ نشۂ تریاک نہیں	کیون نہ زاہد کرین ہم رند بہلا جوش و خروش
کوئی عنصر مری قالب مین بجز خاک نہیں	خاکساری مین کسی کو ہی بہلا کیا نسبت
ہی مری روح روان توسن چالاک نہیں	ساتھ کیونکر مین خاکی ہو بہلا نقل غبار
خط رخسار کی ہی یار اگر ڈاک نہیں	آگیا جلد جو ایسا سبب اسکا کیا ہی
اوسکی ابرو کی برابر کوئی سفاک نہیں	اندنون کہتی ہی یہ ورد زبان ہر تلوار
حسن کا کچھ نہیں نقصان جو پوشاک نہیں	شمع مہتاب کو فانوس کی کیا حاجت ہے
گر حلال اس سی کری مجکو تو کچھ باک نہیں	محتسب کیون ہی گل تاک کو کہتا ہی حرام
ہو گئی ذبح مگر لائق فتراک نہیں	ہی نصیب ایسی ہی اس صید کہ عشق مین ہم
ہستہ نہیں کان نہیں آنکہ نہیں ناک نہیں	ہمین برگ گل و نرگس و زنبق ہی صنم
نیشکر ہی دہن یار مین مسواک نہیں	راہ کس درجہ ہی تاثیر لب شیرین کی

سنکے کہتا ہی وہ ناسخ کی روانی کی لئی
دیدۂ تر نہو دریا تو نگہ پاک نہیں

مرکی چہوٹا ہی جو زلفون مین گرفتار نہین	کون بندہ ہی جو اوس چشم کا بیمار نہین

دیوان دوم

کوئی جاتا ہی مین نظر وہین سما کی پہن
کوئی ہجشم بجز روزن دیوار نہین
آبلی ہین مری پاؤن مین نہ سمجہو پاپوش
پنبۂ داغ جنون سر پہ ہی دستار نہین
[illegible]

دیوان دوم

[illegible]

رشتہ راندہ درگاہ بھی وہ کیا ہی نزار ہے — لوگ قران مین طاوس کا پر کہتی ہین
بہیجتی ہین جو خطا اوس شمع تجلی کو ہم — سر براب پیک ہی پر وانونکی پر کہتی ہین
اوس بہبوکی کی نظارہ ہی جل جائین کہین — اس لیی انکہونکو ہم آتشک سی تر رکہتی ہین
نیچہ مین خاتم جمشید کو ای رشک پری — ہاتہ مین جو کہ ترا حلقہ زر رکہتی ہین
پیر ہونی کا جوانی مین گمان ہو جیسے — ہم شب ہجر مین امید سحر رکہتے ہین
بنتی ہی بازو کی مچھلی بھی وہین ماہی آب — آستین دیدۂ گریان پہ اگر رکہتے ہین
ساقیا باقی ہین ہم تیغ حوادث سی بنا — جام می پیتی نہین منہ پہ سپر رکہتی ہین

ولہ

بنتی ہین چاندی کی چہلی حلقۂ زر ہاتہ مین — ملتی ہین جا ہی حنا اکثیر دلبر ہاتہ مین
بدنصیب ایسا محیط عشق مین مفلس ہین — آبلی بن جائین لبلیون مین جو گوہر ہاتہ مین
تیری در پر یون کہڑا رہتا ہون مین زار و نحیف — حلقۂ در ہی گلی مین بازوی در ساتہ مین
ہی بسنگ پنجۂ خورشید تابان دست یار — سنگ یا ذرہ حنا مانند اختر ہاتہ مین
ای خدا را دو گیا دنیا سی خالی ہاتہ یون — لی گیا ہوتا یہ آئینہ سکندر ساتہ مین
ای جنون بارش کو ہی کب تک تقصیر شکست سر — دیکہہ لک تجکو اوٹہایا اوستی پتہر ہاتہ مین
شہر دیکھا دیکہتی والونکو ہوتا ہی گمان — دو پہر جب اوٹہا لیتا ہی یکہ سر ہاتہ مین
جستجو ہی عہد کی اوٹہی نزاکت ہی ضرور — زور کب ہوتا ہی پاؤن کی سبا ہاتہ مین
کرتی ہین عالم کو جسکی پاؤنکی چہوی شہید — اوس ستمگر کی بلا لیتی ہی خنجر ہاتہ مین

[illegible]

[illegible]

حشر میں تجھکو ضرر کیا نامۂ اعمال سے
مرح حیدر کا جو اک نسخ ہی فتر ہا تھ مین

خط کیا کہ خال ہی رخ محبوب پر نہین
ایسا بدن ہی صاف کہ موی کمر نہین

ہنجا نہ پہ جسد ایہ عالم اگر نہین
پھر کس لیی کسیکے کسیکی خبر نہین

مفلس تجھ اب زمانہ مین تنہا بشر نہین
گلشن کو دیکھ کر کہ کف گلمین زر نہین

دیکھ کبھی نظارہ سی اپنی نظر نہین
اپنی کمر سی کم وہ جو موکمر نہین

داغون سی ہی مری سر شوریدہ کو جو عشق
بالش مین کوئی ضر بطاوس پر نہین

اوس سرو پر پہ سر و لب جو کا حال ہی
قطرہ نہین ہی جو دم آب تر نہین

روتا ہون زار زار وہ ہی محو می کشی
گویا ہی ابر تر مری مژگان تر نہین

انکھون سی ہوی نہ کبھی چشم آشنا
شاید مری نصیب مین گل پر ثمر نہین

کیا آفتاب و ماہ کہتا ہی روز و شب
ای آسمان مجھی ہوس سیم و زر نہین

داغ اپنی سر کی شعلۂ جوالہ بن گئی
دیوانون مین کسیکو یہ دوران سر نہین

داغ فراق ہی شب فرقت مین مشتعل
خورشید جلوہ گر ہی ولیکن سحر نہین

دھویا ہی اپنی اشکون سی رنگ سیاہ شب
فرقت مین ہم جو ہون یہ نمایان سحر نہین

ہر دم خیال نقطۂ خال صنم نہین
بیشک یہ میری حق مین سفر ہی سفر نہین

نہر چمن مین عکس لب یار جو پڑا
ہی جھیں شجر کی شاخ کم از نیشکر نہین

سوزان وہ ہون نہ ہو کہ رگ سنگ میں طرح
میری رگ نین قطرۂ خون خبر نہین

[illegible]

دیوان دوم

یان کوئی جا ہی کیسی ہو تی نا صح [illegible]
ای سحر اب ای نور زانی و کہا صور ہین
کب سی کالا منہ دکہاتی ہی شب فرقت ہین
چہورا ہی دست یاں کیون [illegible]
زندگی بھر ای [illegible]

[illegible]

وہ جنون تھا جو برنگ سایہ تیری ساتھ تھی
ای پری اب تو تری سایہ سی بھی وحشت ہمین

جل رہی ہین آتش داغ جدائی سی جو ہم
وادی دوزخ ہوا ہی وادی غربت ہمین

کھینچی تصویر یا دل مین تصور باندھی
یار کی صورت نظر آتی کسی صورت ہمین

ساقی شیرین ادا پانی پلا دیگا اگر
صاف وہ معلوم ہوگا مثل شیر و شربت ہمین

فرقت محبوب مین شکل جنازہ ہی پلنگ
کیون نظر آوین نہ تکیی صورت تربت ہمین

بادشاہی خوش نہین آتی ہی تو شاہ کی طرح
تین دن کو ای فلک کیا چاہیی نوبت ہمین

کیجیی کس وقت ای تلخ پھلا فکر سخن
نامی لکھنی سی کبھی ہوتی نہین فرصت ہمین

پس از فنا بھی کسی طور سی قرار نہین
ملا بہشت تو کہتا ہون کوی یار نہین

ہوا ہون قاصد جانا کی آنی سی پابوس
سوای پیک اجل اب تو انتظار نہین

قدم رکھا کہین اور جا پڑا کہین کا کہین
ہمین تو بادہ لغزش کا اختیار نہین

نہین حساب ہی جسطرح اوسکی رحمت کا
یونہین ہماری گناہونکا بھی شمار نہین

ہماری جامہ دری سی ہی گل کی ایک تقلید
یہ وہ جنون ہی کہ وابستہ بہار نہین

شب فراق ہی اور اندہیان ہی آہونکی
چراغ گور بھی ظلمت کدہ مین بار نہین

زمین پیاری سی مجکو گلی لگاتی ہے
عذاب ہی یہ دلا گور مین فشار نہین

ہر ایک گل ہی چمن مین شبیہ عارض یار
ہماری جسم کی تصویر ہی یہ خار نہین

مین ہون حباب یہ جو دریای حسن ہی قاتل
یہ موج آب ہی شمشیر آبدار نہین

دیوان دوم

111

[illegible]

یہ ناتوان ہون اوٹھ نہین سکتا قدم مرا
اوبھا ہی جیب کا جو کوئی تار پاؤن مین

رنگ حنا نہین کہ صفای بدن سی یہ
پہوٹا ہی رنگ عارض دلدار پاؤن مین

دشت جنون مین آبلی پہوٹی نہین مرے
یہ ہی شبیہ دیدۂ خونبار پاؤن مین

انہکی بیلیون سی چلیی ہو تم مجکو ڈر ہے
اوبجھین کہین نہ گیسوی خمدار پاؤن مین

تنگی سی سبب نہین دشت جنون نہین ہم
باندہی ہی پہاڑ پہاڑ کی دستار پاؤن مین

پہر پہر کی دہری ہی مین کہتا ہون مین قدم
آئی کہان سی گردش پرکار پاؤن مین

کیا دشت کا گلہ ہو مقدر تو ای جنون
پیدا ہون چہلیون کیطرح خار پاؤن مین

جانو نہ آبلی کہ جو ہی اشتیاق خار
آنکہین یہ نکلین ہین پی دیدار پاؤن مین

مسجد مین کسطرح سی قدم رکہون ای عطا
چہٹی ہی لائی خانہ خمار پاؤن مین

یوسف تجہی سمجہتی ہین سودا ہوا انہین
زنجیر نہین تیری خریدار پاؤن مین

اسدرجہ ہمنی آدمیون سی اوٹہای رنج
اب زندگی کرین گی بسر جا بجا پاؤن مین

دل دوڑتا ہی کوچۂ دلدار کی طرف
جبسی نہین ہی طاقت رفتار پاؤن مین

سب جانتی ہین کہ کوچۂ گیسو مین ہون اسیر
زنجیر جا ہی سر بازار پاؤن مین

وہ دن گئی کہ ہاتہ مین رکہتی تہی پہول ہم
ناسخ چہبی اب اوسکی عوض خار پاؤن مین

زانو کے طرح صاف ہین اوس حور کی ساقین
آئینہ کی رانین ہین تو بلور کی ساقین

رانین نہ پری کی ہین نہ ہین حور کی ساقین
یہ نور کی رانین ہین یہ ہین نور کی ساقین

دیوان دوم

دکہلے جو کلم ید بیضای ای شمع تجلے
محشر مین ہی بوسہ پت پرنور کی ساقین
پہوٹی جو یہان اوس ہی گاسات خدا کا
دنیا کی زرین درد مین کیا پت مغرور کی ساقین
عمان کی ایسی ہین نہ ہین حور کی ساقین
شمعین نہین روشن تری محفل مین ...

[illegible]

راہ مین چلتی تہین اوس فتنہ گر کی ایڑیان

ہر یقین دوڑتی آتی ہین پا تندار یاسمین
نقدری تھین پہ سوئین جہانورن سی زیرکی ایڑیان
چھلی اوس کافر کی ایڑی تک سی مشک شامی
کیون نہ خوشبو ہون بہ رنگ گل سیلا گفشونکی گل
جبکہ سو جاتا ہی انکھونسی لگا لیتی ہین سم
مدتون انکھون پہ رکھا ہون کوئی پایین
کب ٹھہرتی ہین نظر مین عارض حسرو پی
مسجد اقصی سی پہونچا عرش اعلی تک براق

ہین بہ رنگ یاسمین تیری اونکی ایڑیان
کس قدر نازک ہین سیمین سیمبر کی ایڑیان
اور گوری گوری کافر سحر کی ایڑیان
کیسی ہین یا اوس عنبر سیہ گلفام کی ایڑیان
ایک ساتھ ہین لاکھہ بار اوس سیمبر کی ایڑیان
کس کس کی ہین ہای مجھہ بی خواب خور کی ایڑیان
نرم ہین اپنی زیادہ اوس سیمبر کی ایڑیان
پہونچ گئین تا سینہ شاہ سحر دوبر کی ایڑیان

تمہارے ہین وہ غیرون کی ساتھ گنگا مین
جو جیتی جی نہین ڈوبی ہین کنج غزلت مین
نہانی والی کہین گی کہ پانی تھوڑا ہی
یہ کانپور مین ... مری ٹکھو
زمین پہ خاک نشان تہا آپ نشان
جو تجکو دیکھی وہ بینا نہ تجکو دیکھی سو کور
اوسی کی چوب کا شانہ ہو تیر اکھیہ مین
خطوط سوئی کی ہون جس طرح کسوٹی پہ
جو علم غیب نہین ہی سوای عالم غیب

نہائین ہم بھی نہ کیون انسوونکی دریا مین
اونہین کی خاک بہی گرد باد صحرا مین
ملا دو ان سہین بہی کچھ اپنی اشک گنگا مین
نہ تہا اسلئے ہنسی گنگا مین اور جمنا مین
... اونا مین اور اعلی مین
یہان تو ... نہین تمیز کور و بینا مین
... سہا ساتھ پست و سستی مین
... رہی مری سودا مین
ہلاکہ ... تک آج ... مین

دیوان دوم

[illegible]

کرون اوسکی دشمن کو قتل اوس سی لگکر | دلاور اگر وہ ہی تلوار مین ہون
وہی بولتا ہی جو مین بولتا ہون | اگر وہ ہی بلبل تو منقار مین ہون
دگرگون ہی ہر آن وضع محبت | کبھی غیر مین ہون کبھی یار مین ہون

کہا حضرت درد کی خوب ناسخ
یہ زلف بتان کا گرفتار مین ہون

غم سی دل پرخون ہی قطرہ دیدۂ تر مین نہین | بادۂ گلرنگ شیشہ مین ہی ساغر مین نہین
جو چمک تیری بدن مین ہی وہ نور مین نہین | جو صفائی کانکی لو مین ہی گوہر مین نہین
زلف توکیا تیری کنگھی کی ہین نامی ہی شہر | زہر ایسا ہی تیری دندان اژدر مین نہین
دل جو ٹوٹا آہ آتشناک پیدا ہو گئی | چوٹ کی سوزش ہی ورنہ آگ پتھر مین نہین
طائر مضمون ملا کرتی ہین بی شہباز فکر | میری آگی طاقت پرواز شہپر مین نہین
نالۂ عشاق سی خالی ہی کب زنجیر در | کب نگاہین اوس پری کی روزن در مین نہین
جی مین آتا ہی یہ مصرع سکۂ زر کیجیے | یار کی کانو مین جو رنگت ہی وہ زر مین نہین
خانۂ تن ہی ہماری روح چینت ہو گئی | تا بہ دروازہ پہنچ کر جب بیٹھا گھر مین نہین
کیون یہ ہم ہی کلیسی کروٹین بدلا کرین | جا ہی گل کس رات کانٹے میری بستر مین نہین
ہم کہان رکھتی نہین ای محتسب پنہان شراب | شیشۂ دل مین نہین یا کاسۂ سر مین نہین
طفل سی رور و کی کہتی ہین زبان حال سی | جو عدم مین چین تھا وا مان مادر مین نہین

ولہ

دیوان دوم

سر تا پا شرم وہ پری سے ہے
لیکن ہیں بڑی چھنال آنکھیں

بوٹا سا قد جو تیرا دیکھا
نرگس کی ہوئیں نہال آنکھیں

رویا نہیں ہجر میں جو ہیں آج
جلتے ہیں مری کمال آنکھیں

آیا تاثیر گریہ سے یار
ناسخ اب تو پونچھ ڈال آنکھیں

ہوئی اللہ کو تقصیر اسی کہتی ہیں
بت پرا اب مرقی ہیں تعذیر اسی کہتی ہیں

در فشاں ہو نہ ہیں تقریر اسی کہتی ہیں
زرفشاں کلک ہی تحریر اسی کہتی ہیں

ڈھیر جو ہی مری ٹوٹی ہوی زنجیروں کا
خرمن دانۂ زنجیر اسی کہتی ہیں

مل گیا سونی کی کہتی ہی سنہرا جوڑا
رنگ کہتی نہیں اکسیر اسی کہتی ہیں

محتسب کو جو ہوا پیر مغاں کا انکار
جو جوانمرد ہیں پی پیر اسی کہتی ہیں

شکل زنجیر تری پاؤں میں الجھی ہی زلف
وحشت عشق کی تاثیر اسی کہتی ہیں

چلی جاتی ہیں جو کعبہ کو گدھی پہ زاہد
مذہب عشق کی تشہیر اسی کہتی ہیں

خرمن دانۂ زنجیری زندان میں عاشق
کشور عشق میں جاگیر اسی کہتی ہیں

نگہ یار کو بہ چھی نہیں کہتی ہیں فقط
تیر اسی کہتی ہیں شمشیر اسی کہتی ہیں

عہد پیری میں نہ ہی بیداد خم گشتہ کماں
یہ نہیں عمر رواں تیر اسی کہتی ہیں

دم سپیدم کیا ہی مری عمر کٹی جاتی ہے
دم نہیں کہتی ہیں شمشیر اسی کہتی ہیں

صبح کی طرح سی دو ٹکڑے گریباں پھاڑا ہی
اثر نالۂ شبگیر اسی کہتی ہیں

دیوان دوم

ولہ

کشتی می آج عرت مین ہوا سی کم نہین
پستی مین ہر قدم پہ دانہ ہای ابلہ
ایک ہین دریا کی لہرین دور کیا نزدیک کیا
کیا اوڑاتا ہون تیری یاد پاکی ساتہ
زیست بہر ڈہونڈ ہا کہین ملتا نہین سراغ
ساتہ تیرا چہوڑ دی گا راہ مین ہمجای گا
درد دین ہی جو تیری دل مین لہی ہوتا ہی ورد
قالب بی روح تہا میتا سو گویا ہو گیا
بزم عشرت مین ہین طبلی بجا دو طبل رحیل
دوستو لاتا نہ شیرینی ہماری قبر پر
کیا بہ رنگ بید تہرانی لگی شمشاد و سرو
میری مرنی سی کف افسوس گلگون ہو گئی
تو نی کی گلگشت سارا باغ تجہہ پر بس گیا

نوح اگر ساقی نہین تو نا خدا سی کم نہین
ای جنون گردش ہماری آسیا سی کم نہین
جو یہان نا آشنا ہی آشنا سی کم نہین
آج خاک و آب و آتش بہی ہوا سی کم نہین
بت بہی پر پوشیدہ رہنی مین خدا سی کم نہین
ای مسافر جسم تیرا نقش پا سی کم نہین
بادۂ گلرنگ اہی زاہد دوا سی کم نہین
آتش می ساقیا آب بقا سی کم نہین
یہ جہیز نکی صدا بانگ درا سی کم نہین
خون گردن مین ستارونکی بتا سی کم نہین
باغ مین گرد رقد باد صبا سی کم نہین
اونکو خالی ہاتہ بہی ملنا حنا سی کم نہین
پہول بتیا پنکہڑی پوٹا حنا سی کم نہین

ولہ

تلخ باتین اپکی شیرین سخن سی کم نہین
کیسی گرمی ہو برہنہ شرم سی ہوتی نہین

چین پیشانی بہی زلفونکی شکن سی کم نہین
پیرہن بہی آپکو حسن و بدن سی کم نہین

درازی عمر کی ہی ہر کسیکی خاکساری سی نہین بچتی جو خاکستر سی انگشت بند کرتی ہین
تجھی ایماء دیکھا خاک پہر خورشید کو رکھین ہمیشہ مسجدہ آنکھہ اپنی اختر بند کرتی ہین
سنا ہی کربلا کا حال رہندو مین غضب وعظ می گلگون تو کیا پانی پیہ کا فر بند کرتی ہین
نکر پرواز ابھی ای طائر جان اکیدم رہ جا وہ باہر آتی ہین اب کبوتر بند کرتی ہین
یہان صیاد الیسا رشتہ نازک خیالی ہی ہزاروں طائر مضمون کو ہم پر بند کرتی ہین
وہ رشک حور جب رخسار تابان کھول دیتا ہی ملائک اپنی آنکھین جو سراسر بند کرتی ہین
مری چاک گریبان سی جنون جو تنگ آتی ہین دکانین جیب کی ساری رفو گر بند کرتی ہین
اسی صندوق مین گل انکی لاشین بند ہوتی ہین یہ غافل آج کیون بیفائدہ زر بند کرتی ہین
تعجب کیا کوئی ادنا اگر غالب ہوا اعلا پر پیادی ہی شہ شطرنج کا گھر بند کرتی ہین
نہ دم مارو اگر غواص دریای محبت ہو کہ غواصی مین دم اپنا شناور بند کرتی ہین
بہت کرکری گرمی ہجر سی وہ سوختہ دیتا ہی کبھی وصل و سوختت کی مضمون ہم اکثر بند کرتی ہین
اوڑا لیجاتی گا شوق حسن نکلی کی تکلی کو عبث صیاد تیلی مین مری پر بند کرتی ہین
تری قاتل ہنو دنیر جھوٹتی ہین کیا مری نفس ہین کہ خنجر غش مین آکر چشم جوہر بند کرتی ہین

ولہ

دل تو کیا کرتی ہین ثابت اپنی اثر پتھر مین ہر شرار یکو ہی سمجھی کا خطر پتھر مین
دل وہ پتھر سی ہی کم جسمین ہو اوسکی جگہہ آج تک جسکی قدم کا ہی اثر پتھر مین
دامن کوہ سی اوڑ اوڑ کی ادہر آتی ہین شاید ای جذب جنون نکلی ہین پر پتھر مین

ولہ

حاسد کو ایک دم نہین صحبت جہان مین

دیوان دوم

ہی شرابِ بقا تو کیا کرون لے کی کشتو — فرقتِ ساقی مین مرنا ہی مجہی جینا نہین

فرقتِ ساقی مین خود مینی حوالہ کر دیا — شیشہ کی مجتبے کی کشتو جینا نہین

کیا سرِ شوریدہ مین ہی سنگ طفلان ورد ہے — اندنون شاید جنون ہفتہ مین آدینا نہین

غیرِ روح اپنی بدن کی ہے رسائی ممتنع — بامِ جانانکا برنگ آسمان زینا نہین

داغِ سودا چمکی سینہ پر برنگ آفتاب — مجکو چاکِ جیب مانند سحر سینا نہین

کیا تری سونی کی بجلی نی گرائین بجلیان — طور ہی یہ ای پری پیکر مرا سینا نہین

کفِ وشالہ چاہیے وحشتِ جنون کی واسطے — کیا یہ موی جسم عریان ہین جو پشمینا نہین

حسن ہو کندن سی گالونکا جو نکلی خطِ سبز — لطف کیا ایجان جبتک سونی پر مینا نہین

ہون مین وہ شاعر کہ میری فکر ہی روح القدس — کیا ہی میرا دل جو مضمونون کا گنجینا نہین

کوفتا پہرتا ہی ہر سو محفلِ محبوب مین
غیر ای ناسخ بہلا کیا ہی جو بوزینا نہین

ہے ہجر مین ماہ روے دشمن — ہے شام وپگاہ روے دشمن

بہزاد جو مسخ بہی بنائے — ہو جائے سیاہ روے دشمن

پوشین جو دست ہی نظر سے — ہے پیشِ نگاہ روے دشمن

ہو دوست جو روسیہ تو بہتر — ہر چند ہو ماہ روے دشمن

آیا ہے عذاب بادہ خوار و — ہے قہر الہ روے دشمن

ای دوست جدہر کو مینے دیکہا — آیا نظر آہ روے دشمن

دیوانِ دوم

ردیف واو

پری جہان مین نہ جنت مین حورِ عین دیکہو
ہمیشہ حضرتِ دل روی مہ جبین دیکہو
... نقش پای علی
یہی کہ دای سلیمان کا نگین دیکہو
... دیکہو نہ آسمان کی طرف

جو ہم خفا ہوں تو لازم ہی ای نظر بازو
ہمیں بھی یاد کرو جب کوئی حسین دیکھو

نہیں ہی بار تم آو نہیں تو ہم بھی نہیں
نہیں ہی خوب یہ ہر دم نہیں نہیں دیکھو

ڈرو نہ آتش دوزخ سے زاہدو ہرگز
نگاہ پاک سے تم روی آتشین دیکھو

خیال لب ہی عزیزو دل مشبک میں
میان خانۂ زنبور انگبین دیکھو

ابھی تو روٹھ کی بھاگا ہی وہ صنم مجھ سی
خدا کے واسطے جلدی کہیں نہیں دیکھو

جو کانپور سے ناسخ چلو بنارس کو
مزار پاک جناب علی حزین دیکھو

تشبیہ دی ہلال سے ابروی یار کو
کیونکر نہ بدر باندھیے آب روی یار کو

باندھوں اگر میں شعر میں گل روی یار کو
کیونکر کہوں نہ خار بھلا موی یار کو

مصحف اگر سمجھتی ہیں سب روی یار کو
کہتا ہوں ذو الفقار میں ابروی یار کو

آنکھوں کو آہوان حرم کیوں نہ جانیے
طاق حرم سمجھتی ہیں ابروی یار کو

عالم ہی صید نرگس وحشی شکار کا
دیکھا زیادہ شیر سے آہوی یار کو

مانند بوی گل ہوئی پیدا ہی عندلیب
لائی نسیم باغ میں جو بوی یار کو

بھولی سی بھی نگہ نگریں سوی ساق شرر
دیکھیں پلک جو ساعد یا زوی یار کو

سوؤں لپیٹ کی کیا شب فرقت میں چین سے
پاؤں جو اگر میں تکیۂ پہلوی یار کو

کیا پای شل نرگس بیمار رہ شفا
دیکھا ہو جسنے نرگس جادوی یار کو

کیا جذب شوق ہی کہ ہوا جس طرف کی ہو
سیل چلی غبار مرا کوی یار کو

دیوان دوم

کر دیا ہی قضانے کیا فرق | جان مین ہون اور تن سے ہے لکھنؤ
گلینون مین ہر سنگ ریزہ ہی عقیق | راست کہتا ہون یمن سے ہے لکھنؤ
مین حزین ہون آوارہ غربت جو ہون | اندنون بیت الحزن سے ہے لکھنؤ
تنگ ایسا ہو گیا میرے بغیر | ای پری تیرا دہن سے ہے لکھنؤ
کوئے ایسا شہر دنیا مین نہین | غیرت دہر کہن سے ہے لکھنؤ
پہلے این میرے و نظم اسقدر | چشم عالم مین عدن سے ہے لکھنؤ

مین نہین ناسخ تو کیا تاریک ہی
شمع ہون مین انجمن سے ہے لکھنؤ

مرے دم سے تہا بوستان لکھنؤ | مگر ہو گیا اب خزان لکھنؤ
یہ اعلی مرے لکھنؤ کی ہے شان | زمین ہے جہان آسمان لکھنؤ
ندیکھا خزان سے یہ حال چمن | ہوا کیا تبہ ناگہان لکھنؤ
بجز داغ حسرت مرے واسطے | نہ بھیجے کوئی ارمغان لکھنؤ
ولا ربع مسکون ہے مثل بدن | اور اوس مین ہے مانند جان لکھنؤ
ملاقات باہم رہے حشر پر | کہان مین کہان تو کہان لکھنؤ
صد افسوس مانند باغ ارم | ہوا ہے نظر سے نہان لکھنؤ
مرین گے تو پہونچین گے بی شبہہ ہم | کہ فردوس ہی سے گمان لکھنؤ
الٰہی یہ ناسخ کی ہے التجا | مرے دم سے ہو شادمان لکھنؤ

دیوان دوم

دیوانِ دوم

کون ایسا ہی چڑہاوی جو مری تربت پہ ... رات کی بار جو محبوب اوتاری ہی ان کو
تم اگر چاند نہین ہو تو بتاؤ مجھکو ... کیون نہارتی ہی ہو پہر نظرون سی پیارے تمکو
غمِ فرقت مین اگر رات کو ہم روتی ہین ... کہین ملتی نہین دریا کی کنارے دن کو
یاد ہی رات کو تم ہوتی تھی ہمسی نزدیک ... دور سی کرتی تھی ای جان اشارے دن کو
رات ہو جای یقیناً مجھے اوٹھتے اوٹھتے ... عالتِ ضعف مین کوئی جو پکارے دن کو
ایک خورشید فلک ہی نہین پہ ہین کئی ... مشتعل کب ہین دلا داغ ہمارے دن کو
روز ساعت ہی ہین ساعت روزِ فرقت ... وصل مین ایک گہڑی کہتی ہین سارے دن کو
رات کو سب نظر آتی ہین ستارے جبکر ... چڑہتی ہین جو مری آہونکی شرارے دن کو

یہ دعا آٹھ پہر وردِ زبان ہی ناسخ
رات کو وصل میسر ہو نظارے دن کو

مجکو عریانی ہین ہی کیا پیرہن کے آرزو ... ای جنون ہی ہجرِ جانان مین کفن کی آرزو
خاتمہ بالخیر ہوتا ہی جو یوسف کی طرح ... نزع مین مجکو بہی ہی سیبِ ذقن کی آرزو
میری ہاتہون کو فقط ہی گال ملنی کی ہوس ... حشر تمہارا چوم لی ہی یہ دہن کی آرزو
شوق ہی غربت مین اوس گوری بدنکا دیکہنا ... وادیِ پر خار مین ہی یاسمن کی آرزو
راتدن بیٹہا رہی اور سب تجہی دیکہا کرین ... ہی یہی ای ماہ ساری انجمن کی آرزو
ہچکیان لیکے شیشہ کیطرح دم توڑین ہم ... کیا یہی ہی ساقیِ پیمان شکن کی آرزو
جلد نکلی جانِ شیرین وصلِ جانان گر نہین ... ہی یہی اپنی بہی تہی کوہکن کی آرزو

[illegible]

دشمن ایسا ہی ہمارے نام کا وہ قاصدا | کاٹ ڈالا دیکھکر خط مین ہمارے نام کو

سر جھکاتا ہے نہین ناسخ خدا کے سامنے
ای ہی اسکی سزا سجدہ کرے اصنام کو

بیان کیا ہو جو ہی جسم دل ربا کی بو	زیادہ پیرہن گل سی ہی قبا کی بو
اگرچہ سبزہ بیگانہ ہین چمن مین ہون	ہر ایک گل سی مگر آئی آشنا کی بو
ہوئی ہین خاک تری رہگذار مین جو لوگ	تو سونگھتی ہین نگاہین نقش پا کی بو
کب اس چمن مین ہی صورتین کام جز معنی	کہ ہی مثل صبا رنگ سی جدا کے بو
ہماری دلمین بھی ہی کمال نکہت زلف	کب اپنے داغ سنی ہے نافہ خطا کی بو
اگر نہین ہے خوش آیندہ بو ہی می تو نہ ہو	نہین ہی عیب اگر ہو بری دوا کی بو
کیا جو دست حنائی سی اوسنی قتل مجھی	مری لہو سی ہی صاف آتی ہی حنا کی بو
برنگ غنچہ ہی پنہان حجاب شرم مین تنگ	صبا نہ پاسکی اوس یار با وفا کے بو

فراق یار مین ہی اشتہا کہان ناسخ
ہماری سیری کو کافی ہی بس غذا کی بو

خود ہنستی ہو اغیار سی ہنسواتی ہو مجکو	یہ زور ہنسی ہی کہ رولا جاتے ہو مجکو
مین خوب سمجھتا ہون مگر لسی ہون لاچار	ای ناصحو بیفائدہ سمجھاتے ہو مجکو
تم آؤ جہان مخل ہو گیا اور کسیکا	عالم کو بھلاتا ہون جو یاد آتی ہو مجکو
مست آنکھین تمہاری ہین تصور مین سہون مست	سچ ہو کو کبھی ہوش مین تم پاتی ہو مجکو

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

توہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ ہوتی چاند کے ۔ کرتی تھی تارے تری جانب اشارے رات کو

دنکو یون ذرات پاتی ہین تری پرتو سی نور ۔ جسطرح روشن ہین اس خورشید تارے رات کو

ماہ کامل ہوکر وہ تم شام سی تا صبح سیر ۔ گھر سی باہر کیون نہین آتی ہو پیارے رات کو

سنکی میرے نالۂ شبگیر کو ایسا ڈرا ۔ سب نے اوس محبوب پر صدقے اوتارے رات کو

شیشۂ می طاقچون سے میکشو اوتری نہین ۔ منعجون نی تخت پریون کی اوتارے رات کو

ربط دن بہر شام سی آنکھین تجہی ملتی نہین ۔ جیسے پنہان ہوتی ہین آہو چکارے رات کو

ہجر مین مضطر ہون لیکن ہی یہی اخفای راز ۔ چپکی و لیتا ہون گنگا کی کنارے رات کو

وہ نظر آتا ہی مجکو مین نظر آتا نہین ۔ خوب کرتا ہون اندہیری مین نظارے رات کو

کیا چراغ زندگانی ہی سدہار اونکے ساتھ ۔ میری گھر سی جب وہ اپنی گھر سدہارے رات کو

یاد آجاتی ہی ٹکری اوس کیوتر باز کی ۔ کیا اوڑا دیتی ہین میری نیند تارے رات کو

دل چورا کر مجسے تم آنکھین چراتی ہو تو کیا ۔ چور بنکر آؤنگا گھر مین تمہارے رات کو

مشعلین جو وادی وحشت مین آتی ہین نظر ۔ پھرتی ہین یہ نالۂ سوزان ہمارے رات کو

تھا فلک حیرت مین ثابت ہین یا سیارہ ہین ۔ کل جو تیری کفش کے چمکی ستارے رات کو

کون سا دن ہی جو ہم منت سے یہ کہتے نہین ۔ جان رہ جاؤ کبھی گھر مین ہمارے رات کو

طول آرایش سی رکھا مجکو محروم وصال ۔ شام سی تا صبح بال اوسنے سنوارے رات کو

خوف اتنا ہی رقیب شوم سے حسرت ہمیں ۔ نام لیکر کیا تجھی تا صبح پکارے رات کو

[illegible]

کہربا ہی جرس قلب بآواز بلند
گم ہو پھر تو ابھی راہ خدا پیدا ہو

کسکو پہنچا نہیں ای جان ترا فیض قدم
سنگ پر کیون نہ نشان کف پا پیدا ہو

مل گیا خاک مین پس پس کی حسینو پہ مین
قبر پر یو مین کوئی چیز حنا پیدا ہو

اشک تھم جائین جو فرقت مین تو آہین نکلین
خشک ہو جای جو پانی تو ہوا پیدا ہو

بیان کچھ اسباب کی ہم بندی ہی محتاج نہین
نہ زبان ہو تو کہان نام خدا پیدا ہو

گل تجھی دیکھکی گلشن مین کہین عمر دراز
شاخ کی بدلی وہین دست دعا پیدا ہو

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنی لگی
تو بھی مانند دہن اب کہین ناپیدا ہو

نہ سر زلف ملی بل بی درازی تیری
رشتۂ طول امل کا بھی سرا پیدا ہو

کسطرح سچ ہی نہ خورشید کو رجعت ہو جای
تجھسا آفاق مین جب ماہ لقا پیدا ہو

ابھی خورشید جو چھپ جای تو ذرات کہان
تو ہی پنہان ہو تو پھر کون بھلا پیدا ہو

کیا مبارک ہی مرا دشت جنون ای ناسخ
بیضۂ بوم بھی ٹوٹے تو ہما پیدا ہو

ولہ

دیوان دوم

مانگتی ہو جب نہ تب سیر دل بیتاب کو
پیچ بتاؤ کیا کرے گر کشتۂ سیماب کو

دیکھتا ہون جب جدائی مین شب مہتاب کو
داغ مثل ماہ لگتا ہی دل بیتاب کو

دیکھی بیتابی بطامی کی جو بی ساقی کوئی
بہول جاوے اضطراب ماہی بی آب کو

ہی سبب اسباب و غافل فراہم کیا کرون
چھوڑ جاونگا مین سارے عالم اسباب کو

عہد کی گر ترک لیتا ہی اگر راہ سلوک
کب روان دیکھا ہی تو نی موتیونکی آب کو

نقل کرتی حنظۂ دندان نمای یار کو
گل کھلے ہین قطرۂ شبنم گل شاداب کو
پھر پہنچا ابرو تکو جانتی تھی جو صبح
پھر ہی گرتی ہین تری درازی کی جگہ کو
عشق کی تاثیر سے سوکہا تون کو بکن
تھی ستون پر دیکھ تا ہی لالہ سیراب کو
کسقدر نفرت ہی اوسکی تو سن پا لالہ کو
پاؤن ہی لگی ہین دیتا ہماری خاک کو

[illegible]

ہوئی آخر وصل کی شب اپنی تارِ جیب سے
سی دیا مینے گریبانِ سحر کے چاک کو

چوٹیاں لائیں ہیں پریاں نذر کو ای شہسوار
چاہیے چابک جو تیری توسنِ چالاک کو

تا دمِ مردن نہ نکلی اوج کی حسرت تو کیا
لیگئی صرصر فلک تک میری مشتِ خاک کو

نشے سے لال اوسکی آنکھیں ہیں تو کیا لالہ گون
جام می سو کب ہے نسبت ساغرِ تریاک کو

چاہیے اپنی نگاہیں زاہدا سیلِ شراب
دور کر دل سے فسلوس کے خس و خاشاک کو

میری ناموسی یہ نفرت رکھتی ہیں اہلِ وطن
بس نہیں چلتا نہیں تو بند کر دیں ڈاک کو

کیا لپٹ جاتا ہی میری سامنے حمام میں
ڈال دون گلخن میں اے ظالم تری دلاک کو

چادرِ گل کی یہاں حاجت نہیں ہے رشکِ گل
میری تربت پر چڑہا اوتری ہوئی پوشاک کو

قصد لا حاصل ہی یارو مجکو ہی سودائے عشق
لاؤ اب فصاد کی بدلے اوسی سفاک کو

تیری صیادی جدا عالم سے ہی ای شہسوار
صید دوڑی جاتی ہیں تھامی ہوئی فتراک کو

دہنس گئی ہیں ضعف کے مارے جو ہجرِ یار میں
ہیں کنوان کہتا ہوں اپنے دیدۂ نمناک کو

شاخِ گل ہیں دستِ یار رخسارِ گل رشکِ گل
غنچۂ گل کیسے اوس شوخِ چمن کی ناک کو

آشیانِ آسمان میں مرغِ زرین وہ ہما
ہجر میں دیکھا جو میری شامِ وحشتناک کو

باغ سے دریا سے صحرا سے فراقِ یار میں
خوش کروں ای وای ناسخ کیا دلِ غمناک کو

دیوان دوم

تیری جلوے سے جیون ہر سیمبر بیتاب ہو
رقص کو تیار جب وہ غیرتِ مہتاب ہو

کیون نہ ہر چاہِ زنخدان ہی چہ سیماب ہو
چاہِ بابل کی طرح زہرہ کا زہرہ آب ہو

دیوان دوم

تیری گدیرا کی ہو بجا منزل مقصود کو
وصل کی شب آئی ہی کیا جلد غائب ہو گئی

جب چھپا لیتی ہو تم آئینہ رخسار کو
گو شب مہتاب ہی لیکن کہاں ہی چاندنی

چاندنی رات کی بغل میں اور جنیت ہو گیا
تیری ناخن کی برابر ہو سکی کیا ماہ نو

تم وہ ان الحجر ح مسکت جب اگر جاتی ہیں
ہجر میں ہی رات ہوتی ہی تو بنتا ہی ہلال

تا قیامت منہ کری ہرگز نہ سوی آفتاب

اب کہاں قطع منازل کا ہی یارا چاند کو
سمجھی ہم الٹا ہی نالی کا شرارا چاند کو

جوش بیتابی ہی ہسا دیتا ہی پارا چاند کو
کر دیا ہی ہجر نی گویا ستارا چاند کو

رات جو آیا نظر جلوہ تمہارا چاند کو
حسن میں کرتا ہی وہ ہمسر ستارا چاند کو

تب کہیں ملتا ہی روٹی کا کنارا چاند کو
تم اگر ابرو سی کر دیتی ہو اشارا چاند کو

ہو جو ممکن ای پری تیرا نظارا چاند کو

جب شب فرقت میں ای ناسخ نظر آیا مجھی
سینے جھنجلا کر خدنگ آہ مارا چاند کو

چنپا کی پھول میں ہی گل کی کلی میں بو
کیا نسبت اوسکی کاکل مشکیں سی ناگ کو

گذری تھی بال کھولی ہوی آپ ایکدن
کیڑی تمہاری سیل کی سینی جو راہ نے

ہی لطف خندہ روئی میں کیا دل گرفتگی

جیسے تری گلی کی ہی چنپا کلی میں بو
ہو باف سی کہاں ہی بھلا لیچلے میں بو

اب تک ہی مثل کوچہ کا کل گلی میں بو
صندل سی آج ہو گئی ہی سندلی میں بو

پھولوں میں جسقدر ہی کہاں وہ کلی میں بو
ایسی ہی تیری پیرہن صندلی میں بو

قرنوں کی آشیانوں میں کیا چہنے کا قصد
بہیجے دل تنگ گل نہ یارہ ممکن نہیں
آج اوس سرو رواں کو قصد ہے گلگشت کا
گر پڑا جو تیری نہ موزر میں گریبان کیا ہوا

کیا ہی اوس سرو رواں کو دیکھکر گہبری سرو
طول قدسی ایکو گر عرش تک پہنچا ہی سرو
قربان کبھی پھر بنگی جای گو کو ہای سرو
آجو گلشن میں ہر دم چہوتی ہی پای سرو

باغ عالم میں بہلا موزون کیون مشہور ہو
مدتوں ناصح کی اشکو نکا جو پانی پای سرو

توٓنے مجبور کر دیا ہمکو — سخت رنجور کر دیا ہمکو
آپ جانتے ہیں غیر کو نہیں رنج — غم نے کافور کر دیا ہمکو
اپنے برق نگاہ سے تم نے — شجر طور کر دیا ہمکو
دل بنا عاشقی میں خود مختار — اور مجبور کر دیا ہمکو
لیے تعریف کی کہ اسے واعظ — عاشق حور کر دیا ہمکو
غم نہیں محتسب جو توڑا خم — نشہ نے چور کر دیا ہمکو
جسقدر ہمسے تم ہوئی نزدیک — اس قدر دور کر دیا ہمکو
انجم داغ ہیں سے بختی نے — شب دیجور کر دیا ہمکو
کبھی بار غم فراق اوتار — تو نے مزدور کر دیا ہمکو
الفت ظاہری سہی او مغرور — تو نے مغرور کر دیا ہمکو
ہو گئے دارین میں عدو مخذول — حق کی منصور کر دیا ہمکو

دیوان دوم

واہ بن کیا ہی تری ابروِ خمدار سیاہ
زلف جاناں کی برابر ہی کہیں مار سیاہ
قاتل خلق ہی ہو کیوں نہ سیہ روشب ہجر
آبحیواں ہی شراب اوسکو ہی ظلمات ضرور
تیرگی بیٹھی ہی کیا میری سیہ خانہ کی
ایک شب میں نہیں امکان کہ ہو طول اتنا
یہ فقط ہی شب فرقت کی سیاہی کا اثر
تیرہ ایام جدائی میں نہیں ہی خورشید
اوس گل اندام سی لالہ کو بھلا کیا نسبت
دشمن جان جہاں مجھ ہی یہ جان عالم
صبح سی کرتی ہیں معمار مری گھر کو سفید
جسطرح ہاتھ سیہ درہم و دینار سی ہیں
کہل گئی مار سیہ ایسی تری کاکل پر
ہی صریر ایسی کہ ہو گرد صفیر بلبل
چشم و کاکل کی سوا اور سیاہی تو کیا
تیری آنکھوں سی میں تشبیہ نہیں دیتا ہوں
ہوا گر صحبت خورشید تو نا صبح بچ جائی

ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تلوار سیاہ
کہ مرا رشتۂ نظارہ ہوا تار سیاہ
ہی سزاوار جو ہو روی سیہ کار سیاہ
کیوں دم بن ہی نہ ہی خانۂ خمار سیاہ
کہ وطن میں ہوئی اسیری ہی بازار سیاہ
دن کو بھی رکھتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ
ہو گئی ہیں جو مری دیدۂ بیدار سیاہ
کہ ہی پیر فلک پیر ہی یہ دستار سیاہ
خال اک اوہ یہاں داغ وہاں چار سیاہ
کیا تری کاکل پیچاں کو کہوں مار سیاہ
شام سی کرتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ
الفت زر سی ہوئی ہیں ہی دل زردار سیاہ
خوب دیکھا تو نظر آئی لکھی تار سیاہ
زاغ کیطرح ہی گو خامہ کی منقار سیاہ
اوسکی کوچہ کا نہیں سایۂ دیوار سیاہ
ورنہ ہو جای ابھی نرگس بیمار سیاہ
کہ شب ہجر ہی یا حیدر کرار سیاہ

دیوان دوم

کیا ہی اوس بُت کا دل شفاف ہی نام خدا
عکس گیسو سی ہوا آئینہ زانو سیاہ

کسقدر تیرہ معاذ اللہ ہی فرقت کی رات
ہو گئی ہین میری گلشن مین گل شبو سیاہ

بہوت نکلی ہی جو مہ کی جو رنگت سے ہم
صاف آتا ہی نظر بایان ترا پہلو سیاہ

سننے والی کہتی ہین اپنی کہی کی ہی سزا
گر کبھی کرتا ہون مین جور بت بدخو کی

بھیجتی قاصد کہتی مین خط کوئی پڑہتا ہی نہین
رات دن کاغذ کیا کرتا ہی ناحق تو سیاہ

تیری شکوی کا کوئی مضمون لکہا ہوا اگر
ہون برنگ خامہ جلد او بدگمان ہم رو سیاہ

کیا سمایا ہی رگ و پی مین خیال زلف یار
ہو گیا ہی جسم زار اپنا برنگ مو سیاہ

سنبرہ ہی گل مین گہری ہی و نونہر کالی گہٹا
رنگ خط ہی سبز چہرہ سرخ ہی گیسو سیاہ

ہجر ہو چشم سی اپنی سیہ خانہ مین ہی
روزن دیوار مثل دیدہ آہو سیاہ

مانگتا ہون یہ دعا اللہ سی ناسخ مدام
یار ہیچی پشت در روی خط عنبر بو سیاہ

آگئی تہی کاجل سی اوسکی نرگس جادو سیاہ
کی ہی مستی نی زبان ہی صورت شاند سیاہ

ولہ

کر دیی خط نی تری عارض پر نو سیاہ
ہو گیا مشک کی مانند یہ کافور سیاہ

یاد ساقی مین ٹپکتی ہی شراب اشک کی جا
ہین مری دیدہ تر یا کہ ہین انگور سیاہ

میکدہ فرقت ساقی مین سیہ خانہ ہوا
نظر آتا ہی مجہی ساغر بلور سیاہ

ہجر یوسف مین ہی یعقوب کو کیا تیرہ جہان
چاہ کنعان ہی ہو صورت تنور سیاہ

کوئی غافل نہین رہتا کبہی ہشیار کی ساتہ
بخت خفتہ ہی مگر دیدۂ بیدار کی ساتہ

ابر و بیار ہین یون چشم سیہ کار کی ساتہ
کہینچی تلوار ہین یون جس طرح گنہگار کی ساتہ

ہو گئی روح اپنی رواں جلوۂ رفتار کی ساتہ
مل گئی خاک مین نقش قدم یار کی ساتہ

نہری ہوتی نہ کنعان کی خریدار ہوی
گفتگو کون کری مردم بازار کی ساتہ

چست ہی روح رہ شوق مین پر جسم
تنگ ہی کیا ہی سبکدوش گران بار کی ساتہ

نظر آتا نہین مرنی کی سوا فرقت مین
ظلمت گور ہی ہی آج شب تار کی ساتہ

کیا ہی امکان کہ ہو تخلیہ بیداری مین
خواب مین ہی نظر آتا ہی وہ دو چار کی ساتہ

ہمنی دیکہا نہین پلکون سی کبہی آنکہون کو
رابطہ آبلہ پا کو جو ہی خار کی ساتہ

نظر آتا ہی ہلال رمضان جام ہی لا
ساقیا مجکو سپر جاہی تلوار کی ساتہ

درج مکتوب مین شاید نہین مضمون وصال
ملک الموت ہی ہی قاصد دلدار کی ساتہ

اس برس فرقت محبوب مین آئی ہی بہار
یادگار داغ جنون لالہ کہسار کی ساتہ

ہو گئی صبح چلا میری بغل سی وہ گل
کوچ دنیا سی کرون شبنم گلزار کی ساتہ

نور ایمان سی جدا کفر کی ظلمت کو نجان
مشک سا خال ہی کافور سی رخسار کی ساتہ

کہینچے تو کہین تلوار کسی دن ہم پر
صدقی ہو جائینگی ہم آپکی سروار کی ساتہ

ایک دیوانہ ہی ناسخ کی حقیقت کیا ہی
اوڑ طرح جمشید بری تیری ہوادار کی ساتہ

اپنی تیری موئی کی لاہی سی جہاں اٹہی آنکہ
تو رلاہی گی اب ایجان نہ کوئی اٹہی آنکہ

[illegible]

نام جوہری سکندر کا رہا — ہو گیا ہی رشک اورنگ آئینہ
کیا سمائے جان عکس نور حسن — ہی مری دل کا بہت تنگ آئینہ
دل ادہر نازک ادہر ہی حرف سخت — کر رہا ہی سنگ سی جنگ آئینہ
کیا ہی دل پر صدمی ہین ادس زلف مین — شانی کی کہاتا ہی سر جنگ آئینہ
واہ کیا عکس گل رخسار ہے — سا لہا رہتا ہے گلرنگ آئینہ
بگڑ گیا ہے پرتو ابر اسر ور در — ہی جو یہ خورشید کی رنگ آئینہ
پیری ہو گئی تیری منہہ چڑہتا ہی دیکہ — ہی پڑا دنیا مین سر سنگ آئینہ
ہی ترا حیران سارا کا نیور رہا — بن گیا ہے سطح گنگ آئینہ

یان تصور دل مین ابرو کا نہین
تیغ کا ملتجی ہی جوہر رنگ آئینہ

اے گل جو تونی پان چبا کر دکہائی مونہہ — حسرت سی کیا ہی غنچہ گل نی چبائی مونہہ
ہر برگ گل کو چوم لیا مثل عندلیب — مجکو اگر چمن مین تری یاد آئی مونہہ
شیرین کیا ہی جان کو حسن سی ایک کن — اوس قند سی خدا نی تمہاری بنائی مونہہ
ہوتا ہی قصد اور کسی بات کا اگر — کرتی ہین میری مونہہ سی باتہائی مونہہ
روز نخست جوہری باز اجب کہلا — ہیر کی دانت لعل کی ظاہر کی پائی مونہہ
سب برگ گل کتر کی زمین پر گرا دئی — بلبل نی پانچمین جو تری دیکہ پائی مونہہ
کیا ذوق بوسہ ہی کہ صنم بہول بہول کر — سو بار مینی آتش رخ سی جلائی مونہہ

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

جو اللہ اتحادی کی دیکھا ہے جوہر کا
پھیلی کیطرح خار ہی پای درم کی ساتھ

سودا ہی مار گیسوئے مشکیں کی عشق کا
داغ جنوں کو کیوں نہ مشک لگائیں ہیں کھال کی ساتھ

ترا ہم جہان میں دل انسان ہی اور جسم
لاکھوں جو نعمتیں ہوں نہیں پر اشک کی ساتھ

رہتا ہی روز و شب کی طرح باہم اتصال
شادی کی ساتھ غم ہی تو شادی ہی غم کی ساتھ

مینا ہی مے کی ہم نہیں محتاج منبر و ریش
ابر آئی الٰہی ہماری قدم کے ساتھ

آیا ہی وہ کریم مری گھر سوار رخش
باد موافق آئی سحاب کرم کی ساتھ

ناسخ نہ چھوڑیں گی بھی رحمت میں رنج کو
دوزخ بھی ہمکو چاہی باغ ارم کی ساتھ

رنج لگ عشق اسیری ہی مجھ آزاد کی ساتھ
طائر روح بس از مرگ ہی صیاد کی ساتھ

بعد مرنے کی بھی قمری کیطرح ہیں ہم طوق
تھی محبت مجھی اک غیرت شمشاد کی ساتھ

ہوں وہ سودائی اگر قتل مجھی کر کی چلی
سایہ ساں میں ہی چلی جلاد کی ساتھ

سیر کو تو جو گیا پڑ گئی بہا گر ای گل
اڑ چلا رنگ چمن نکہت برباد کی ساتھ

تیری کوچہ کی سوا ہو جو تمنا ہی بہشت
جاؤں دوزخ کو مرا حشر ہو شداد کی ساتھ

بھر لی بالش میں پروں میں جو تھا زیر قفس
پر مری کیسی اڑی پھرتی ہیں صیاد کی ساتھ

بی زر و نکا ہی نہیں ساتھ کوئی دیتا ہی
جان شیریں نی نہ دی دیکھلو فرہاد کی ساتھ

قصد ہی چاہی نہ سودا تو مجھی کیجیو قتل
کوئی جلاد ہی بلوائی فصاد کی ساتھ

دخل اغیار مری خلوت خاطر میں کہاں
خود فراموش ہوں ہی یار تری یاد کی ساتھ

دیوان دوم

[illegible]

جہان کو صد قرن نوشیروان عادل سی — کری گی صاحب مال و منال سالگرہ
توی ہمیشہ ہی جہان بادشاہ رہی — طرب فزا ہو صد و بیست سال سالگرہ

ولہ

صاف ہی دیوانہ گیسوی خمدار آئینہ — کیون نہو زنجیر جوہر مین گرفتار آئینہ
دیکھتا ہی تلملکی بازہی رخ یار آئینہ — رشک سی بیتاب ہی مجھی مانند اغیار آئینہ
شاید اوس نی خط سی کوئی تشبیہ دی — اصلی طوطی سی رکھتا ہی سروکار آئینہ
حسن سی آگاہ ہو کر قتل عالم کو کیا — دست قاتل مین ہوا شمشیر خونخوار آئینہ
ہی شب گیسو مین روشن آئینہ رخسار کا — ہر شب تاریک مین ہی [illegible] بیکار آئینہ
اوس پری پیکر کی ہی حیرانی کی [illegible] — کیا عجب گر دام لی طوطی سی منقار آئینہ
دیکھ لیتا ہی وہ اپنی منہ کو ہر اندام مین — خلوت محبوب مین رہتا ہی بیکار آئینہ
ہو گیا مژگان قاتل کی جو [illegible] — ہو گیا مانند شانہ وہین افگار آئینہ
دیکھتا ہی نشہ کی عالم مین اپنی حسن کو — ساغری کو سمجھتا ہی وہ خونخوار آئینہ
تو وہی خورشید تابندہ کہ ہی عکس [illegible] — بنگیا مثل [illegible] شب تار آئینہ
گر نہو امید اوس محبوب کی دیدار کی — باہر اپنی گھر سی ہو نکلی نہ زنہار آئینہ
کیا صفائی پیکر دلدار کی تاثیر ہے — گر وہ [illegible] وہین [illegible] آئینہ
سامنی اوسکی آئینہ بہت رکھا [illegible] — ای صنم [illegible] ہین ہم [illegible] آئینہ
شیشے طاقون مین [illegible] — کیا لگا دی اپنی بتخانہ مین خمار آئینہ

دیکھ سکتا ہی کوئی کب عیب و ہیبت سی تجھی
ہی بجا رکھیں اگر پاس اہل دربار آئینہ

ہیولا سی کیوں نہ تو ایں ہی وقت نبرد
صورت سد سکندر ہی ترا چار آئینہ

وار سہ گر تیغ ابرو کا انہیں کرتا اثر
آئینہ تیرا انہیں گو یا کہ ہی چار آئینہ

پیکر حیرت فزا ہیں بال سی ہی جو کمر
ہی سراپا اوس میں یکا صاف ہموار آئینہ

پہیری قالب با صفا سی جو مشابہ ہی بہت
منہہ بنا کر دیکھتا ہی وہ ستمگر آئینہ

صبح کو گلگشت کو وہ شاہد خود بین گیا
صاف شبنم سی بنا ہر برگ گلزار آئینہ

سنگدل سی صاف دل پیدا ہو یہ کب ہی محال
اہل صنعت سنگ سی کرتی ہیں تیار آئینہ

ایسی ہیں جمشید و سلیمان و سکندر کی ہی شان
جام آنکھیں ہیں نگیں ہیں صبح ہو جو سار آئینہ

کیا منجم کو ہوا دہوکا کسوف شمس کا
ہو گیا حسد م حجاب چہرہ یار آئینہ

آج ای ناسخ ہوں میں اسکندر ملک سخن
ہیں صفای لفظ و معنی سی سب اشعار آئینہ

دیوان دوم

عشق بد ہی ای دل ناداں سمجھ
یہ سند ہی ای دل ناداں سمجھ

گم ہو ظلمات کاکل میں بجا
ناپلد سے ہی ای دل ناداں سمجھ

صبر کر چپ رہ کہ سوز داغ عشق
تا ابد سے ہی ای دل ناداں سمجھ

ہو نہ رسوا جلد ترک عشق کر
کیا یہ کد ہی ای دل ناداں سمجھ

عشق کی رغبت جو ہی تجھکو نہ سن
بات بد ہی ای دل ناداں سمجھ

قسمت اغیار میں ہی وصل یار
کیوں حسد ہی ای دل ناداں سمجھ

دیوان دوم

ہند میں پہنچا حلب سے طالب دیدار دوست
آدمی سے کم نہیں کرتا تکاپو آئینہ

چاہتا ہے ملکے جب صاف سے ہو جاے ایک
کیا کرے پاتا نہیں اے جان قابو آئینہ

باد گیسو میں جو دیدے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا مودار سب مانند گیسو آئینہ

حسن محبوب الٰہی کا اثر ہے آج تک
عکس وہی چہرے سے بنتا ہے مہ رو آئینہ

حیرتی تیری کسی کی بات کا کیا دے جواب
ہو گیا مانند طوطی کب سخن گو آئینہ

تیری زلفوں کا تصور کون سے دل میں نہیں
اب نظر آتا نہیں دنیا میں بے مو آئینہ

اے پری رو تیری پلکوں کا اگر جاے عکس
کیا عجب تک الکس در سیاہ ہو تو آئینہ

عکس اب کس کا جگہ پاے کہ تیری نور سے
ہے بہ رنگ ساغر لبریز مملو آئینہ

یار اگر خود بیں ہے اے ناسخ مبارک ہو تجھے
جلد بن جا جوش حیرانی سے انبو آئینہ

ہو گیا ہجر میں جہان سیاہ
ہے زمین اور آسمان سیاہ

روشنی کی عوض دہوان پھیلا
شمع سے ہو گیا مکان سیاہ

تیری تیغ ادا سے گل ہوے قتل
کپڑے رنگوائیں باغبان سیاہ

تابش آفتاب عارض سے
آہو چشم کیا ہیں جان سیاہ

اندہوں سے زلف کی مانند
ہو گیا ہوں میں ناتوان سیاہ

ساتہ اشکوں کی دود آہ نہیں
ہیں مری فوج کی نشان سیاہ

لال کر دوں شراب کہچوا کر
تیری انگور باغبان سیاہ

باغ میں عکس جو بوی دیکھکے جالی اوس گلکی
نہری بہر نسیم سحری آئینہ

اپنی صورت سی ہی نفرت مجھی غیر نو کیا
میری آگی نکری جلوہ گری آئینہ

اوس پری چہرہ نی دیکھا ہی مگر منہہ اپنا
آج آتا ہی نظر مجکو پری آئینہ

آئینہ دیدۂ گریان بنی جوہر پتلے
دیکھہ لی جو مری آنکھونکی تری آئینہ

عکس جوہر کو بناتا ہی خط عارض یار
کیا ہی کرتا ہی وہ بیداد گری آئینہ

کرتی ہین اہل صفا اپنی مربی کا نام
دی سکندر کو نہ کیون نامہ وری آئینہ

اپنی صورت کو نہ دیکھو کہو جای جنون
ہو نہ جای سبب جامہ دری آئینہ

وہ جو خود بین ہی یہ ہر شکل تو پہنچا اوسنک
کر سکیگا نہ مگر نامہ بری آئینہ

ہی حسینونکو بہار ہی دل صاف پسند
منہہ سی اب ہو طلب کا سفری آئینہ

سیکڑون سامنی آجاتی ہین یون جانی کو
کیا ہی رکہتا ہی دلا بیخبری آئینہ

تیری نظارہ سی ہو جاتی ہی کیا خاطر جمع
چہوڑ دیتا ہی پریشان نظری آئینہ

پای نزدیکی محبوب سی عزت ناسخ
دور کر دائی جو زنگ جگری آئینہ

ردیف یای تحتانی

بجای داغ ہی دیدۂ غزال مجھی
کمال جوشش وحشت ہی اپنی سال مجھی

رہی وہ گل چمنستان میں شاداب
دکہائی سرو سا قامت کیا نہال مجھی

وہ پانی پانی ہوا شرم سی جو محفل مین
بہا کی اشک ہوا کیا ہی انفعال مجھی

دیوان دوم

دیوان دوم

چلا میں صورت بدمست ٹھوکریں کھاتا	وہ یوں چلی کہ کوئی ساغر شراب چلی
برنگ سایہ روانہ ہوا میں جانب شرق	جو سوی غرب وہ مانند آفتاب چلی

ولہ

تا یہ کی تحریر میں نامہ کی یہ تحریر رہی	پھر وہ دن ہوں کہ بہم راتوں کو تقریر رہی
ہاتھ میں گر نہ سر زلف گرہ گیر رہے	پاؤں میں توڑی در وازی کی زنجیر رہی
ایجنون ہی یہ ہوس پاؤں میں زنجیر رہی	ہاتھ میں سلسلہ زلف گرہ گیر رہے
نامہ یار کی مضمون ہیں اکسیر مجکو	جسطرح یاد کوئی نسخہ اکسیر رہی
کوہی قاتل کو نکل جاؤں نہ مدفن سی کہیں	بعد مردن بھی مری پاؤں میں زنجیر رہی
نوجوان چھوڑ گیا عالم پیری میں مجھی	کیون نہ مشہور زمانے میں وہ بی پیر رہی
ضعف سی دامن صحرا کسطرح پھٹ نہ سکا	ہمتو وحشت میں گریبان بہت چیر رہی
پی شراب آٹھ ہیں کیا کرتی ہیں ہم ای ساقی	نعرہ زن جیسی کوئی کودک بی شیر رہی
عیب بیٹھا ہی دلا یار کی گھر سے پر آج	عرش سی اب نہ ادہر نالہ شبگیر رہی
فصل گل میں نہ گل داغ جنون تک بھی کھلی	لب غنچہ سی ہم اس باغ میں دلگیر رہی
ایجنون خواب میں محبوب ہی لازم ہی لحاظ	پانو زنجیر مرا نالہ زنجیر رہے
ہوں وہ دیوانہ کہ ایجان تماشا ہی مجھی	ہاتھ میں زلف رہی پاؤں میں زنجیر رہی
وہی عاشق ہی جو عالم کو مرقع سمجھے	ہر طرف پیش نظر یار کی تصویر رہی
ہاتھ میں نامہ محبوب چھپا لی ای قاصد	ید بیضا میں تری آگ نہ تنویر رہے

آتش گل میں اڑ گیا ہی توسن عمر رواں — توڑ کر تار نفس کو تازیانہ کیجیے
قصد کرتا ہی یہ اوس صیاد کا ہر نگاہ — جسم کیا ہی مرغ جان کو بھی نشانہ کیجیے
کوی جانان گر نہیں تو کنج زندان ہی سہی — گر کوئی ای جوش جنون پیدا ٹھکانہ کیجیے
سر کی بدلی شوق سی سر لیجیے عشاق کا — گنجفے کی طور سی برہم زمانہ کیجیے

رات دن غربت میں تا صبح بس یہ رہتی ہی فکر
کوی خط لکھیے کوئی قاصد روانہ کیجیے

جیب میں چاک در یار نظر آتا ہی — سینہ میں روزن دیوار نظر آتا ہی
دشت غربت میں نگاہ اپنی جدھر جاتی ہی — وہی کوچہ وہی بازار نظر آتا ہی
بی بیت ایسی ہین سوتی ہین اگر مسجد مین — خواب میں خانہ خمار نظر آتا ہی
یہ بھی اوس ماہ کی کیا سیر طرح عاشق ہے — جو ستارہ ہی سو بیدار نظر آتا ہی
چاند سا چہرہ تاباں ہی مگر اس پہ بھی — زلف میں رنگ شب تار نظر آتا ہی
کاوش خلق سی چھوٹا جو ہوا سودائی — داغ سودا گل بی خار نظر آتا ہی
شعلہ داغ سر شوریدہ کا چھپتا ہی نہیں — مثل طرہ سر دستار نظر آتا ہی
کفر ای زاہد بی دین چھپاتا ہے کیا — سبحہ میں رشتہ زنار نظر آتا ہی
کمر یار نہان ہی تو اچنبھا کیا ہے — کب بیمار ابدن زار نظر آتا ہی
کیا شکایت کوئی دشمن ہی اگر تشنہ خون — تھا جو غمخوار سو خونخوار نظر آتا ہی
خود فریبی نہیں جو یار کی یوسف کی طرح — ورنہ ہر کوئی خریدار نظر آتا ہی

دیوان دوم

[illegible]

کر دیا غم نی لهو پی کی سیه ریش سفید
سادی کاغذ مین شباهت هی مری تصویر کی

خواب اس غفلت کده مین سب جو آتی هین نظر
فکر کرنی هی لحد مین ایکدن تعبیر کی

آج باری چاهتی هی تیری نگه پائی مراد
آرزو مدت سی تهی قوس قزح کو تیر کی

لگ چلی گلشن مین گر اوس سرو سیم اندام سی
هو چمک سج موج مین تقریر زنجیر کی

خاک راه یار جیتی جی ملی ممکن نهین
خاک مین مجکو ملا دیگی هوس اکسیر کی

تیر ابرو ی خمیده سی کهان او نوجوان
جهک گئی هی کهنه هونی سی کمر شمشیر کی

گرچه ماناهی تجهی پهاها هماری داغ کا
پهلی کر لی فکر ای جراح آتش گیر کی

سوز غم سی اسقدر جلتا هون مین هنگام قتل
پڑ گئی پهالی جلی خون سی زبان شمشیر کی

طاق ابروی صنم جسدم نظر آیا مجهی
ایک مسجد بس مین یاد آ گئی خدا تعمیر کی

اوس کمان ابرو کی اوٹهه جاتی هی جب تیر نگاه
شعله پیکان شمع نظر و مین هی تیر کی

دانت تیری دیکهتی هی هو گیا ناسخ شهید
هی کهان موتیون مین آب هی شمشیر کی

آسمان حسن وه مه پارا هی
خال ثابت مردمک سیاره هی

ماه کو جسنی دو پاره کر دیا الله
دل کی سرمایه مین وه مه پاره هی

مین وه گریان هون که بعد از مرگ بهی
هر مناره روضه کا فواره هی

اشتیاق نامه محبوب مین
اب مصاحب ڈاک کا هرکاره هی

کیسا سنهرا رنگ هی محبوب کا
تار زر اب رشته نظاره هی

دیوان دوم

[illegible]

تنگ ویرانہ ملا ہی بقدر وسعت بیابان کے
ہون تو دیوانہ ولی کہتا ہون دانائی کی بات
بیخودی ایسی شب فرقت مین رہتی ہی مجھے
رات دن اسکی قسمت مین جدائی یار کے
وقت ساقی مین ایسا ہو گیا ہون ناتوان
چھوڑ کر اپنی تعلی کر تو اے صنع اختیار
غیر کو جتنا نچھوڑون مرتی ہی بیقرار
کیون نظر مین ہون نہ تیر نازکی مچھلیان
وہ بلا بالا ہی تیری کان کا اے نخل حسن
اشک حسرت داغ فرقت نالہ گرم آہ سرد
مثل خورشید شفق محبوب تیر عشق مین
وصل پر ای طائر دل جان کیا دیتا ہی تو
کی محرم مین سیہ پوشی جو تونی اے صنم
ابرو خمدار مین تیرے اگر تیغ قضا
چشم تر سی لخت دل نکلی تو بولا اسکے یار

ہی یقین ہو جائے روشن کر نہ شب تاب سے
حلقۂ زنجیر بہتر حلقۂ احباب سے
مین نہ بیدار ہی واقف ہون نہ محرم خواب سے
مرغ دل کو کسطرح تشبیہ دون سرخاب سے
قطرۂ می میری حق مین کم نہین سیلاب سے
رتبہ مسجد کی مناری کا ہی کم محراب سے
جسطرح کشتہ ہون اکثر کشتۂ سیماب سے
دیدۂ گریان ہماری کم نہین تالاب سے
مچھلیان ہی جو سلین بازہ اس گرداب سے
لیجائے اسباب ہم یہ عالم اسباب سے
روز منہہ دہوتی ہین اونکا صبح ہو نہ آب سے
ہی جدائی مین جو لذت پوچھ لی سرخاب سے
تیری ابرو مین مشابہ کعبہ کی محراب سے
چین ابرو کم نہین تیغ قضا کی تاب سے
مچھلیان نکلی جاتی ہین تالاب سے

پھرتی ہی شکل اوسکی آنکھون مین نکل سکتی نہین
ہی بجا تشبیہ دون ناسخ اگر گرداب سے

دیوان دوم

ناتواں ہی سر ہوں کیا بار آہن چاہیے
فاختہ کا طوق مجکو بہر گردن چاہیے

ہی سہارنگ اسمین لگیا سوہنکا رنگ
تیری بازو پر صنم ہیرکی جوشن چاہیے

بچ رہا ہی تیل جو بالون سی وپڑا لو ہمین
ای صنم بہر چراغ زیست روغن چاہیے

جان بلب سنکر مجہی آیا سیہ خانہ مین یار
اور کوئی دم چراغ زیست روشن چاہیے

بعد مدت وصل شہد و موم مین ہوتا ہی بہر
اوسکی بوسہ لینکی لیی اب موم روغن چاہیے

اوس سہی قد پر ہوا اسیری طرح سودا اوسی
گردن قمری مین ہی اب طوق آہن چاہیے

اوس بکا تیل ملوانا بدن پہ ہی بجا
ہی چراغ خانہ حسن اوسکو روغن چاہیے

خوشنس سودا ہی تیری عشق مین وشہسوار
چاہی طوق اپنی گلی مین نعل توسن چاہیے

آدمی ہون آہنون پوشاک سی وقف ہمین
ورنہ اب کوہ و بیابان تک ہی گرچا ہیے

تپ ہو جام زندگی بی یار بزم عیش مین
چاہی اب مجکو ساقی آب آہن چاہیے

کشت سبز چرخ سی جب دانہ خال صنم
خوشہ پروین نہ مجکو سہ کا خرمن چاہیے

مین تو عریان نشت دہشت کو گریبانکی طلب
ہی زبان خار صحرا سی کہ دامن چاہیے

سیم و زر کی کسکی ہی ہا بی طمع ای آسمان
ہم ہین سودائی ہمین تہوڑا سا آہن چاہیے

کون ہی بیری سوا پابند جو گہر کا ہمین
جسم تو کیا روح کو بہی خانہ تن چاہیے

ہون وہ جی کشتہ جسے بنا تیلا تو مینی عوض کے
کاسہ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے

استقامت سمائی اسید جہل ارکی
جوہر زن کی تیغ و خنجر کو بہی جوشن چاہیے

ہی زبان تیری سی آلودہ تو تشبیہ کو
منہہ مین غنچہ کی ہی کوئی برگ سوسن چاہیے

حسرت ہی لگی تری بام وصال کے
کوتاہ ہی کمند ہمارے خیال کے

جہڑ ملک حسن کسہا ہی خال کے
وحشت ہی کیوں صنم تجہی عین الجمال کے

محکم جو چاند اور وراثی وہ شام کو
پہر آسمان پہ قد ہی ہلال کے

دیوان میم

[illegible]

مدت سے آرزو ہے دکھا دے کبھی جمال	او بت تجھے قسم ہے خدا کی جلال کی
ابرو کی مجھکو چاہ رہے ہے نہ خال کی	الفت ہے جیسے دلمیں ہلال و بلال کی
افسوں ہے بولنے میں تو چلنے میں سحر ہے	ہوگی پری بھی کوئی نہ اس بول چال کی
ڈرتا ہوں چشم مست نگاہوں سے اسکے دمیں	مانند چشم شیر ہیں آنکھیں غزال کی

مجھکو لباس فقر سے ہے عار اسلیے
ناسخ نہ تانی کہیں صورت سوال کی

چھوڑ کر ہمکو جو اپنے گھر سے وہ اندر چلے	یہ مری حالت کہ بس ہم آپسے باہر چلے
بعد مردن دوست جب ہمکو لحد میں لے چلے	پیچھے پیچھے ہم بھی سوئے کوچہ دلبر چلے
سمجھے سب آئی قیامت سیر کرنے جب بہار	کوئی جاتا نہیں یہ مجھ دیوانے پر پتھر چلے
دور کی تسبیح میں جب ملا جام شراب	آفتاب اے میکشو آیا تو بس اٹھ کر چلے
ساغر امید خالی رہ گیا تو رہ گیا	ساقیا ہم اپنا جام زندگانی بھر چلے
مرحمت سے کی نظر قاتل نے جو غصہ کے بعد	زخم جتنے تھے ہمارے خود بخود سب بھر چلے
ہمصفیرو دیکھنا قسمت چلی الٹی ہوا	اوڑکے گلشن کو جو بعد از قفس اپنے پر چلے
بام پر گردوں سے چلا تحت الثری کو آفتاب	اوٹھکے تہ خانہ سے جب وہ اپنے کوٹھے پر چلے
لگ گئی ہماری فرقت میں بستر سے پیٹھ	اوٹھکے چلوں بالفرض میں تو ساتھ ہی بستر چلے
رہ گیا کیا دیکھکر حسرت سے اے صیاد میں	اوڑکے گلشن کو مرے کتنے ہی ہمسر پر چلے
کب کسیکی قتل کو لگی تری تیغ نگاہ	ایک جنبش میں ہی اگر پلکوں کی سو خنجر چلے

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

یاد آیا مجھے کیا مصرع گرم اے ناسخ
نفس سرد بھروں تو بھی نہو دل خالی

کس طرح نالوں سے ہو مشکل جرس دل خالی
اپنی لیلی کا نظر آئے جو محمل خالے

جلوہ گر خلوت دل میں ہے مرا یار مدام
کبھی ہوتا نہیں لیلی سے یہ محمل خالے

راہ سوز او ترقی ہی چلی جاتی ہیں
کبھی مجھکو نظر آئی نہ یہ منزل خالے

دل جو نالاں ہے سر زلف میں آزردہ نہو
کبھی ہوتی نہیں نالوں سے سلاسل خالے

جسم میں نور کہاں شمع سر پروانے کا
آشیاں کر گئی لاکھوں ہی عنادل خالے

شغل مے جام میں ہے تو جو پڑی ساقی کا
ہوئی نور سے جام مہ کامل خالے

بھر گئی کیا پری لہو سے تو نہو جیب بجبین
نور بینش سے نہیں دیدہ بسمل خالے

ولہ

نہوئی دیدہ تر اشکوں سے اک پل خالے
کبھی ہوتی نہیں پانی سے یہ بادل خالے

تھوڑی ہی ہو خاک در یار سے نادر موجود
نہ لگائی مری سر پہ کوئی صندل خالے

سرو کو اس قد موزوں سے بھلا کیا نسبت
کہ معانی سے ہے یہ مصرع مہمل خالے

ہو گیا ساغر عمر آہ لبالب ساقی
نہ مجھے کرنی دیا ساغر اول خالے

ایک ہی کہتی ہیں جنکی بصارت ہے درست
نور توحید سے ہیں دیدہ احول خالے

اس خرابہ میں نہیں ہے کوئی رد دل آباد
آج معمور جو ہیں ہونگی وہ گھر کل خالے

چشم و کاکل کی تصور میں جو گذرا اے ناسخ
کر گئی آہو مشکیں وہاں جنگل خالے

اگر جو بلبلوں کو اوڑاتی ہیں باغبان
اوسکی عوض میں باغ سی آواز رنگ ہی

خون ہو گیا جو غم سی دل اپنا تو کچھ ہی ہم
شیشہ میں آج بادۂ یاقوت رنگ ہی

ولہ

ہی بی صفا جو کوئی گرفتار رنگ ہی
خورشید آئینہ ہی شفق مثل زنگ ہی

سر پھوڑتی چلا ہوں میں کعبہ کو زاہدا
خوش جنون میں کیا ہی تمنای سنگ ہی

اوس سرو خوش خرام سی نسبت بجا ہی کیا
گلشن میں جلکی دیکھ تو شمشاد دنگ ہی

ای برہمن جو سجدہ کردن میں تو عجب کیا
اوس بت کی آستان کا کعبہ ہی سنگ ہی

حاضر ہی قتل ہونی کو نالہ بھی مثل درد
گر نام عاشقی تری نزدیک ننگ ہی

دیکھنا تاثیر میری نالۂ جانکاہ کے
سن کے اوس بی رحم نی بی اختیار آہ کی

رہتی ہیں عشق ذقن میں تنگ آنکھوں سی رواں
دیکھنا ہوتی ہیں سوتے آگے کہاں اس چاہ کی

مدتی گذری ہیں ستی طالع نہ کیا جہاں ہوت
آسمان نی گنج قارون پر مری تنخواہ کی

اول و آخر ہی یکسان ہیچ کا کیا اعتبار
ہی حقیقت ایک نظر میں گدا و شاہ کی

پاس کعبہ کی پہنچکر بھول جاتا ہوں میں راہ
جب کشش کرتی ہی الفت اوس بت گمراہ کی

جای عبرت ہی بجا کر یاد ان کل ہی باغبان
تو نی سبزی کبھی دیکھی ہی کس کی گاہ کی

حسن سی بی آب فنا دیکھ کر بس چلنی کی ساتھ
برگ گل میں کب ہی یہ رنگت سرخ برگ کاہ کی

چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نی
گرد اوڑی پایہ جب تیری تجلی گاہ کی

دیوان دوم

[illegible]

مصحف اس ماہ مبارک مین کہان — در و مجکو یار کا مکتوب ہے

حق جمیل اور دوست رکہتا ہی جمال — خوب رو یون سے محبت خوب ہے

ہی گواہ اللہ اور اوسکا رسول — قاصد محبوب بہی محبوب ہے

ہجر مین اک طفل کی رونا مرا — ناصبر لے گریہ یعقوب ہے

کہنچ چلا آخر کو جذب حسن ہے — سچ کہا ناسخ تو اب مجذوب ہے

موت کی ہی راہ مین کیا پہیر ہے — مثل قاصد آنی مین جو دیر ہے

دیر قاصد کو لگی جو راہ مین — تیری قسمت کا ولا یہ پہیر ہے

جب سی پنہان ہی در رشک ہو ماہ — رات دن زیر فلک اندہیر ہے

اسقدر کہایا تری فرقت مین غم — دل ہمارا زندگی سی سیر ہے

دشت غربت مین ہوا ایسا حقیر — ہی جو روبہ میری حق مین شیر ہے

ہی بجاے حرز جو مکتوب یار — آج یاری دیو فرقت زیر ہے

ولہ

مثل جنت دور سیرا باغ ہے — رشک دوزخ سینہ پر داغ ہے

ہجر مین کیا ہی پیون مین ساقیا — جام ہی شیشہ کا استفراغ ہے

ہی بداغ اوس آستانسی تیری دور — کب یہ سجدی کا جبین پر داغ ہے

کیا پریشان غل سی کرتا ہی دماغ — کچہ خبر قاصد کی ہی ای زاغ ہے

دیوان دوم

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

رو رہا ہون کیا الہ آباد مین — دائرہ جو ہی یہان گرداب ہے
دیکھون اوسکا خندہ دندان نما — جست و جو ہی گوہر نایاب ہے
قاصدا پڑہی اوٹھالی جیب کی — یہ جواب نامہ احباب ہے

ولہ

یان ہنسی لب پہ ہی دل مین درد ہی — راز رکھتا ہی نہان جو مرد ہے
فصل گل ہی کیون نہ ہو ہمبر بہار — سرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہے
بی ہوا سرگشتہ ہی مثل غبار — سامنی اوسکی بگولہ گرد ہے
اسقدر نامو نگی لکہنی مین ہون صرف — ہاتہ مین ہر دم قلم ہی فرد ہے
قاصد محبوب کی آمد نہین + — اسلیے سرشعر مین آورد ہے
بوی گل لائی نہین ہرگز دم نسیم — اوسکی بازیگاہ کی یہ گرد ہے

نامہ محبوب جو لائی صبا
مجکو ناسخ گنج بادآورد ہے

جستی انکھہ ایسی لڑا ئے ہے — اوس سی اک خلق سی لڑائی ہی
کہوئی جب اپکو ملے محبوب — گم ہے تب یہ بات پائے ہی
دیکھنا ای سحاب دین فر — کیا بگولون نے خاک اوڑائی ہی
پیچلی ہے وطن سی وحشت دور — باری نزدیک موت آئی ہی
آج بہولا سخن جو راہ دہن + — دل کو کیا بات یاد آئے سی

دیوان دوم

دیوان دوم

خط نکلتا ہی کہاں خط شعاع — آپ کا سورج گہن نزدیک ہے
گو را گورا سے نظر پھر آئے گا — یا ہمین اب یا ہمین نزدیک ہے
بام ہی اوس ماہ رو کا کیا ہی دور — اس ہی تو جیسے گہن نزدیک ہے

گرد صو تا شیخ برای فاتحہ
روضہ شاہ زمن نزدیک ہے

کس کو فرقت مین تو آپ مل ہے — پانی پینی مین پان نامل ہے
تیری عاشق ہوی ہین سب معشوق — تہا جو گل آگی اب وہ بلبل ہے
نہین تلوار آپکے خمدار — قلزم عشق کا یہی پل ہے
ہو نہ موقوف قلقل مینا — ورنہ ساقی ابھی مر اقل ہے
دل نالان ہوا مرا جو اسیر — مثل زنجیر زلف مین غل ہے
گل گلزار مین ثبات کہان — پایدار اوسکی نقش کا گل ہے
شب فرقت مین شمع کا کیا ذکر — زندگی کا چراغ بہی گل ہے
کیون ہو مثل شانہ دست دراز — یاد افسون مار کا کل ہے
جانتا ہے وہ خوب میرا حال — نہین جاہل ابے تجاہل ہے
جل گیا تیری رشک سی گلزار — ہی جو گل میری ہاتہ کا گل ہے
ہی پہ کیون بہک گیا اب — محتسب کس کو نشہ مل ہے
خود ہی فصل بہار ہوش ربا — شیدہ بدست ساغر گل ہے

[illegible]

دیکھتی ہی بادۂ گلگون نکہت اوڑ گئی
جان نکہی کی کوئی صورت نظر آتی نہین
ملتی ہی روشن اونکو تیرہ جانو سی غرض
ساقیا کیا ہی نہ شیشہ کی آگی دور مین
جسم کو چھوڑا انہین ہی وطن آیا قریب
ملگیا محبوب سبی جو آپ سی باہر ہوا
صوفی اپنی حال سی ہی منتفع ہوتی نہین
پھوڑ ڈالا ہی سر اپنا تب سی تیری عشق مین
گردن ساقی کی ہی کیسی صفائی میکشو
جستجو ہی مین ہم صحرا الصحرا ہین سراب
پڑ گیا ہی عکس جو ساقی کی حسن سبز کا
آرزو ہی ساغری ہی بس اہی ساقی مجھے
سینہ کوبی ہی ورمین جو کی بولا صنم
جائی خون ہی جسم ساقی مین شراب لعل گون
ہو گئی ہی آگ فرقت مین شراب آتشین
فصل گل مین شامتہ ہی میکشو کا دور دور
دست نگین عہد تیری ساعد سیمین نہین

گل ہی پیدا کی ہی رنگت ساغر بلور کے
لیچلی فردوس کو فرقت مجھی اک حور کے
جسطرح ہی شمع کو حاجت شب دیجور کے
سوجتی ہی لقمہ ہی مین نہایت دور کے
روح نی اپنی بدن سی کی غربت دور کے
ایسی از خود رفتگی کیا ہی غربت دور کے
موم سی کیا روشنی ہو خانہ زنبور کے
یہ مین کی ہاتھی بسر جی نہین سفید ور کے
کیون نہ خم ہو جائی گردن شیشہ بلور کے
کیون نہ مشکل آبلو نہین دانۂ انگور کے
قطرہ می مین ہی نکہت دانۂ انگور کے
کب طلب ہی جام جم کی کاسۂ فغفور کے
کیا خوش آیندہ یہ آواز دل ہی دور کے
آنکھہ ساغر کی ہی گردن شیشۂ بلور کے
ساقیا سر خم مین سوزش ہی عیان تنور کے
سبحہ زاہد کی بنائی دانۂ انگور کے
شعلے ہین یاقوت کی شمعین ہین کافور کے

دیوان دوم

[illegible]

کیون شب روز زمستان مین بہت ہی نہ یاد
ہی وہ راز اوس مہروش کی زلف کوتاہ ہی

ماہ کنعان ہی وہ طفل اور کوہین یعقوب سا
سرمہ بینش مجہی وہ گرد بازی گاہ ہی

شاہ کہتی ہین اوسی جس سی گدا پاین مراد
نام کو دنیا مین یون تو جو گدا ہی شاہ ہی

ہو گیا مثل شب دیجور بخت اپنا سیاہ
سال بہر گذرا کہ نظرون سی نہان وہ ماہ ہی

وہ صنم کرتا ہی مضمون حیلہ سازی میں رقم
ہاتہ مین جا ہی قلم گویا دم روباہ ہی

ناصحا چاک جگر سلوانی کی فرصت کہان
رشتہ اپنی زندگانی کا بہت کوتاہ ہی

کیا تنزل مین ترقی ہو گئی ناسخ مجہے
گر نہین دربار تو اللہ کی درگاہ ہے

دیوان دوم

غم نہین گر سر سیاہی ہو خدا کی سامنی
سرخ رو ہون اوس بت نا آشنا کی سامنے

ہون تصور مین کسیکے یا دیا کی سامنی
ہی چراغ زندگی میرا ہوا کی سامنے

داغ ہی طاؤس لوس گلگون قبا کی سامنی
سانپ ہی سی کم زلف دوتا کی سامنے

سجدہ ہی کرتا ہون بت نا آشنا کی سامنی
بندہ ہین کیا جبر مین کہدون خدا کی سامنے

مین نفر یادی بتونکا ہون خدا کی سامنے
آشنا کا کیا گلا نا آشنا کی سامنے

جسم تجھو بٹار وح سی دل سی تجھو ٹا وہ صنم
بت بغل مین لیکی پہین ہم خدا کی سامنے

زلف ہو یا خال ہو یا چشم ہو یا ہو مژہ
ہای ہو جاتا ہون ہر کالی بلا کی سامنے

بوسہ کا سائل ہون کیون مجکو ہی دردوس
قدر کیا محتاج کی حاجت روا کی سامنے

مجہی کہلی ہیں یہ قیبون کو اگر پیغام موت
کیا مزہ بوسہ بیٹہ کام ہی پیک قضا کی سامنے

[illegible]

تھو لیسی کانٹی بیابان میں چبہا دی مجنون
الفتا پردی جانا نہیں ہوا اسود ابھی

ابرو ورخسار جانان دیکہکر حیران ہون
ہی برابر رات دن جن جا ہی خط استوا

ہی نگہبانی کو کافی بس گداو نکی دعا

میری پای حول آلود کو بستر چاہیے
میری سرکی واسطی کعبہ کا پتھر چاہیے

ماہ نجی چاہیے خورشید اوپر چاہیے
مانگ سی قدموں تلک سوی عنبر چاہیے
اور اب دربان کیا شاہوںکی در پر چاہیے

بہیج ناسخ لکھکی یہ اشعار سوی لکھنو
طائر معنی کو اب کاغذ کا شہپر چاہیے

خود فروشی کی لیی آپ جو بازار سے چلے
کر کی جشمک جو جہان سی تو ای یار سے چلے
ہم ہوی قتل جو تم نازسی ای یار سے چلے
نامہ آیا ہی تو بالفرض پڑہیگا اب کون
قلزم اشک جو ہی گر وہیان ذوقت مین
جیب مری یوسف ثانی کی سواری نکلی
میری تصویر اگر پیر مغان چپکا دے
تیر مہری ابہی ہی خانہ مگر تشنہ مے
ہو گیا کوکب اقبال مرا مثل زغال
نہیں جلتا مری کہنی پہ مرا سر و روان

نقد جان لی کی ہزاروں ہی خریدار سے چلے
ساتھ ہی تھامی عصا نرگس بیمار سے چلے
ہو قیامت اگر اس چال سی تلوار سے چلے
ہای ای منتظری دیدۂ بیدار سے چلے
اپنی ویرانہ سی جس سمت چلی یار سے چلے
ساتھ سودا زدہ سب مردم بازار سے چلے
ساتھ ہستی کی ہی خانہ کی دیوار سے چلے
اپنی سنہ کہولی ہوی صورت سوفار سے چلے
کیون نہ سلگا ئی کو اب آہ شرربار سے چلے
ایک وہ تھی جو کیا حکم تو اشجار سے چلے

دیوان دوم

نامہ جو مجکو بھیجا سو شہپر پری ہے
لکھتا ہون وصف مژگان ترکش بجا قلمدان
نوک قلم ہی پیکان تا ہی قلم مری ہے
مرجی بجگر قلم ہون ازبسکہ ہون پڑا سا
خط لیکجا ای اوس کا قاصد بڑا اجری ہے
پیتا ہون ساغری ساقی جو مین پیا سا
صد چاک اس لیے ہی زلدکی ساغری ہے

[illegible]

کب قابل علاج محبت کا داغ ہے
دل خانۂ خدا ہی یہ اوسمین چراغ ہے

ٹھنڈی ہوا ہی سیر لب جوی باغ ہی
اک گل سی ہمکنار ہین بلبل باغ باغ ہی

ہم رند بادہ خوار ہین کوئی گدا نہین
کیون ساقی اپنی ہاتہ مین خالی ایاغ ہی

ہین برگ لالہ شعلی جو اوٹہتی ہین متصل
داغ سیاہ ہجر مین لالہ کا داغ ہی

ایسی کسیکے بخت نہ واژون ہین ساقیا
خالی حباب سیکی طرح یان ایاغ ہی

عطر اوسکی وسطی گل جنت کا چاہیے
عطار سی کہو کہ وہ عالی دماغ ہی

ہی مرغ نامہ بر کا اسی شاید انتظار
ناسخ جو آج گوش بر آواز زاغ ہے

وہ مجنون ہون کہ ہر عالم مین لیلے میری شامل ہی
دل نالان جرس ہی سینۂ بی کینہ محمل ہی

شہوں کا ذکر اپنا دفتر دیوان محشر مین
ہمارا نامۂ اعمال باطل فرد باطل ہی

دم فکر سخن کیونکر نہ ہو جاوے قسم خامہ
دوات اپنی قلمدان مین بجای چاہ بابل ہی

کہچا جاتا ہی عالم ہر طرف سے تیری جانب کو
بجای مرکز عالم تری رخسار کا تل ہی

مری محبوب ساتی عشق ہی کوئی نہین ساحلی
وہ بحر حسن ایسا ہی کہ عالم اوسکا ساحل ہی

ازل سی جانتی ہین ہم نہین مہر و وفا ہرگز
جہان مین آزمائش خلق کی تحصیل حاصل ہی

دلیل عقل ہی وارستگی بند علایق سے
کہ سودائی جہان مین قابل طوق و سلاسل ہی

کیا ہی مضطرب لیلی کو ایسا جذب مجنون نے
کہ نالان وحشت مین جرس کی طرح محمل ہی

ہماری زندگانی ہی فقط شوق شہادت سے
دم اپنی جسم مین گویا دم شمشیر قاتل ہی

دیوان دوم

ہی تصور میں ہمیشہ سبزۂ خط اوس طفل کا
اپنی نظروں میں بہار سبزۂ نارستہ ہی

کوشش اخفا عبث ہی فاش ہوگا خلق میں
راز دل ناسخ ترا آبشینہ اشکستہ ہی

کو نسی تجلی ہوس سینہ دل مایوس کی
جلتی جلتی دشت غربت میں تیلو دکہاتی حال
نشۂ ہستی ہی ساقی بادۂ عشرت کہاں
ہیں ٹہ الاتو فی ساد کی باغ کو آرشک گل
سوچ ای منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا
جنت کو ہی صنم سی مرغ دل نکلا جو ہا
وصل کی دن مکی یوں چہوٹا ہوں تیر غم سی میں
ادمو ذن یکیہ لیگا تو مری غیبت اگر
پاپچہ سر کا دی اپنی ساق سیمیں سی صنم

در کنار ایسیاں جان حسرت کنار و بوس کے
ملتی ملتی جو مری حالت کف افسوس کے
ہی سرو گر وغمیں صورت شیشۂ معکوس کے
کیا حنا کو ہی فقط حسرت تری پابوس کے
گو رہی ملتی ہمیں دنیا میں کی کاوس کے
داغہائی یاس سی صورت ہوئی طاؤس کے
عید کو جلیسی ہائی ہو کسی محبوس کے
نکلی کی وقت اذن منہہ سی صدا ناقوس کے
یہ نہیں وہ شمع حاجت ہو جسی فانوس کے

التجا ہی بس یہی ناسخ خدا سی رات دن
جلد ہو مجکو زیارت بادشاہ طوس کی

دوست جب سی اک برہمن زادہ ہی
ترک کرواتا ہی عشق سادہ رو
ہاتھ سی پہند اٹہ گیا زنار کا

دل ہمارا کفر پر آمادہ ہے
زاہدی دیں بہی کشا سادہ ہے
قید اب مرغ دل آزادہ ہے

دیوان دوم

[illegible]

مین جو مر جاؤن تو کہنا غیر سے	ضعف ہی عشق لگیا ہی جسد سے

مشتاق بیتا ہون کعبہ مین تو کیا
دل تو ہی ناسخ مقیم دیر ہی

اندنون اپنے جنون کا زور ہے	کوہ و کان سنگ کن کا شور ہے
دشت غربت مین مری ہر سمت کو	جو گیا آیا نظر وہ گور ہے
ہجر کی شب کا جو ہی ایسا طول	صبح ہوتی ہوتی ابھی بہور ہے
اوس بت شیرین ادا کی پور پور	بی تکلف فی شکر کے پور ہے
رات کو چوری چھپی پہونچا جو مین	غل مچایا اوسنی دوڑو چور ہے
مے کشی چھپی چھپٹا اتا ہی زور	ساقیا زاہد ہی کوئی زور ہے
کر رہی ادنا و اعلی پر قیاس	نہر شیرین ہین سمندر شور ہے
کور ہا ہی جلوی تیرے سامنے	چاند شاید الصنم شب کور ہے
رہتی دی میری دل پہ داغ کو	تیری باغ حسن کا یہ مور ہے
ہر قوی کو چرخ کرتا ہی ضعیف	مار بھی اکدن غذای مور ہے

جو نظر اتا ہی ناسخ سے مجھے
ڈہونڈتا ہی جو اوسی وہ کور ہے

دیر کس کا کعبہ مقصود ہے	بت اگر گم ہی خدا موجود ہے
ہی بخیر انجام ای دل غم نکھا	سوز فرقت آتش نمرود ہے

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

ہیں یہ بیتابی کی مضمون کہ کسی تنگ کا ہو — نامہ کی بندش ہی سیمابی کبوتر ہو جاے
ہو رہا ہی ہیچ جو وصف قد جانان ہم زون — بی گمان شجرہ وہیں صاف صنوبر ہو جاے
شب فرقت میں اندھیرا ہی رہا — شمع روشن ہو تو شعلہ وہیں اخگر ہو جاے
بادہ پیما کی صبوحی یہ دعا مانگتے ہیں — محتسب صورت مینا کہیں بی سر ہو جاے
باندھوں اگر میں لب کا مضمون ہیچ بیان — ہی یقین شعر وہیں سانپ کا منتر ہو جاے
کیا ہی قسمت ہیں نقصان تنگ غنچہ — شیشہ ہی مجھی ملجاے تو ساغر ہو جاے
کیا ہی وہ دشمن قاصد ہی کہ دشمن ہی مجھی — نہ کہیں سنگ جبریل و پیمبر ہو جاے
ای پری ضعف ہی ہر چند مگر سایہ کی طرح — پھاندوں دیوار تری بند اگر در ہو جاے
لوح یاقوت ہی آئینہ تری پرتو سے — عکس پڑ جاے تو چاندی بھی ابھی زر ہو جاے
کون منت کری دربان در جانان کی — آنکھ ہم روؤن تو دیوار ابھی در ہو جاے
نہ کبھی شکل تری دیکھی نہ آواز سنے — ای پری غیر کو دکور برابر ہو جاے
پان اکسیر کی بوٹی دہن یار میں ہے — ورق نقرہ لپٹیں ورق زر ہو جاے
آتش می سی نہیں جلتی ہی ساقی ہی بچا — لطف می کا بھی اگر نام سمندر ہو جاے

زیب اور رنگ ہوا ہی نسخہ عادل ناسخ
کیون نہ نو قند کو ذرات برابر ہو جاے

آج بھی خوار و فراق ساقی گلفام ہے — چھوڑ اپنا کاسہ سر بھی بر رنگ جام ہی
بی زر ہی کا غم نہیں جاری ہمارا کام ہے — سامنے آنکھوں کی اک محبوب سیم اندام ہی

[illegible]

سست ہی دل کوئی ہو چشم اسی کہلاتی ہی
پیری آئی آ لگی ہیں ہم کناری گور کے
میں ابھی ہوتا ہوں حاضر جان سے اے جان جان
بی دلی کا غم نہیں کچھ ہمکو ایسا حیدلو
شاعری سے فائدہ ہی کوئی ایسا عمل
کر چکی پانوں کو صحرا میں تو خاروں کی نیاز
اسکے آگی ہیں کفار اپنی یکرنگی میں فرق

جہیں آتا ہی بچار یکو بچار اسکو کیجیے
ابتو ذوق ہمکناری ہی کنار اسکو کیجیے
آپ اگر دلسی بلاتی کا اشارا کیجیے
مانگی جب دلدار پھر کیا دلکو پیار اسکو کیجیے
جسسے گھر میں تخت پہ ہو کی اوتار اسکو کیجیے
کوہ پر سر کو بھی چلکر نذر خار اسکو کیجیے
کیا خدا سی ای ای بتو شکوہ تمہارا کیجیے

آسمان کہتی ہیں ای ناسخ یہ میری یار سے
مہر و مہ کو روز و شب تجھ سی وارا کیجیے

کمال آپکی جلوسی بام روشن ہی
وہ ماہ صبح گیا اور وقت شام آیا
شب فراق گئی روز وصل آپہنچا

برنگ مطلع ماہ تمام روشن ہے
سیاہ صبح ہوئی شکر شام روشن ہی
طلوع صبح ہی عالم تمام روشن ہی

ولہ

خط کی لاتی ہیں اگر پیک صبا نی در کی
جان جنت خانۂ تن سی ہوئی بیگانہ وار
مصحف عارض نہ دیکھا وقت یٰسین آگیا
کاش وہ بت کوئی ٹھوکر میری تربت کو لگائی

ہی غضب آتی ہیں کیوں کب پئے قضا نی در کے
دم پھر آتی ہیں جو اوس نا آشنائی در کے
ہائی کیا تاثیر ہیں میری دعائی در کے
حشر کرتی ہیں قیامت ہی خدائی در کے

[illegible]

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

آوارہ دیوان ہوا وحشت میں ہر پری
جسطرح اڑتی پہرتی ہی خبر بہار کی

آیا ہی وحشت پہ نظر آتا ہین مجھے
آنکھوں میں تیرگی ہی شب انتظار کے

لطف شراب سی ہی خبر یہ مین کیا کرون
برداشت ساقیا نہیں مجکو خمار کے

صحرا نورد کیا تری پچھی ابھی چمن مین
اڑتی پہرےگی خاک بہی مجھ خاکسار کے

ساغر دکھا کی مجکو نہ فرقت مین تو رولا
ساقی یہ گہوڑی ہی کسی بادہ خوار کے

مژگان کو تر کیا نہین رو رو کی یار نی
تلوار میری قتل کو پہر آبدار کے

کیا جل رہی ہین انکہین مری بی جمال دوست
ہی آنسوؤنکی قطرونمین حالت شرار کے

قاصد یہ کہیو غور سی عرضی کو دیکھیے
ملتی ہی شبیہ انکی پازار و نزار کے

یہ شعلہ جسطرح سر شاخ درخت طور
ایسی ہی شان اوس صنم نی سوار کے

تاری نہین نکال دیی وحشت چرخ نی
وحشت ہی اسقدر مری شب ہای تار کے

مین کیا کہ پائی نکہت گل مین ہی اندرون
پڑتی پڑی ہی موج نسیم بہار کے

شرمندہ اپنی جلد روی سی جو ہو گیے
پہر انکھ مجھسی وصل کی شب نی نہ چار کے

تلوار کچھ نہین تری ابرو کی سامنے
یا ورنہ ہو تو کہاون قسم ذوالفقار کے

کرتی ہی ترحم رقیب نہین اپنی تو دل لگے
کچھ فکر ہی مری ہی دل بیقرار کے

ساقی جو چڑھ گیا تو ہوں جام شراب عشق
پر سوجھتی نہین کوئی تدبیر اوتار کے

یہ مضمون زلف سی دہن یار ہی دوات
حالت ہی نوک کلک مین دندان یار کے

اوڑہنی لگی ہی کیون مری زخم کہن مین [illegible]
آئی ہی شاید آج ہوا کوی یار کے

دیوان دوم

[illegible]

سوی خمار چلی جاتی ہین یون ہم بیتاب
اپنی غنچہ کو موافق نہوئی باد حمین
خوب وزشت ایک ہین یہ نیا سی سفر کرتی ہین
مری ہوبہا تو نہ خوش ہوکہ ہی غیرت کا مقام
آپ تو کرتی ہین اعجاز لگا لیتی ہین
پہنچی وہ کو سون یہان اوٹھتی نہین پای قلم

جیسی دایہ کی طرف کودک بی شیر چلی
اپنی دلگیر تری کوچہ مین دلگیر چلے
شمع کی ساتھ ہی اس بزم سی گلگیر چلے
راہ مین تہک کی جوان بیٹھ رہی ہا پیر چلے
آدمی کیا ابہی ساتھ آپ کی تصویر چلے
آگی تقدیر کی ممکن نہین تدبیر چلے

کس طرح اوسکو روانہ کرون ناسخ مکتوب
جای قاصد مری آنسو دم تحریر چلے

ایک خلقت ہی اسیر ایسجان تری جالکی
جسم اگر ہی ناتوان تو جان ہی آپنی چلی
ناتوان ہین اور تو کچہ ہم سی ہو سکتا نہین
شب اپنی تسکین ہوا اوس صفحہ رخ پر قسم
لی چلی وحشت مجنون سی جانب دشت عدم
یار آیا ساتہ غیر تک گلی گلشنا کہان
عشق لیلی مین ہوا ہی قیس کو حاصل کمال
[illegible]

نقش پا حلقہ مین جا دو نہین ہی صورت جالکی
کچہ تو ہو تدبیر اوس قاتل کی استقبال کی
کرتی ہین تعریف کس تری کمر کی بالکی
زلف پیچان کا الم تہا رونشانی خالکی
ہی زیادہ ہر برس ہی وحشت اپنی سالکی
کیا خوشی ہمکو ہوا ہی غرہ شوال کی
ہی تقین بخبری نکلی صدا خلخال کی
تیری پہلو نہین صفائی ہی پہ تیکی گال کی
ہجر مین قسمت الی ہی کیا ہین گہڑیا لکی

ہی نگاہ یار میرے داغ پر — یہ چراغ اب تیر کا آماج ہی

زرد ہی کیا تیری آگی یاسمن — تہا جو ہیرا اندنون تکہراج ہی

کم نہ ای شیرین سمجھ پرویز سے — کوہکن کی سر کو تیشہ تاج ہی

کوئی دیوانہ بہی بی حاجت نہین — دائرہ زنجیر کا محتاج ہی

چل ولا اب یار پر قربان ہون — کہتی ہین سب عید قربان آج ہی

حرف باطل کیونکر ای ناسخ سنون
کان مین یان پنبۂ حلاج ہے

وصل جانان ہی جو مجھکو یاس ہی — ہجر مین جینی سی جی بی آس ہی

گر ہی پنڈی سی مشابہ ہی تو کیا — یاسمن مین کب تری بوباس ہی

ہی ہوی فرقت مین کیا پانی ہون — قطرہ جو ہی ریزۂ الماس ہی

دور ہی وہ لالہ روا یدل تو کیا — داغ حسرت تو ہماری پاس ہی

دشت غربت مین ہی لاغر سب بدن — بس ہماری پاون پر آماس ہی

ہون ملک ای حور تیری عشق مین — بہوک لگتی ہے نہ مجھکو پیاس ہی

عشق تو مدت سی ای ناسخ نہین
مجھکو اپنی بات کا اب پاس ہے

ماہ ہی پر داغ کیا نسبت ہے اوسکی گال سی — ہی زحل منحوس کیا لگتا ہی اوسکی خال سی

اور طائر اوسمین پہنستی ہین تو اسمین ہم — بال کی پہندہ بکو کیا نسبت کمر کی بال سی

دیوان دوم

یار پنہاں ہو گیا نظروں سی چمکی وہ داغ دل
ہو گیا خورشید غایب اب قمر کا وقت ہے

وصل کی شب ای شیشہ سی لالا یا جام کو
بول اوٹھا ساقی مین جاتا ہون گجر کا وقت ہے

شور ہوا ایسا لبا می کا کہ سنتی مین نہ آ می
ساقیا اب نالۂ مرغ سحر کا وقت ہے

ہو گی رخصت اپنی اپنی گہر کو جاؤ ہمدمو
میری گھر میں اوس پری رو کی گذر کا وقت ہے

بجلیان چمکین بہت منہہ بہی توڑیں کوی دم
ای دل نالان جب اب چشم تر کا وقت ہے

رکھی ناسخ مجکو محفوظ اس بلا مین خدا
وقت تیر آہ کی کبہی تہا اب تو نشتر کا وقت ہے

دیوان دوم

آگئی ہے دوست شب ہجر مین ہیہات مجھے
اب کہاں یار سی امید ملاقات مجھی

کبھی نالہ کبھی گریہ کبھی حسرت کبھی غش
کیا ہی او عشق کیا تو نی خوش اوقات مجھی

پھرون ہی بات مری منہہ سی نکل سکتی تہی
یاد آ جاتی ہی تیری جو کوئی بات مجھی

فرقت یار مین انسان ہون میں یا کہ سحاب
ہر برس آکی سلا جاتی ہی برسات مجھی

مین وہ ہون جسنی پلا یا ہی پیالہ سبکو
رند کیونکر نکہین چشمہ خرابات مجھی

ہمہ تن چشم ہی تارون سی لڑائی کی لہر
تیری فرقت مین ہوئی دیو سیاہ رات مجھی

کلمہ گوئی سی تو معذور رکھہ ای زاہد شہر
نفی کی قبل بھلا حاصل اثبات مجھی

کسی نعمت سی مین واقف نہین جز بادہ تلخ
زاہدا اب تو سمجھہ تارک لذات مجھی

جتنی اونا ہی سمجھتا ہون مین اعلا ناسخ
صاف خورشید نظر آتی ہین ذرات مجھی

کوہی جانان وہ کہی یا ہی گل و گلشن چہوڑ دی
نکہت گل ہی صبا کا ملکہ دامن چہوڑ دی

پہنچی جسکی کان تک اوسکو کیا حلقہ بگوش
سحر کیا ہی آہ ہی تیری اثر کی سامنی

وجد مین آیا اگر مین بند مشرب ہی تو کیا
ناچتی ہین صوفی اوس مطرب پسر کی سامنی

کب ہی مجھکو میری دلکی تلملانی کی خبر
قاصد اپہنچا نہین اوس بیخبر کی سامنی

آدمیت مین مجھے چاہئی اسمین نظر یار
کیا بھلا ہی باب جنت تیری در کی سامنی

مردم خون ریز ہین کیا مال عیش اغنیا
قدر لولی کی بھلا ہو خاک زر کی سامنی

پڑہ کی خط اوس بیوفا کی جو نہ کہتا تھا کہا
آنکھہ کر سکتا نہین ہین نامہ بر کی سامنی

پہلی منزل گور ہی لیکن اسمین منزل ہی نہین
کیا ہی دنیا سی سفر میری سفر کی سامنی

ایک نیزہ سی ہی نیچا ہو تو ناسخ غم نہین
آفتاب حشر کیا ہی داغ سر کی سامنی

دیوان دوم

جنون پسند مجھی چھاؤن ہی ببولونکی
عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولونکی

اگرچہ آئی ہی برسات پھول پھولی ہین
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولون کی

امید وصل مین ہم جھولتی ہین سو تھی
وہان تو ہین تیاریان ہین جھولونکی

کہان امید ترقی ہی جلتی جے ہمکو
یہ مشت خاک ہی بس منتظر بگولونکی

جو چشم اہل وطن مین نہ ٹھہری کیا پروا
ہماری خاک سی روشن ہین آنکھین غولونکی

جو آئی وہ تو نہ بھولا سماؤن قبر مین بھی
خبر کری کوئی اوس گل کو میری بھولونکی

نجات ناسخ عاصی ہی کیجیو مولا
تمہین تو متعین بخشو گی سب رسولونکی

برسوں ہوئے سنی نہیں تقریر یار کی
دیکھی نہیں مہینوں سے تحریر یار کی

میں مطلع نہیں شب تار فراق سے
آنکھوں میں چھا رہی ہے جو تنویر یار کی

نازک اگر ہے وہ تو ہوئے ہم بھی ناتوان
کیا رفتہ رفتہ ہو گئی تاثیر یار کی

ہے چشم انتظار میں جائے نگاہ جان
آخر ہمیں کر گئی یہ تاخیر یار کی

مارا ہے بے اجل ہمیں صورت دکھا کے ہائے
تقدیر سے زیادہ ہے تدبیر یار کی

برسوں کے بعد آج جو آیا ہے میرے پاس
حالت ہے خوف غیر سے تغییر یار کی

کعبہ سے کم نہیں ہے ہمارا حریم دل
اس میں بھی ہے کھدی ہوئی تصویر یار کی

ہمسایہ جو تھا کبھی غیر کی قابو میں بس گیا
کیا کیجئے کہ تھی یہی تقدیر یار کی

لاکھوں ہی گوشہ گیر و تنگ پردہ نشین ہے
ہر چند یہ کمان ہے پہ تیر یار کی

مجھ پر جو کچھ ہوا سو مرے دل کے ہاتھ سے
ہے غیر کا قصور نہ تقصیر یار کی

بیڑی بھی خار دار ہے جیسے خار پشت
الفت نہیں جنوں مری زنجیر یار کی

ناسخ ضعیف ہمارے ہے زنجیر آہنی
کافی ہے اوسکی قید کو زنجیر یار کے

پہنچی ہے سلسلہ جذبۂ مجنوں لیلی
تنگ مجنوں نہ چلے جانب ہاموں لیلی

جو زمین شعر کی ہے ایک ہے وادی مجنوں
ہوں وہ مجنوں کہ ہے [illegible] لیلی

حسن و عشق میں ہم [illegible] لیلی
قیس مجنوں ہوں تو کم کیوں ہے [illegible] لیلی

چاند کو دیکھ کے مجنوں یہ کہا کرتا ہے
جلوہ کر ہے سر [illegible] گردوں لیلی

دیوان دوم

پیاپی پوچھتا ہوں اشک ایام جدائی میں
مرا دامن نہیں ہٹتا کبھی اطفال سے جو سی

ٹپک دوں جام جمشید یکونش کا شکار نہ تو
ملی آئینہ اسکندری کیا تیری زانو سی

دکھائی عشق نے صورت میں مجکو صورت معنی
مقابل ہی خدا دیت ہی آئینہ رو سی

اگر دلہنے چھونی کی تجھی تقدیر دیتی ہی
ہماری ہاتھ بند سدا اپنی در و آرزی باز و سی

گیا تھا باغ جی بہلانی کو دم بھر نہ ٹھہرا میں
گلی اوس سرو کی یاد آگئی قمری کی کو کو سی

ملی خسرو کو شیرین تو تھی کھویا جان شیرین کو
تو ہی منت زر فرہاد تیری وہ بازو سی

شری آگی جو نکلی بات منہ سی یہ نہیں ممکن
زبان شمع کو لگتی نہیں محفل میں تالو سی

مری دلکا کسی گل کی تصور میں یہ عالم ہی
کہ جیسی عطر کا شیشہ ہو پر ہو لونگی خوشبو سی

نسیم باغ کو ہی یار آئی میں لگا ر دے
کہ زیرش جسطرح ہوتی ہی اکثر گلکی خوشبو سی

محک سی ہو وہ چندان جسطرح حسن خالص
سنہرا رنگ چہرہ کا چمک اوٹھا ہی گیسو سی

شہادت گو نہ پائی نیم جان تو کر دیا مجکو
امید اتنی نہ او نازک بدن تھی تیری بازو سی

بدن پہ چاندنی جب تک گئی سمجھا بر ص ناسخ
بلا ہیں ہو بہو سب سامان عشرت مجھ مہ رو سی

طمع نہیں مجھی ہرگز کہ سیم و زر ملجا ہی
کسی طرح سی آئی وہ سیم بر ملجا ہی

مری نظر سی جو تیری کبھی نظر ملجا ہی
تو جان جاتی سی دل اس سیم بر ملجا ہی

نکل چلا ہوں کہ اوسکی کہیں خبر ملجا ہی
خدا کرے مجھی رستہ میں نامہ بر ملجا ہی

بلا ہی جان ہی نظر سی اگر نظر ملجا ہی
مگر ہی لطف جو دل سی دل اگر ملجا ہی

دیوان دوم

دیوان دوم

کیا ہی چاک قبا ہین خوش اسلوب
میری وحشت کی دست کاری ہی

نعرہ زن ہی رقیب جا ہی النقیب
میرے محبوب کی سواری ہی

جام سی چشم یار یاد آئے
ہمکو مستی مین ہوشیاری ہی

طپش دل سی ہون مین دشت نورد
حرکت میرے اضطراری ہی

اندنون ہی غضب جنون ناسخ
مجکو غیرون سی چشم یاری ہے

پڑھین شیشی تو جام خالی ہے
گردش آسمان نرالی ہے

منزل ماہ تیرے جلوہ سے
آج دالان کے ہلالی ہے

آسمان پہ نظر جو کی شب ہجر
سمجھے ہم شب کی جالی ہے

سفلون سی پوچھتا ہون غربت مین
کہیں کیسا مزاج عالی ہے

اسقدر ہو گیا ہون زار و زبون
کہ مجھے خوف شیر قالی ہے

نور مہتاب ہی دہوئین کی مثال
ہای کیا آج رات کالی ہے

شعر رنگین مری پڑہی اس سے
لب محبوب مین یہ لالی ہے

جانتا ہون تری نہ آنے سے
میری جان آج جانی والی ہے

پھر دندان یار روتا ہون +
ہر مژہ موتی کے ڈالی ہے

باغ پامال کردیا تو نے
پر نہال ای صنم نہالی ہے

وہ عطا ہو نہ درپے ناسخ
عاشق و رند لاابالی ہے

رات ایک ای ماہ تابان پوچھتا ہی حال کیا
جانتے ہین ذکر کو تیری ہجر مین ہم رات ہی

ابر مین پوشیدہ ہی وہ آفتاب
روزن دیوار ہی بس جلوۂ ذرات ہی

ناسخ اوس بت کی جدائی مین کہان ذکر خدا
رات دن ورد زبان افسوس ہی ہیہات ہی

آب ہی سے ہی وہ گل تر تازہ ہے
نشہ کی سرخی نہین ہی غازہ ہی

یار ہی کا شانۂ دل مین مقیم
چاک سینہ کا جو ہی دروازہ ہی

باغ مین آواز چاک جیب گل
صاف ہم دیوانون پہ آوازہ ہی

سینے کا سینا تو کچھ مشکل نہین
کھینچی کیا حرص بی اندازہ ہی

چہرۂ جانان ہی قرآن مجید
خط جسی کہتی ہین وہ شیرازہ ہی

کیون نہ چلائی جرس لیلے نہین
ساربان ہے قیس ہی جمازہ ہی

مرگیا ہون وادی غربت مین مین
پر وطن کا شوق بی اندازہ ہی

دیکھتا ہون جب در فردوس کو
جانتا ہون اکبری دروازہ ہی

کھینچ رہا ہون مین تو ہی وہ کہ داب
سنیو ای ناسخ یہ مضمون تازہ ہی

ہوتا ہی اندر دیک محبسی کو ہی قائل وری
پاس آ پہنچا ہی رہبر اور منزل دور ہی

سیب جانان سی بلی کسطرح شفتالو مجھی
وہ ذقن ہی مجھسی مثل چاہ بابل دور ہی

صاف اگر ہو کر گلی لگتے تو پیاری لطف تھا
سینہ سی سینہ ملا دل سی ابھی دل دور ہی

دیوان دوم

کیا ہی اوس سیض سا ئکی ہی سنہری نگہت
کر گہن کا ہی ذرا حوصلہ دیکھی کوئے

اوس سہی قد سی عبث ہی طمع بوسہ دلا
کیا ہی اللہ خدا کو بہی تجھو نسی ضد ہی

زر سی وہ خانہ آئینہ کو بھر دیتا ہے
اپنی قاتل کو بس ازمرگ سپر دیتا ہی

سروآزاد جو ہی کب وہ ثمر دیتا ہی
نہ دہن دیتا ہی او نکو نہ کمر دیتا ہی

سائل می کوئی ہوتا ہی اگر اہی ناسخ
ساغر عمر کو گردون دہن بہر دیتا ہی

وہ ہی پاس جسکو دلا چاہتا ہے
خیال اوسکی ہٹون کا سپیدہ ہوا ہی

بتون سی محبت انہین مجکو از خود
ہوا منتقل بی طرح عکس تیرا

کرین بی خطر کیون نہ بندی خطائین
دلا تو ہی چلہ ہی تو ہی ساتہ اچھا

بہرون سی بر آپ کو جانیو تو +
تبو قتل تم تو کیا چاہتے ہو

وہ بگڑا ہوا منہہ بناے نہین اب
جو کہتا ہون اوس سی کہ سن شعر میرے

بنائی ہی پہولون نی جو ر دنی صورت

تڑپتا ہی کیون اور کیا چاہتا ہی
مرا طائر جان اوڑا چاہتا ہے

کہ ہوتا ہی وہ جو خدا چاہتا ہی
اب آئینہ کا گہر جلا چاہتا ہی

خدا باپ مان سی سوا چاہتا ہی
کوئی دم مین قاصد چلا چاہتا ہی

اگر اہی دل اپنا بہلا چاہتا ہے
نجانی خدا کیا کیا چاہتا ہے

مرا کام بگڑا اپنا چاہتا ہے
تو کہتا ہی کیا کچہ سنا چاہتا ہی

وہ گل کیا چمن مین ہنسا چاہتا ہی

دیوان دوم

خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے
فلک مثل مینا ہوا چاہتا ہے
کہ دریا ہوا چاہتا ہے
خدا اوسے کعبہ ہوا چاہتا ہے

جنون ضعف اگر یون ہی نجیر یا ہی | تو زندان ہی صحرا ہوا چاہتا ہے

ولہ

نی عشرت سی کوئی جام جو بہر لیتا ہی | آسمان اوسکا وہین کاسہ سر لیتا ہی
قتل آنکھون کی سیاہی ہی جو کر لیتا ہی | کار شمشیر سپر سی وہ مگر لیتا ہی
غیر کا کچھ نہ چلی گر نہ ہو دشمن اپنا | چوب سی کو شجر ہی سی تبر لیتا ہی
حشر کرتا ہی بپا پچھلی پہر سی شب وصل | دم ہی ہی نہیں کہان مرغ سحر لیتا ہی
مول لیتا ہون کبوتر جو پی نامہ بر | بیچنے والا یہ وبال کتر لیتا ہے
پہر گیا ہی او دہر او لٹا کوئی آتی آتی | سانس او لٹی دل بیتاب ادہر لیتا ہی
غنچہ و گل نظر آتی ہین ہم محفل مین | ہاتہ مین شیشہ اگر وہ گل تر لیتا ہی
ہای جب قبر مین لاشہ ہی اوتر لیتا ہی | تب وہ بیمار محبت کی خبر لیتا ہی

ولہ

دی لی کسیکو قابو جو السان کا چلی | پاون کی بی لی ہاتہ سی آہ خدا چلے
سیر اغبار کو ہی صنم کو اوڑا چلے | یا مرسل الریاح اب ایسی ہوا چلے
وہ مار زلف ہی جو زمین سی جدا چلی | اس طور سی کبہی نہ کوئی اژدہا چلے
پانی سی مستحیل کری بخت واژگون | نامہ ہمارا لیکے جو باد صبا چلے
جب کوئی قافلہ سوی ملک عدم چلا | ہم آگی آگے مثل صدای درا چلے
وحشت عدم کو بہاگون جو زندان سی ایجنون | زنجیر میری ساتہ ہی سنگ صدا چلے

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

[illegible]

پہرا ہین آنکہون بہشت تو نہین مر کی گو ناسخ
ملا نہ چین کہین غیر کو ہی یار سمجہے

رہی ای جان رات بہر بدلے — نظر آئے نہ دے سحر بدلے
کیا مزا ہو اگر جیتے سے — تجکو سنتے نہ دے کچہ بدلے
دو نوز لفون مین یون ہی چہرۂ یار — بیچ مین چاند ادہر ادہر بدلے
بیٹہے دیکہا جو اور ار سے سی — ہنسکے بولا کہ وہ نظر بدلے
آنکہین رو تی نہین یہ غربت مین — ہو گئی میری ہمسفر بدلے
کب مری داغ پر یہ پہاہا ہے — آگئے آفتاب پر بدلے
اشک آتی ہین دود آہ کی ساتہ — مینہہ نہ برسے نہو اگر بدلے
بارش ابر تر کی دیکہے نہین — آگئی ہی جو بار و بر بدلے
بدلی گیسو ن کی مین کفن ہنیون — تو نے پوشاک سیم بر بدلے
میری مژگان تر کی آگی سے — اوڑ گئی آکی بستر بدلے

کبہی کر لیکے نامہ ناسخ
رہے گی یون ہی نامہ بر بدلی

جو ہی ہی رات دن جاری کتابی ندی کی — رند ہون کرتا ہون تنہا ری کناری ربگی

ولہ

کسطرح باور خبر مین کوی جانان دور ہی — نکہت گل آ نہین سکتی گلستان دور ہی

[illegible]

[illegible]

ہجر میں تیری لگتی ہی صفیر بلبل / بیضی لوٹی ہین مگر باغمین پیکانون کے
پرتو شمع رخ یار جو دریا میں پڑا / پر پاہی رہین سپہر گیتی پروانون کے
گرنی لگتا ہون میں جیسی مسلسل نالی / یہی یاد آتی ہین مجکو جو تری تالون کے
غم دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا / سنگین مجہسی عوض کیا تری احسانون کے
بارہ کش ایسی ہیں ہم گر کبھی مفلس ہو جائیں / ہون گدا بادہ فروشون ہی کی کاشانون کے

ہجر جانان سبب فکر سخن ہی ناسخ
کیون نہ پیدا درد ہون مضمون مری دیوان کی

ہم سفر وہ ہی جسے جی غش ہی / دشت غربت مقام آتش ہی
دیکھو اعجاز پیر بادہ فروش / ایک جا جمع آب و آتش ہی
آج خلوت میں دل مرا خوش ہے / ساقی سیم ساق مہوش ہی
موہی جسکے تجلی دیکھ کی ہم / مثل موسی وہ سبھی بیہش ہی
زلف میں شانہ کی کشاکش ہی / زیر ارہ دل بلاکش ہی
متصل تیر آہ چلتے ہیں / دل ہمارا انہیں یہ ترکش ہی
بنتی ہی گرد باد خاک اوسکے / اس خرابی میں جو کہ سرکش ہی
آئی فصل بہار آئی ساقی / آدمی کیا کہ بت بھی میکش ہی
دوستی کا سبب ہی جنسیت / میں ہون دیوانہ تو پری وش ہی
بہر ہم داغہای حسرت سی / خانہ دل مرا منقش ہی

دیوان دوم

[illegible]

ولہ

دیوان دوم

گور رستم کو جو دیکھا کھول کر ۔ ایک مشت استخوان بوسیدہ ہی
وای حسرت بعد مر جانے کی بھی ۔ مشتعل داغ دل رنجیدہ ہے
پھول انگارے ہوے کہنی کی ساتھ ۔ قبر میری اسقدر تفتیدہ ہے
اسقدر اے گل تری مکتوب کا ۔ منتظر میرا دل غم دیدہ ہے
دیکھتا ہون باغ مین غنچہ اگر ۔ جانتا ہون نامہ پیچیدہ ہے
دل ہی بہاگا دیو غم کو دیکھکر ۔ اشک مثل کودک ترسیدہ ہے
پہنچی جو چھنواکے چتون یار سے ۔ جو مرا مضمون ہی وہ چیدہ ہے
ہی اگ تاریک فرقت مین جہان ۔ رات دن روشن چراغ دیدہ ہے
وصل کے مضمون ہین جس جس ورق مین ۔ جو ورق ہی وہ بہم چسپیدہ ہے
طبع بہی موزون ہی گر موزون ہی قد ۔ کیا وہ بت نام خدا سنجیدہ ہے
داغ ہی اپنا جسے کہتے ہین گل ۔ بلبل نالان دل شوریدہ ہے
مر گیا پر ایسی غفلت ہی سے مجھے ۔ قبر پر بھی سبزہ خوابیدہ ہے

کیون نہ ہون مرہون احسان یار کا
مجھسے ناسخ خود بخود گرویدہ ہی

آج ہی وحشت فزون ہر روز ہی ۔ لی مبارک ہو دلا نوروز ہے
ہی جو وہ شمع شبستان مجھسی دور ۔ یان چراغ داغ بزم افروز ہے
اوسکے غم تو کرتے ہین کچھ عاشق نہین ۔ مدتون سی ایک بوسہ روز ہے

تیر اغیار رہ جو ہوا ئی کیا بلند	شاید بس شفق کو ہی اسیر چاہیی
رودی اگر نہ یار تو ہنس دے نہ سنگی غیر	اتنی ہماری آہ کو تاثیر چاہیے
ہی کون تیری عشق مین دیوانہ جو نہین	ہر ماہ رو کو زلف کی زنجیر چاہیے
سچ کہہ مصوری تو نہین آتی قاصدا	مکتوب یار کا مع تصویر چاہیے

ولہ

یہ ضعف ہی کہ دب مرون کہسار کی تلی	آئی اون مین جو سایہ دیوار کی تلی
خال سیہ ہی گیسوئی خمدار کے تلی	یا دب رہی ہی مورکوئی مار کی تلی
مین ہی عجب ہون جنس کہ مانند نقش پا	روندتا ہون پای مردم بازار کی تلی
شعلہ ہو شمع کا تہ فانوس جس طرح	داغ جنون ہی یون مری دستار کی تلی
مانند سایہ ضعف نی مجکو کیا سبک	چھوٹی دبی نہ میری تن زار کی تلی
آرام خوش قدونسی کوئی پائی ہی محال	ضر سرو بیٹھتی ہین سب اشجار کی تلی
زلف سیہ مین چہرہ روشن ترا نہین	خورشید ہی حجاب شب تار کی تلی
اعجاز حسن دیکھیو چاند ار ہو گیا	بالش پہ نکا دم مین سر یار کی تلی

نقش جبین ہی ناسخ طاعت گذار کا
نقش قدم نہین قدم یار کے تلی

ایسی مری نشرہ کی ہین یا دل بہری ہوی	پیل مارتی ہین بیکہی ہین جل تھل بہری ہوی
ہم میکدہ مین آئی تو خالی نظر پڑے	رہتی تہی خم شراب کی اول بہری ہوی

دیوان دوم

چاہ ذقن میں طائر دل یون اسیر ہین | ہون جسطرح کنوئین مین کبوتر بہری ہوئے

مانند نافہ حلقہ گیسو مین مشک سے | مثل صدف دہن ہین ہین گہر بہری ہوئے

آتی ہی کوچہ بت شیرین ادا سی آج | دامن ہین ہی نسیم جو شکر بہری ہوئے

کب ہین ہماری سینہ سوزان مین لخت دل | آتش کدہ مین ہین یہ سمندر بہری ہوئے

اوس خط سبز و روی کتابی کی وصف مین
ناسخ ہماری پاس ہین دفتر بہری ہوئی

دل ہوا ہی خون نہ مگر شیشہ ہو دم بہر خالی | اشک آنکہون مین بہری پر نہو ساغر خالی

کبہی ہوتا نہین ابر مژہ تر خالی | کہتی ہین جسکی سی ہو جاتی سمندر خالی

نظر آتا ہی جو ساقی مجہی ساغر خالی | روح سی جسم بہی ہوتا ہی برابر خالی

دست شمشیر کی مانند نہین عیب اگر | رہتی ہین ہاتہ جوان مردونکی اکثر خالی

ہیچ کیون بادہ پرستون ہی تہی دستی کا | بہر بہی جاتی ہین جو ہو جاتی ہین ساغر خالی

گر چہلکتا ہی چہلکنی دی مرا ساغر عمر | جام می دیکہو ساقی نہ ہو دم بہر خالی

نظر آتا ہی نہین اوسکی سوا کچہ مجہکو | کیون نظر آئی نہ بی یار بہر آگہر خالی

عمر جاوید زر و زور سی کب ملتی ہی | آب حیوان سی رہا جام سکندر خالی

آمد آمد ہی تری یار کی اب ای ناسخ
جلد اغیار سی کاشانہ دل کر خالی

رو رو کی داغ گنتی ہین ہم ہجر یار کی | یہ قطرہ ہای اشک ہین دانی شمار کی

دیوان دوم

ڈرتی ڈرتی گر پڑی ہیں ایک دن تیسوے
نوح کی طوفان کا طوفان چڑھا جاتا ہی

دورمی تا ہی قیامت بھی نہ ہو لی دیکھیے
تیغ مینائی جو ٹوٹی اسکو جوڑا جاتا ہی

کیون نہ ہو وہ نوجوان سبزے میں رنگین لباس
پھر گردون تک شفق کا لال جوڑا جاتا ہی

ایک خط لیجاے گا تو جلد وہ پہونچے گا
قاصد اس رخ آب کا اب مجکو جوڑا جاتا ہی

کیا ہمیں خوشی کہ رہتا ہی سگ جانانکو دہیان
شیر بھی کوئی جو آجاے نہ چھوڑا جاتا ہی

پڑھ چکی زاہد نماز میں منہ پہ برستا ہی یہیں
دامن تر اتنا ہی ساقی نچوڑا جاتا ہی

تار کی دیکھو کہ ورزش کرکی اٹھاتی ہی گل
شاخ گل کی اب کلاہی کو مروڑا جاتا ہی

دشت وحشت میں کہاں ہوش و حواس عقل و دین
ایکبون اس قافلہ کا ساتھ چھوڑا جاتا ہی

ہم کہیں کو جاتی ہیں کہتی ہی دنیا کی ہوس
توسن عمر روان کی باگ موڑا جاتا ہی

گر گیا وحشت وہ تیری بیقراری دیکھکر
عشق میں ناسخ بشر کو ضبط تھوڑا جاتا ہی

داغ لیجاتا ہوں تیرے لالہ رخسار سی
پھول لی آتی ہیں گلچیں جس طرح گلزار سی

رہتی ہیں محروم اوس خورشید کی دیدار سی
مثل انجم فایدہ کیا دیدہ بیدار سے

کیا دل افگار کو ہو وصل چشم یار سی
چاہیے بستر جدا بیمار کا بیمار سے

جیتی میدان وفا ابروی خمدار سی
ہو چکی جنگ سخن میں غالب اس تلوار سی

گو در خورشید وہی بند وہ لاغر ہو نہیں
جاوینگا مانند ذرہ روزن دیوار سی

ہی یہ وہ اصاف جسکو جانتی ہیں سب صبا
جل گیا آئینہ عکس آتش رخسار سی

دیوان دوم

ولہ

استقدر نفرت ہی اوسکو میری چہائین تک سی | بہچکی چلتا ہی وہ میری سایۂ دیوار سی
کم نہین اعجاز سی کچہ جذب تیرا ای جنون | خود بخود چلتی ہین پتہر دامن کہسار سی
سر تصدق دل مرا پامال ہو جائی اگر | آرزو ہی جان پہر آ ؤ اوسی رفتار سی
خشک اوس گل کی جدائی سی ہوا ہون مثل خار | بلبلین کہو دین گی میری قبر کو منقار سی
تیر بی القو نکو بہی دیگا دو ہی ظالم سنان | کہینچتا ہی ای پری جو پوست جسم زار سی

چہوڑ کیا ناسخ ہین دزدان معانی کو کہون
پہول لی جاتی ہین گل چین گلشن اشعار سی

دیوان مومن

رہ دی ناصح اپنی منہہ پر رکہہ کی داماں تو سہی | اب کی پان پاہی نہ اک تار گریبان تو سہی
دیتی ہین زاہد دہر کی مجکو مومن جانکر | پیچ ڈالون جنجون کی ہاتہ ایمان تو سہی
عندلیبو نکو جلاتا ہی بہت ای باغبان | آتش گل سی جلی تیرا گلستان تو سہی
دیکہتا ہون دور سی اسپر خفا ہوتا ہی تو | چوم لون ایکدن تری رخسار تابان تو سہی
پہر نظر کرنی لگین مژگان جانان کیطرف | پار آنکہون سی کرون خار مغیلان تو سہی
دشت غربت مین وطن کی یاد آتی ہین چراغ | کور کر دون دیدۂ غول بیابان تو سہی
ای پری پیکر ستم سی تو نہین آتا ہی باز | تیری ہین نالش کرون پیش سلیمان تو سہی
جب نہ شب پر دیکہین چہپ جاتا ہی مجکو دیکہکر | چشم سی دیکہہ لون مین تجکو عریان تو سہی
تیرگی دیکہو بہت اب آفتاب داغ سی | صبح کر دون تجکو ای شام غریبان تو سہی
رہن کروا کر ترا عمامہ دلوا دون شراب | زاہدا تجکو کرون مرہون احسان تو سہی

ردی جب فرقت مین کتنی بار پائے چڑہ گیا
کیا کرون قاصد علاج اپنی دل ناکام کا
دیدہ و دل مین الفت سی ہی جدائی جسطرح
کاکل پیچان سی نکلا پہنس کر ہاتہون پہ دل
صبح تک ہر شب فراق یار مین جلتا ہی دل
جوش مستی منہہ پہ گلرنگ کردی گا ہی
خفتگان خاک کا آیا شب فرقت مین دہیان

کیون گذر جای نہ سیل اشک اپنی بام سے
کام چشم و گوش کو ہی نامہ و پیغام سی
شیشہ می دور رہتا ہی ہماری جام سی
آگیا کنج قفس مین مثل بلبل دام سی
روز ہوتا ہی چراغ داغ روشن شام سی
کونسا غازہ ہی بہتر بادۂ گلفام سی
پاؤن پہیلائی ہوی سوتی ہین کیا آرام سی

ولہ

دل بر مین ہی جسم مین نہ جی ہے
آخر شب وصل ہو گئے ہاے
کی پینے جو غم سی سینہ کوبی
قد ہی اونچا ہے رست اوسکا
کیا آمد محتسب ہی ساقی
ہی تو ہی غنی ہر ایک محتاج
ای روز فراق نیم جان ہوں
ہوا ہا ہو ہمارے داغ دل پر
ناسخ یہ فصاحت و بلاغت

کچہ میری خبر تمہین بہی جی ہی
رخصت کا تمکو قصد ابہی ہی
نوبت یہ صبح کی بجی ہی
رفتار مین جسقدر سبکی ہی
سندیل جو شیشہ نے سجی ہے
جوبن ہے تری آگی ملتجی ہی
تیری ابہی دوپہر ہجی ہی
ٹوپی جو تمہاری کلکجی ہی
گویا سلمان ساوجی ہی

دیوان دوم

عشق ابرو میں وہاں اشک جگرگوں کیجیے
چشمۂ خنجر سے جاری قلزم خوں کیجیے

دل کو سیپارہ میں اشک جگرگوں کیجیے
گوہر نایاب کو اک قطرۂ خوں کیجیے

فرقت محبوب میں کرتی ہے شب بیداریاں
بادہ خواری سے مہ چینی کا شغل افیوں کیجیے

بند کر کھیے کسی حکمت سے خم میں مثل شیشہ
جی میں آتا ہے کہ وعظ کو افلاطوں کیجیے

لی چلی تحت الثریٰ کو پستی ہمت اگر
اپنی قبضے میں ابھی اب گنج قاروں کیجیے

چھپکی چھپکی روئی تا کھل نجائے راز عشق
ہر شرارہ آہ کو بھی قطرۂ خوں کیجیے

اژدہائی کاکل پیچاں کی مضموں باندھیے
آج پیدا نظم میں تاثیر افسوں کیجیے

کیا سیہ ہے ہجر میں تار شعاع آفتاب
کیوں نہ اب دل بہر خیال زلف شبگوں کیجیے

ہجر ساقی میں دو کہتا ہے فلک کو شفق
رو ئیے ایسا کہ اس شیشہ کو پر خوں کیجیے

ہو اگر ساقی خرابات جہاں میں ست رہیں
بادۂ گلگوں سے پر مینائے گردوں کیجیے

بھاگی جاتی ہے شب وصل اشک خوں سے سیاہی
آج اس شب دیز کو جی میں ہے گلگوں کیجیے

خانۂ دل کا دہن دروازہ ہے سو بند ہے
اور کیا تدبیر اے دزداں مضموں کیجیے

اوڑ کی پہنچیں طائر مضموں مثال فاختہ
سرو قامت پہ اگر اشعار موزوں کیجیے

دلسی لب تک شعر اے ناسخ نہ آئی دیجیے
گوہر مضموں کو مثل در مکنوں کیجیے

دھوپ سے بہتر ہے شب فرقت کی بدتر چاندنی
صاعقے کی طرح سے پڑتی ہے مجھ پر چاندنی

خوب روشن اے شب غم ہے مکدر چاندنی
بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی

دیوان دوم

[illegible]

جسم اپنا خشک فرقت مین اگر ہیچی
جی مین کبھی ہو جای اوس سرو قامت سی فقیر
ہو فنا ہین کو دکان سنگ زن کو چھوڑ کے
اپنی دلسی کبھی الفت اوسی قد کی عوض
اور چلین صحرای وحشت سی بلا یا ہی ہمین
اور شاعر سرو کی تشبیہ دیتی ہین تو دین
لعل خندان سے ذرا دانت اپنی چمکا دیجی
جلوہ خورشید سے تیری اگر چمکی تو کیا
شہر مین کیا کام ہی ایام گردش اپکو
دفتر عالم بجای گنجفہ سے آپکو

چشم تر کو بھی مثال درج گوہر کیجیے
بس کسی آزاد کی تکیہ مین بستر کیجیے
وادی وحشت کو چلئی دلکو پتھر کیجیے
چھوڑ کر اب سرو کو عشق صنوبر کیجیے
پھر یہ واز اب خط جانان کو مشتہر کیجیے
کیا درختونکو تری قد کی برابر کیجیے
درج مروارید کو اب دیدہ تر کیجیے
آپ اپنی سر تو ہی سی ریزہ کا زر کیجیے
گردبادون کیطرح صحرا مین چکر کیجیے
کیجیے ترتیب دم مین دم مین ابتر کیجیے

ولہ

میخانہ ہجر یار مین مجھکو جحیم ہی
ہی اوس جہان مین بھی زر و سیم کا رواج
کیا دوڑتا ہی بی خطر افعی زلف پر
سیر چمن کو تو نہین جاتا تو رنگ گل
غیرونکو تونی تیر نگہ کا ہدف کیا
مجھ تیرہ بخت کی جو اوڑی خاک بعد مرگ

ساقی مجھی دو آتشہ ماہ جحیم ہی
گر آفتاب زر ہی تو مہتاب سیم ہی
گویا ہمارا ہاتھ عصای کلیم ہے
اوڑکر غبار گیسوی موج نسیم ہی
سوفار کیطرح سی مرا دل دو نیم ہے
سب جانتی ہین دوش ہوا پر گلیم ہے

دیوان دوم

[illegible]

ولہ

[illegible]

منہہ نہ دیکہون سپہر ظالم کا ۔۔ پیچ مین روک دی ردا بدلے

اثر دست یار سے برسون ۔۔ تیری رنگت نہ ای حنا بدلے

دہوپ کی بیکسی مین لطف نہین ۔۔ بہیج دے جلد ای خدا بدلے

رند مےخوار جب پکارتے ہین ۔۔ دور سی دیتی ہے صدا بدلے

ولہ

شب وصل مین بہی ہاتہہ سی تلوار نچہوٹے ۔۔ خوں‌خوار کی عادت جو ہی آیا نچہوٹی

ہی بعد فنا بہی تری ابروسی محبت ۔۔ وہ سو رہو مین کی بہی تلوار نچہوٹی

ہون گاہ ادہر گاہ اودہر آٹہہ پہر مین ۔۔ سایہ کی طرح یار کی دیوار نچہوٹی

طفلی ہی سی ہی شوق تیر آپ آگی مانند ۔۔ گہٹی مری پیری مین بہی زنہار نچہوٹے

نبضین بہی مری چہوٹ گئین منتظر مین ۔۔ منہدی تری پاؤن کی مگر یار نچہوٹی

ولہ

حسن کا اب جای یا عالم رہے ۔۔ تیرے در پر زندگی بہر ہم رہی

کیا ہی پیدا جای یا عالم رہے ۔۔ تو ہی جب تک ساتہہ تیری ہم رہی

وصل کیس کا وہ تو سمجہے رات بہر ۔۔ مثل گیسو بی سبب برہم رہی

کیا ہی آنکہین سحر مین جلنے لگین ۔۔ کوئی دم جو میری آنسو تہم رہی

عاشق ساقی ہین ہم کسکے شراب ۔۔ جام اگر محفل سی جای جم رہی

زہد خشک ایسی تر دامن ہین ہم ۔۔ دل اگر صرف نماز اک دم رہی

دیوان دوم

[illegible]

تصور اوسکی کر کی ہوا اپنا نظارہ — نظر آرزو وہ ماہ آئینہ رو ہی
جنون تار تار اب کرون مین گریبان — کرنا صح کو درکار تار رفو ہی
وہی جام دیتا ہی ساقی کہان تو — ترا ہاتھ تو مثل دست سبو ہی
بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سی پی ہم — دلا داغ الفت کی یہ شست و شو ہی
لب جام تر سو ہوئی فکر ساقی — بلا سی اگر خشک ہی آ گلو ہی
عبث خانہ برباد ہو ہرزہ گرد — جو بیٹہا ہی گہر مین وہی کو بکو ہی
جو ہی ہی جہت ہی وہی شش جہت مین — جو یکسو ہی سب سی ہی چار سو ہی
مری زندگی ہی می لعل گون سی — سبب زیست کا جسطرح سی لہو ہی
چھڑک کر مری زخم پر مشک بولا — گل زخم مین واہ کیا رنگ و بو ہی
می ناب سی ہاتہ دہویا جو تمنی — یہی زاہدو کیا تمہارا وضو ہی

تصور جو ہی درد کی طرح ناسخ
جدہر دیکہتا ہون وہی روبرو ہی

قہر ہی دسکو شراب ارغوانی چاہیے — مثل شمشیر اب مری قاتل کو پانی چاہیے
چار باغ تن کو اب زندگانی چاہیے — فصل گل آئی شراب ارغوانی چاہیے
آج اودہر ہی دوپٹہ آسمانی یار نی — ہیری کوبھی بلای آسمانی چاہیے
منزلت اپنی نوای آتش کی سرکانی ہوا — بندہ عاجز ہی خدا کو لن ترانی چاہیے
آنکھہ اوٹھا کر ان گلونکا دیکہنا مشکل ہو — مثل نرگس تجکو ایسی سرگرانی چاہیے

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

نور یا ظلمت جو ہی حکمت سی وہ خالی نہین
شب وہی راتکو بنیا جو دنکو گور ہے

دیکھنی والی ہین کیسکی کاکل پیچان کی ہم
آہ گر بار سیہ جھین قطار مور ہے

پیچ مین ہر کتا نہین زنہار خبر وقعت عدم
توسن عمر روان ہی کسقدر منہ زور ہے

بی سبب مجھسی نہین انکھین چراتا وہ صنم
کچھ نہ کچھ میری طرف سی اوسکی دل مین چور ہے

چشم میرتاری نظر آتی ہین جسپر جھپکی ہوئے
جانتا ہون اوس پری پالکی کی ڈور ہی

محو ایسا ہو رہا ہی جو شکار گور مین
سچ کہہ ای بہرام کچھ تجکو خیال گور ہی

طوطی ہی گفتار مین گانی مین ہی موسیقار
کبک ہی رفتار مین ہی ناچنی مین مور ہی

رات دن تن پروری ناسخ ہی تمہین سپوری
گوشت سارا ایکدن رزق دہان مور ہی

فرقت ساقی مین کیا مینا و ساغر توڑ لے
خشت ہای خم سی اپنا کاسۂ سر توڑ دی

جوش مستی مین بت ہستی سراسر توڑ لے
شیشۂ مے سی برنگ تیشہ پتھر توڑ دی

وصل کی شب ہی نہ ہو فی دیجیی تا ختم صبح
مرغ زرین فلک کی آج شہپر توڑ دی

گرچہ زور دن سے چیتہا ہین لیکن اے جنون
مشکل زلف یار ہی زنجیر کیونکر توڑ دی

ایجنون ٹھانی ہی اپنی شہر سی چلیی اگر
دشت وحشت مین پہنچکر پای رہبر توڑ دی

کوہکن کو بھی نہین معلوم کس سی پوچھیی
ہای یہ کوہ فراق یار کیونکر توڑ دی

انتظار صبح مین مرکی کاٹی یعنی رات
اشتیاق شام مین اجان دن بھر توڑ دی

توڑ ڈالی شیشۂ مے کو جو سنگ حادثہ
شیشۂ گردون کو بھی ساقی برابر توڑ دی

دیوان دوم

سر بسجدہ کیون نہون انسان تصویر دیکھکر
ہین ملا ایک پونچھی والی تری تصویر کی

بیکسی کی نکلی حسرت کیا جوانی مین بہلا
آنسو پی جاتی ہی ہم طفلی مین بدلی شیر کی

ہوچکی جب وصل کی شب پھری یہ حالت ہوگئے
صبح ہی دوڑی گریبانی صبوری چھیر کے

مین وہ طائر ہون لگا ہی میری پر جو تیر گر
جا ہی پیکان آہن پرخانی کی آگی تیر کے

ایکھون سے جیتے جی کی ہین معنی کا کون ہی
مجہ مین جب تک دم رہا نالی رہی زنجیر کے

نقل کی ہی دفتر تقدیر کی دیوان مین
کاتب تقدیر قایل ہین مری تحریر کے

دیکھنا قاتل پہونچی کا کبھی سیر لہو
حلقہ زنجیر ہین جوہر تری شمشیر کے

ربط لگی ہتی ہی تیری نام کی وحشت مین ہی
دانہ تسبیح ہین دانی نہین زنجیر کے

اسقدر روئی ہین معشوق اوسکی یاد مین
حلقہ گیسو ہین حلقی دام ماہی گیر کے

کہیو ناسخ کیطرفسی اوس پری کو قاصدا
کیا کرین تحریر ہم مشتاق ہین تقریر کی

یہ خجل ہو گل خورشید کہ شبنم ہو جای
دیکھی عالم جو ترا اور ہی عالم ہو جاے

سوحیا دل مین ذرا مرتبہ جام شراب
محتسب تب ہو جو ساقی تو ابھی جم ہو جاے

زاہدا چشمہ دریای کرم ہی خم مے
ایک قطرہ ہی ممسک تو وہ حاتم ہو جاے

ہی بہت شہرہ دم تیغ صفاہانی کا
ابروی یار اگر دیکھ لی بیدم ہو جاے

دیکھی افعی گیسو کو جولہر دیتی مثال
چشمہ آب بقا مین اثر سم ہو جاے

باغ گل ہی کیا جون تری چہری کی ضو
گل شبو ہی چمن مین ابھی شبنم ہو جاے

زاہد آجا ہی یہان سجدی کی ہوگی ہی کہین
سیکڑون میخانہ مین حاجت نہین محراب کی

یون تو ہر کوئی ہی یان غوص بحر فکر مین
جستجو مجکو ہی لیکن گوہر نایاب کی

خوب سا دیکہا جو ہمنی صفحۂ خورشید کو
صاف ہی تصویر یہ میری دل بیتاب کی

بیکسی دیکہو کسیسی ہی چشم تر کی
موت تو کیا ہجر مین صورت نہ دیکہی خواب کی

وادی غربت مین ناسخ ہی وطن میری حضور
خودفراموشی مین بہی ہی مجکو یاد احباب کی

قاصد اکہہ دیجیو اتنا ہی اوس گمراہ سی
کیا لکہی پیغام ناسخ کر کی رخصت شہ سے

ناتوانی سی کہان چلنی کی طاقت کیا کرون
جانتا ہون آپ چہپ جاتی ہین جس راہ سی

دہوپ مین جتنا ہی تیزی نہین ایسی مگر
چہرہ میلا ہو گیا ہوگا غبار راہ سی

یون ہی اوس محبوب کو بہی رہتی ہی مجہسی گریز
بہاگتی ہی جسطرح تاثیر میری آہ سی

خون دل طفلی مین بہی مینی پیا ہی جای شیر
عشق ہی اپنا معلم پہلی بسم اللہ سی

ہمسی بہاگا ہی وہ گل دامن پکڑ لینا ذرا
کہتی ہین ہم ناتوان ہر ایک خار راہ سی

فرقت صیاد مین چل صیدگاہ فکر کو
مرغ معنی صید کر ای دل خدنگ آہ سی

بوی گل کو جہاڑ کر دامن سی اوڑی ہی سپہر
کہدیا اوٹہی ہی کیا اوس تنگ بازیگاہ سی

یہ نہین آغاز خط تیری ذقن سی ای صنم
ہالہ نکلا ہی بجای ماہ نخشب چاہ سی

ہو گئی کیون اسقدر میری شب فرقت دراز
عشق ہی مجکو تو اوسکی گیسوی کوتاہ سی

جرم نظارہ پہ گر آنکہین نکالو غم نہین
تم تو کیا ہو مین نہین ڈرتا ہون نادر شاہ سی

دیوان دوم

اہی سینہ تجہی ہی تو گور کی چادر تو کیا		چادر مہتاب کالی ہو گی اپنی خاک سی

ابر جیب اوٹہتا ہی ای ناسخ خیال برق مین
آگ برساتا ہون اپنی دیدۂ نمناک سے

پرتو افگن جو تیری زلف معنبر ہو جای	پہر گلزار و نہین اور نظر و نہین اژدر ہو جای
منقلب بحر مین ماہیت اشیا یہ ہوئے	کہ اگر ہاتہ مین لون پہول تو اخگر ہو جای
چشم ساقی کا اگر دل مین تصور باندہون	سب لہو میری بدن مین می احمر ہو جای
سر پہ داغ پہ رکہدی وہ پری گر پہا ہا	ای جنون مجکو سلیمان کا افسر ہو جای
گر مری آہ کی وہ ماہ رسائی دیکہے	ہر شرر جاکی فلک پر ابہی اختر ہو جای
گل جو قمقمین ہوی دیدہ خون آلودہ	سنبرۂ تر ہی نکیونکہ مژہ تر ہو جای
ماہ کنعان تجہی اپناہ جو عریان دیکہے	پیرہن چاک کری جامہ سی باہر ہو جای
ساقیا گر تری ہونٹونکا تصور باندہون	طایر ہوش کی پرواز کو شہپر ہو جای
آپکی رستہ رو کی جو مین مضمون لکہون	خود بخود صفحۂ قرطاس کو مسطر ہو جای
فرش سندس ہی جو ملا خلد مین زاہد تو کیا	ہی ہوس کوچۂ محبوب مین بستر ہو جای
اثر سختی ایام سی ساقی ہی یقین	پنبہ پہر سر مینا ابہی پتہر ہو جاے
کرکی دو سرو کو تلوار سی قاتل نی کہا	ابتو شاید مری قامت کی برابر ہو جای

ولہ

تیغ کہتی ہین شعر وصف ابروی خمدار کی	حرف ہی لکہتی ہی جوہر ہو گئی تلوار کی

دیوان دوم

دیوان سوم

کیا کہوں تیغ ابروی قاتل کی آب کی
عکس قمر سی کھلتی ہی بوتل شرابکی

وہ رند بادہ کش ہوں کہ توبہ کیا ہی زاہدا
قاضی نی نذر دی مجھی بوتل شرابکی

بجلی چمکتی ہی زیادہ ستاروں کی
پاپوش میں لگاؤں کرن آفتابکی

دم بھر رہ وطن میں نہ لینا کہیں قرار
قاصد تجھی قسم ہی مری اضطراب کی

وہ اشکبار ہوں کہ مری چشم تر کو آہ
تار نگہ کی بدلی ملی موج آب کے

مدت ہوئی کہ زیست سی مجھکو ملا جواب
لیکن ہی آرزو ابھی خط کی جواب کی

وہ بحر حسن ہی نظر آتا نہیں کبھی
کیا پھوٹ پھوٹ جاتی ہیں آنکھیں حبابکی

ہر چند ہی سوال سی نفرت بہت مجھی
قاصد مگر کمال ہی حسرت جواب کی

حد سی زیادہ تجھ میں نزاکت ہی بحر حسن
آنکھیا کو چاہیی ہی کٹوری حبابکی

سو جائیں ایسی بخت کہ جاگیں نہ پھر کبھی
ہو آرزو اگر مجھی فرقت میں خواب کی

شام سیاہ بحر نہ تا ہو کہیں سفید
خواہش ہی ابروی صنم تو کو خضابکی

ٹوٹا جو جام بادہ تو ہوتا میں رند شاد
سبحہ بنا کی کیوں مری مٹی خرابکی

رہتی ہیں ایسی عاشق و معشوق ایک جا
دنیا سی خاصیت ہی جدا تیری آبکی

بی یار برشگال میں باران اشک ہی
ذرات ہم بھگوتی ہیں کملی سحاب کی

زنجیریں پاؤں میں وطن کی بہار میں
وحشت جنوں میں دیکھیں جو لہریں سرابکی

اوس مست کی دہن کو جو غنچہ سی دوں مثال
آتی لگی گلاب سی بھی بو شرابکی

منہ ہی لکھو دکھا نہیں سکتا ہی شرم سی
اسواسطی ہی پھیکا دہن آفتاب کی

بتکدہ مین میری نالون سی جو دیا ہی تنگ — اوس صنم کی سامنی ناقوس نی فریاد کی
اپنی اپنی بخت یوسف کو زلیخا مول لی — جان شیرین مفت مین جاتی رہی فرہاد کی
نطق عیسی سی زیادہ ہی اثر مین اوسکی بات — کھول دیتا ہی زبان گنگ مادر زاد کی
یار کی ورنہ رقیب آتی ہی مرجاتی شتاب — یا الٰہی موت اوسکو بھی ملی شداد کے

کنج غربت مین ہی مثل خاک ناسخ ہان مگر
خط کوئی آیا کبھی پڑھ کر طبیعت شاد کے

آئی برسات اب ہی آ ساقی گلفام کے — طالب مینا ہی دل مشتاق آنکھین جام کی
یون تو سب ایجان جان کستی ہو ہین کام کی — پر خبر رکھتی نہین تم عاشق ناکام کی
اوس ست یاک چشم کو تسخیر کرنا ہی سمجھے — چلّی مین ہر غذا حاجت ہی اک بادام کی
ہی معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان — رسم کی موقوف اوسنی نامہ و پیغام کی
آسمان پر کیون نہو تجھسی مشابہ آفتاب — کلک قدرت سی کہنچی تصویر اوسکی نام کی
تیری چشم مست سے ہو کیون نہ میری دلکو انس — ساقیا ہر ایک شیشہ کو ہی حاجت جام کی
طائر دلکو فقط ہی کاکل جانان سی عشق — ہوتی ہی کب اور طائر کو محبت دام کی
صبح اب کرتی ہین ہم کس مشغلہ مین دیکھیے — روتی روتی انتظار نامہ بر مین شام کی
منقلم سی پہول نکلین گی بہ رنگ شاخ گل — کہینچین گے تصویر جب ہم عارض گلفام کی
لکھون سر نامہ پر اپنا نام اگر مین قاصدا — خط ہی گم ہو ایسی ہی تاثیر میری نام کی
ہوتی جاتی ہی خط شبرنگ سے ہر جا نمود — روشنی ہی رو جانان مین چراغ شام کی

دیوان دوم

جو دو دن تری لب سے گون کو برگ گل سے مثال
کہیچی شراب گلو سی گلاب کی بدلی

شعاع عارض دلدار کا یہ عالم ہے
کہ آفتاب ہے گویا نقاب کی بدلی

فراق یار مین بجلی نہین چمکتی ہے
غبار لشکر غم ہے سحاب کی بدلی

حصول علم سے کیا ہو جو ہے سو قسمت ہے
مین سرنوشت پڑھون اب کتاب کی بدلی

کیا نکلتی ہے ملتی سی عشق نے یہ ضعیف
کہ مجکو شیب دکھایا شباب کی بدلی

شب وصال یہ کوتاہ ہے کہ بس سر شام
طلوع مہر ہوا ماہتاب کی بدلی

فراق یار مین مانند شبنم نرگس
سرشک ہین مرے آنکھو نہین خواب کی بدلی

کہ اوسکی دیکھتی کی مثل آفتاب ہے تاب
شعاع حسن ہے منہ پہ نقاب کی بدلی

جو آرزو ہے دلا ہاتہ آئے صید مراد
تو چاہیے ہے سکون اضطراب کی بدلی

ضرور ہے یہ شب جان ہے کیا تن آسانی
لبا شراب ہو مرغ کباب کی بدلی

شراب ساقی کوثر سی مست ہون ناسخ
ثواب مجکو ملیگا عذاب کی بدلے

گرم ہوا مین جب سے تیرا رو نظر آیا مجھے
آئینہ جب میں دیکھا تو نظر آیا مجھے

ہو گیا ہے تیری فرقت مین جہان ایسا سیاہ
ماہ نو بھی صورت ابرو نظر آیا مجھے

حلقۂ گیسو سے آنکھ اوسکی نظر آتی نہین
چشم ہین گویا کہ پیدا ہو نظر آیا مجھے

مینے جانا یہ ہے میری طرح فرقت نصیب
آنکھ مین جسکی کوئی آنسو نظر آیا مجھے

جب اوڑہا یا چوٹی مین موباف ڈالا یار نے
سنبلستان مین گل شبو نظر آیا مجھے

دیوان دوم

چمن کی لالہ ٔتی کرتی ہی رو جا تاکی خاک	کب بھلا حسن قبول اسقدر اکسیر مین ہی
کیون نہین حلقہ گیسوی جوانان مین ہو کر پیر	زاہد اقید جو تو سلسلہ پیر مین ہے
محو نظارہ جانان نہین کچہ واقع مجنون	چشم بینا ہی جو حلقہ مری زنجیر مین ہی
کیا ہی شیرین ہی بیان عالم پر بین کلام	ایسی کا ہیکو حلاوت شکر و شیر مین ہی
قتل عالم کو کیا رد کی مری لاش پر	اشک پیکان تمہاری مژہ کی تیر مین ہی
نہین مقراض مین ہرگز مری اغونکی کہر نتا	شعلہ شمع ہی جراح کی گلگیر مین ہی
تم نہین صبح کی شب کا ہی اگر رنگ سیاہ	برق آہ سی داغی یان نالہ شبگیر مین ہے
یا رسول عربی جلد کرو میری مدد	ورنہ آخر یہ غلام اپکی تاخیر مین ہی
گر بری ہی مری قسمت تو بہلی ہو جاوی	دخل کل آپکو تو دفتر تقدیر مین ہی
تن واحد ہیں ہی میری صدای واحد	راندن لشکر اعدا مری تدبیر مین ہی
عفو ہون سر بگنہ عفو ہوی میری گناہ	یہ جھلکتی ہی تیر دعا تو وہ تاثیر مین ہی
لطف مری کا ہی کہ ملی باغ بہشت	اور جیتی کا مزا نسخہ اکسیر مین ہی
تو ہی دی دو لوگو ہی کون بھلا تیری سوا	نہ وہ تقریر مین ہی اور نہ تحریر مین ہی

مطمئن کر دل ناسخ کو خداوندا اب
محو اسوقت یہ دل سی تری تکبیر مین ہی

ساتھ میری آہ کی زنجیر کی آواز کی	راگ سی آواز مل جاتی ہی جیسی ساز کی
جسکو تاکا بچ گیا چھوٹی کی جیسی ملداروسی	تمکو تیر انداز ہی آتی ہی نئی انداز کی

پاؤن تیرا بھر گیا ہی پر میری خاک سی
کشتۂ حسرت ہوئی اکسیر میری خاک سی

ہوں وہ دیوانہ کہ ہوویں گی نہ اگ کوئی تخم
ہونگی پیدا دانۂ زنجیر میری خاک سی

ایک مشت خاک کا بھی ہی شرمندہ ہوں
ہو مرا گھر ای فلک تعمیر میری خاک سی

نقش پای یار ہی آغوش تصور میں لیا
بعد مرنی کی ہوئی تقصیر میری خاک سی

جلتی ہیں جا سیہ ہزاروں شان ہیں دیکھکر
ہو رہی ہی آگ کی تاثیر میری خاک سی

کھینچی ہوا و سی سرو کی اگر تجھکو شبیہ
ہو مصور گرد وہ تصویر میری خاک سی

ای مصور اور رنگوں کی نہیں کچھ احتیاج
خاک ہوں بس کھینچ تصویر میری خاک سی

رہ نہ آئیگا عبث مثل گیاہ خار دار
نکلی ہیں سو دست دامن گیر میری خاک سی

خوب تجھکو دیکھتا تھا میری مرجانی کی بعد
چشم روشن کو ملی تعمیر میری خاک سی

حوریں جنت کی کبھی آتی ہیں دنیا کی حسین
کب ہی بہتر سرمہ تسخیر میری خاک سی

ہی یہ حسرت قبر پر آیا نہ وہ شیریں ادا
کی رواں اشکوں نی جوئی شیر میری خاک سی

مجکو پابوسی کی حسرت خاک پر کہتا ہی پاؤن
کم تری اے دیک ہی توقیر میری خاک سی

آتی آندھی ہی مگر پہنچی نہ کوچی یار تک
ہو گئی گستہ کیا تقدیر میری خاک سی

زور سی اغیار روی اسقدر گل ہو گیے
خاک اب اوڑنی کی تدبیر میری خاک سی

کیوں نہ ای ناسخ ہوں ستارا اتریں پامال خلق
کچھ ازل سے کم نہیں تقدیر میری خاک سے

ضعف سے ناسخ مہجر کہاں اٹھتا ہی
کبھی اٹھتا ہی تو آہو نکا دہواں اٹھتا ہی

دیوان دوم

باغ بہشت اور بھی سرسبز ہو گیا چپ کیون لگی رہی نہ ہلا مجکو را تدن	معصوم جب یہان سی امام حسن گئی کیا کیا جہان سی نہ مری امام سخن گیے

ولہ

آپ ہین دوست تو دشمن کیا ہے بہرش تیغ قضا کے آگے آپ کر دیتی ہین ہر سخت کو نرم آپ کا دام بلا آفت ہے آپ کی برق غضب کے آگے آپ سی ہو جو قوی مور ضعیف	خضر ہمراہ ہی رہزن کیا ہے سرکشو نکی رگ گردن کیا ہے دست داؤد ہین آہن کیا ہے طائر عرش نشیمن کیا ہے مہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے پیل تن کیا ہے تہمتن کیا ہے

بس یہی ورد زبان ہے ناسخ
آپ ہین دوست تو دشمن کیا ہے

یون ہین صورت ہوئی تھی ہجر مین تغییر مجنونکی وہ مجنون ہون کہ میری سامنی ہی دم مجنون اگر معشوق کا ماتم نکرتا نامناسب تھا ہوا لیلی کہا مجنون ہی کہو لی فصد لیلی کی	بجای نامہ لیجا قاصدا تصویر مجنونکی مری زنجیر کی بی صدا زنجیر مجنونکی گران جانی ہی مرنی مین نہتی تاثیر مجنونکی وہ ہی تاثیر لیلی کی یہ ہی تاثیر مجنون کی

ولہ

ہوا وہ سوزان شعلہ ہوا گی دور میری خاک سی	اپنی دامن کو بچیلی طور سے خاک سی

دیوان دوم

کیون نہ رہین بیہوش کر ہم قصر جانانکی تلی
اور بچھونکی ہماری قبر مین حاجت نہین

ہی شب مہتاب فرقت مین تقاضای جنون
انتہای لاغری سی جب نظر آیا نہین

کرچکی ہی تیری رفتار ایک عالم کو خراب
منہ چھپاتی کیون ہی قاتل پاس ہی تیغ نگاہ

کوئی سیدہی بات حسن کی نظر آتی نہین
تنگ اس وحشت کدہ مین ہو نہین اچھوتی جنون

آنسوونسی ہجر مین برسات رکھی سال بھر
آج اس محبوب کی دل کو سنحر کیجیے

مرگیا ہون حسرت نظارۂ ابرو مین مین
محتسب کو ہوگیا آسیب جو توڑا ہی خم

جلد رنگ اہی دیدۂ خونبار اب تا رنگاہ

دیدۂ تر اپنی دریا مین کیا اڑا چاہیی
خانۂ محبوب کا کوہی کو اڑا چاہیی

چادر مہتاب کو بھی آج پھاڑا چاہیی
ہنسکے وہ کہنی لگی بستر کو جھاڑا چاہیی

شہر خاموشان کو بھی جلکر اوجاڑا چاہیی
باغ مین بیٹھی ہین گل تو منہ بگاڑا چاہیی

آپ کی پوشاک کو کپڑا ہی آڑا چاہیی
عرش کی سقف محدب کو لتاڑا چاہیی

ہمکو کرنی چاہیی ہر گونہ جاڑا چاہیے
عرش اعظم پر نشان نالی کا گاڑا چاہیی

عین کعبہ مین مری لاشہ کو گاڑا چاہیی
جو ہوین ہی میکشو جن آج پھاڑا چاہیی

ہی محرم او میں ہی پیکر کو نا اڑا چاہیی

لڑتی ہین پریون سی کشتی پہلوان عشق مین
ہمکو ناسخ راجہ اندر کا اکھاڑا چاہیی

نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہی کی
جدا ہوگی نہ میری پاؤن سی زنجیر لوہی کی

زیادہ سیم و زر سی ہوگئی توقیر لوہی کی
جنون کب ہی یہ مقناطیس مین تاثیر لوہی کی

دیوان دوم

بڑی ضد اندنوں واعظ سی ہی مجہہ رند شرابی کو | پیالی بیکشی کو چاہی خمار سونی کی
خوشی ہی اپنی سر کٹوائیں جو جو عاشق زار | کوئی زردار بنوای اگر تلوار سونی کی
ہوا ہی حسرت زر میں ہوس کیا مست ہو | اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونی کی
زر گل کی تصور میں ہوئی ہی اسقدر نالان | کہ بلبل کی قفس میں ہو گئی منقار سونی کی
حریصونکو ہوئی ہی یہی تعلق زر سی ستا ہی | ہیں اونکی روضونکو ہی گنڈیان درکار سونی کی
اجل کی آتی ہی سونا پڑا ہی خاک میں غافل | بس اکدم میں سہری ہو گئی بیکار سونی کی
نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اوسی زر دی | زیادہ ہو تی ہی لوہی سی ہی دل مار سونی کی

یہ سر یا بہشت یہ رنگت ہی کہان سونی میں ای ناسخ
تن محبوب میں حالت ہی دست افشار سونی کے

جو ہی توفی زنجیر ای بت بی پر چاندی کے | ہوئی وحشت سی کہ سکہ میری بہی زنجیر چاندی کی
سفید ہو گئی تری چاند اور سورج زرد ہی ظالم | یہ ہی اکسیر سونی کی وہ ہی اکسیر چاندی کے
بڑہاپی سی آئی ہو سفید اوسکی سیہ کاکل | جو ہی زنجیر لوہی کی وہ ہو زنجیر چاندی کی
بہت اوس سیم تن کی مدح کی مضمون سوجہی ہیں | مجھی درکار ہیں لوہین پی تحریر چاندی کی
رکابین تک پہنچی ہی تمہاری پای نازک تک | ذرا ای شہسوار و دیکہنا تدبیر چاندی کی
مناسب جب نکو دی رتبہ دیکھا ای بت سیمیں | تو نا چار سی بنوائی تری تصویر چاندی کی
تصور ہو بت سیمیں ہی نکا ہی نمازون میں | ہوا جب کوئی مسجد کرون تعمیر چاندی کی
برابر تیری زیور سیم و زر کی قتل کرتی ہی | جو ہی تاثیر لوہی کی وہ ہی تاثیر چاندی کے

روند ڈالا غرور نے عالم بالا کو آج
چرخ اطلس کو نہیں کچھ فخر پا اندازی

باغ میں آمد ہے اوس گل کی ابھی آیا نہیں
اور چلی گلبرگ پہلی رنگ کی پروازی

زاہد اپنا فائدہ ہے میری سیہ کاری نہیں
علم میں ہیں کتابوں میں مرکب سازی

کھینچتے ہیں جذبہ دل سے ہم ہی اوس محبوب کو
رجعت خورشید مولا کی ہے حق کی اعجازی

کیا رقیب روسیہ ہی چپ ہے ناسخ کی حضور
دب گئی آواز خر کی شیر کی آواز سے

آج کچھ انداز بسمل اضطراب دل میں ہے
قبضہ شمشیر شاید پنجہ قاتل میں ہے

کیا اثر ہی بیہی تیری گل رخسار کا
سب تلون نہیں تل ہی پر عطر اوسکی تل میں ہے

شہ بھی کیا نسبت ہلا شیریں کو اے شیریں ادا
تو دلوں میں ہی نقش نقش شیریں سل میں ہے

کیا فقط طالع لشکر کی عشق کر دیتا ہی پست
چرخ ہی مسکن فرشتوں کا چہ بابل میں ہے

فصل گل کا دیتی ہی مژدہ صبا واقف نہیں
کیا برنگ غنچہ لالہ ہماری دل میں ہے

کم نہیں دریا سے نظروں میں ہمارا سیل اشک
اپنی دامن میں ہی جو دامن ساحل میں ہے

کی ہی یاران عدم کو حال دل کی اطلاع
نامہ اپنا شاہ بال طائر بسمل میں ہے

نہر جاری ہی خم میں ای میکشو خمار ہے
موج زن دریا میں ہی ہر کشتی ساحل میں ہے

ای پری تو نی تو لیلی کو بھی مجنون کر دیا
نغمہ ساز جرس اب پردہ محمل میں ہے

کچھ ہی سمجھیں ای پری ار کچھ ہی مجھ دیوانہ میں
یاں بھی ہی صنع ازلی جو مہ کامل میں ہے

ہو چکا آخر سفر جب آپ سی باہر ہوی
وصل اوس جان جہاں کا پہلی ہی منزل میں ہے

روتی روتی ہین مین عشق مین اور وہ اگر کبھی
پونچھ آنسو جلد اپنی دیدۂ تر کھولدے

ای فلک مین جان دونگا آئی یاد ابروی یار
بس کر ہی ماہ نو کا مجھکو خنجر کھولدی

تیشہ شیرین زبان کچھ اور کرتی ہین کمان
بات کر منہہ سے ہان تنگ شکر کھولدے

چاہتا ہون جبہ دو مین اب آج کی ہوچکا بات
شام سے ہے بند نقاب اے ماہ پیکر کھولدے

باندہی ہین قافیہ سے تہمتین اپنی پیٹ پر
خود غرض کا ہی تقاضا لعل گوہر کھولدے

سب کرین تیری ستایش خودستائی ہی عشق
بند کر منہہ کو وہان کیسۂ زر کھولدے

کیا تماشا ہی کہ رستہ بند ہوتا ہی ابھی
ایکدم بازار مین روی منور کھولدے

جاؤن دنیا سے تیری جانی سے پہلی اے صنم
رہ گیا ہی ہر اک کفن دولی کی چادر کھولدے

وصل کا دن ہو چکا اون کا نہین جاتا حجاب
اے کبوتر باز جوڑی کی کبوتر کھولدے

سنت رضوان کر ہی کیا ناسخ اے باب علوم
باب جنت کو ترنگ باب خیبر کھولدے

دیوان دوم

سب بتین ہین نئی بتین ہین اے یار نئی
روز بیان ریختی کی اوٹھتی ہے دیوار نئی

پھر نئی سر سے ہوا جوش جنون آئی بہار
پھر مری پاؤن کو زنجیرین ہین درکار نئی

ماہ نو کیا ہی بھلا ابروی قاتل کی حضور
کیون فلک ہمکو دکھاتا ہی یہ تلوار نئی

سر برہنہ جو ہین پیر رندی بھڑتا ان سے
کہنہ ہوجائیگی زاہد تری دستار نئی

اوکھاندار مجھے تیرونکی سوفارون سے
دیکھ ہم پھر فغان ملتی ہی منقار نئی

موت آتی ہے جنون غم نہین عریانی کا
ہو گی پوشاک مری واسطی طیار نئی

شور ہی ہر سو میان صید گاہ ممکنات
دشمن شیر خدا جو ہی سگ ناپاک ہی

آج کوئی عندلیبونکی سوا نالان نہین
گلشن عالم مین بس پیراہن گل چاک ہی

مرتضی عرش برین سی آئی بالای زمین
عرش کی سقف محدب پہ دماغ خاک ہی

بیگمان ہی برق خاطف ذوالفقار حیدری
لشکر اعدای دین گویا خس و خاشاک ہی

شاہ مردان سی نہین مخفی کوئی راز جہان
ہین ملک ہر کار ہی انکی طرف لولاک ہی

بادشاہان جہان سب نبی ردیتی ہین اوسی
وہ وزیر بادشاہ کشور لولاک ہی

عالم ارواح سی ناسخ قدم کی ساتھ ہی
روح پاک پادشاہ اولیا کی خاک ہی

تو چاندنے سے سایہ چاندنی ہی
کوسون تک بلکہ روشنی ہی

ہی یاد صف مژہ جو دل مین
گویا بلبل کی چھاؤنی ہی

مارا ابروسے سیکڑون کو
قاتل تلوار کا دہنی ہے

کافر خط استوا بدن کا
تیری سونی کی کر دہنی ہی

عاشق ہین جو سوزن مژہ کے
اپنی چتکین ہی سوزنی ہے

دیکھا جسی ہو گیا وہ عاشق
تیرے انکھون مین موہنی ہے

کیونکر پی جاون دیکھہ ای ضبط
جو اشک ہی ہیری کی کنی ہے

ای ماہ مرے کفن کے لایق
تیرے محفل کی چاندنی ہے

وہ ماہ ہی تو کہ چاندنے سے
تیری گھوڑی کی گرد فنی ہے

دیوان دوم

سیلی کی نظر آگئیں کلیاں گل تر میں — سنسنی میں جو کل دانت تمہاری نکل آئی
دیتا ہی کہاں ساتھ بری وقت میں کوئی — پتھر کو لگی چوٹ شراری نکل آئے

ولہ

وہ چمک ہی تیری ہاتھی میں کہ سونی میں نہیں — جو قصا یا تھا تمامی کا قصا یا ہو گیا

ولہ

کوچہ محبوب کی نزدیک ہم گاڑی گئی — قصر جنت کیوں ہماری واسطی جھاڑی گئی
کیا مناسب ہو گئی ہیں قبر میں یار غذاب — اہل دولت ہی خزانو کی طرح گاڑی گئی
خاک پھیل یا یا نہ ہی کو درختوں کی طرح — زندگی بھر کوی بیابان میں قدم گاڑی گئی
دیکھیان کیچا اور لگتین بی چوبہ گردون بنا — اپنی کیڑی کس قدر جنت میں ہم پھاڑی گئی

ولہ

ہیں حسین اور بھی پر تجھ میں ہی ہر بات نئی — دہج نئی وضع نئی گات نئی بات نئی
خط نورستہ نہ قرآن کو کر دی منسوخ — لوح محفوظ سی اوتری ہی یہ آیات نئی

ولہ

نہ تری گات بری ہی نہ تری بات بری — نظر آئی نہ مجھی تیری کوئی بات بری
گرچہ ایجان نہیں تیری کوئی بات بری — پر مری بات نہ مانی یہی بات بری
چاہی یہ کہ ہو میری یہی بات بر سے — آپ تر چاہتی ہیں میری بھلی بات بری
چوم لوں کیوں نہ بھلا تجھ سی لپٹ کر سردم — واہ کیا منہہ ہی کہ نکلی نہ کبھی بات بری

دیوان دوم

ہو صوف کی جو الفت مسلسل کا کوئی تار
دروازہ دل چاک ہی زنجیر نہیں ہی

ولہ

دیوان دوم

وله

کیا کرین باغ سی آئی جو ہوا کی جہونکی | آرہی ہین یہ ہمین خواب فنا کی جہونکی
خواب راحت کی تصرف سی تو آنکہین گئی ہم | چاہتی ہین اوسی کوچہ کی ہوا کی جہونکی
کوہ تمکین ہی او ٹری پہرتی ہین مثل پر کاہ | چلنی لگتی ہین جہان باد فنا کی جہونکی
ٹہنڈی ٹہنڈی مری سانسین ہین مجہی کافی ہین | ہجر مین ہین یہ عبث سرد ہوا کی جہونکی
راتدن کیا ہی جلاتی ہو رقیبو مجہکو | کہین دوزخ مین خدا تمکو بلا کی جہونکی
خاک مجہ کشتہ کاکل کی جو بربادہو ئی | ہو گئی غالیہ سا باد صبا کی جہونکی
ہم فقیر ایسی ہین اے شاہ کہ جاڑا جو لگا | پہاڑ مین تاپتی کو بال ہما کی جہونکی

وله

کمال النغیرت گل ہی تری نازک کمر پتلی | رگ گل بہی نہین باغ جہانمین اسقدر پتلی
کہین دیکہی ہی شاید ابا ری تیری انگلی | کہ ماری شرم کی پانی سی ہی اب گہر پتلی

وله

باغ مین آج جو اوس گلکی سواری آئی | شور بلبل نی کیا یاد بہاری آئی

وله

ہی شب وصل جو اے ماہ جبین تہوڑی سی | ہی مری جسم مین بہی جان حزین تہوڑی سی
سمجہی ہم ابر سے نکل آیا تارا | کہل گئی پالو نسی جو تیری جبین تہوڑی سی
وسعت آباد جہان تنگ ہوا زیر فلک | چاہیی مجہکو جگہہ زیر زمین تہوڑی سی

لی سکی کون تری جان خدا حافظ ہی	یہ صد عالم بلا سی مجھے آتی ہی

تا بہ دیوان قیامت ہی یقین ای نکل سیخ
ہو نہ منسوخ یہ دیوان خدا حافظ ہی

ایک قمری اب نظر آتی نہین شمشاد پر	آدمی عاشق ہین کیا اوس سرو قدازا دپر

رباعیات

کانٹی گڑتی ہین ہر قدم پر پابوس	دیکھی نہ کسینے میری غربت افسوس
چلنی پڑی کالی رات مین کالی کوس	اوس زلف سیاہ پہ یہ ای بخت سیاہ

رباعی

سوتی نہین اک آن شب ہجر مین ہم	سیلاب رواں ہی چشم تر سی ہر دم
ملتی نہین دریا کی کناری باہم	کسطرح پلک پلک سی لگجای کبھی

رباعی

لکھنا نہ جواب مین عنایت نامہ	بھیجا ہی جو مینی یہ محبت نامہ
گویا کہ یہ نامہ ہے وصیت نامہ	یہ حال ہی دم بھر نہین امید حیات

رباعی

ہر سمت سی خاک آتی ہی لیل و نہار	رہتی کو عجب مکان ملا ہی ای یار
ہو جاتا ہی بعد لکھنی کی خط غبار	کرتا ہون کسی خط مین نامہ تحریر

رباعی

دیوان دوم

اول عدم آخر عدم ای عرش جناب
کیا دور عدم مین زندگی کا ہی حساب
کیون بحر فنا مین ہون نہ مانند حباب
ہین در حقیقت اصل مین ہی بر نقش بر آب

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

دی نامہ برا کی در پہ دستک یارب
ہو وہ بھی گھڑی جو لوگ آ آ کی کہیں
پہنچے ہے مجھے مکتوب یکایک یارب
آیا خط یار ہو مبارک یارب

رباعی

حیران بیٹھی ہین گرد ساری مونس
غربت مین ہوا ہی ضعف ایسا طاری
تصویر کی جسطرح کھینچے ہو مجلس
نقطہ کی طرح ہون دائرہ مین محبس

رباعی

کب دیکھیے ہوتا ہون دوچار گلشن
غربت نے کیا ہی خار صحرا جسکو
کس دن نظر آتی ہی بہار گلشن
تہا پیش ازین ہای مین خار گلشن

رباعی

ہی خالق اصباح سی امید مجھے
مانند سحر کرون گریبان صد چاک
دیگانہ غم فرقت جاوید مجھے
شاید نظر آجای وہ خورشید مجھے

رباعی

احباب اگر وطن مین ہین آسودہ
غفلت ہی اگر جواب لکھتی ہین اونہین
بیتاب ہین غربت مین ہون کیون بیہودہ
خامہ ہی مرا بھی پای خواب آلودہ

رباعی

ہی روز ازل سی دانہ دیدہ دوران
خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو
کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان
اتنی بڑے خوان مین ہی ایک وہ نان

رباعی

[illegible]

دیوان دوم

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

ای دوستو نوروز مقرر ہی آج
خورشید ارکہ حمل پہ ہی آج
ثابت یہ دلیل ہی کہ بیتابی مین
میری لیی روز و شب برابر ہی آج

رباعی

ہر چند ہون پیر اور سر پہ ہی اجل
لیکن ہی رشتہ عمر مختصر سا
نفس پر نہین پیٹ کی سوا فکر عمل
شیطان کی آنت ہی مرا طول امل

رباعی

آیا غربت مین ہمکو ماہ رمضان
ہی شام کا ساری روزہ دارونکو خیال
ہی مصحف رخ کی یاد جای قرآن
پر مجکو ہی اشتیاق زلف جانان

رباعی

کچھ غم نہین منظر نسی اگر ہی پنہان
کافی ہوئی یاد مصحف عارض یار
ہر دم مری دل مین ہی وہ محبوب جہان
حافظ کو رہے نہ احتیاج قرآن

رباعی

غربت نی کیا ہی مجکو ایسا حیران
ہی خال رخ یار مجھے نقطہ سہو
مطلق ہی خیال جان نہ یاد جانان
اور ابروی خمدار لطاق نسیان

رباعی

کیا سرخی ہین اشک نامہ کی اثنا مین
پیچیش نہ کنگا مین نہ ہی جمنا مین

دیوان دوم